كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

خدا کے فضل سے جس کتاب کے لیے عرصہ سے آنکھیں منتظر اور دل مشتاق تھے

یعنی

احسن المواعظ کا دوسرا حصہ

افضل المواعظ

سنہ ۱۳۳۰ھ

واعظ بے بدل جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب خلف عالیجناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب فقیر قدس اللہ سرہ العزیز نے تالیف کیا۔ اور

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھاپا گیا

کتب خانہ حمیدیہ حسن النساء بامر مولانا المعروف بہ مولوی عبد الملک

خدا کے فضل سے جس کتاب کے لیئے عرصے سے آنکھیں منتظر اور دل مشتاق تھے

یعنی

احسن المواعظ کا دوسرا حصہ

افضل المواعظ

۱۳۳ سنہ

جس کو

واعظ بے بدل جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب خلف عالیجناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب فقیر قدس اللہ سرہ العزیز نے تالیف کیا۔ اور

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھاپا گیا

التماس

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ای حضرات کتاب افضل المواعظ پورے آٹھ وعظوں کا مجموعہ آپکے سامنے پیش ہوتا ہی اس کا پہلا حصہ
احسن المواعظ آپکے مطالعہ سے گذر چکا ہے جس کے بیان کی خوبیاں اور طرز تقریر سے آپ واقف ہیں یہ اسی مشہور
کتاب کا دوسرا حصہ ہے جس کا نام افضل المواعظ ہی جس کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہی اس کتاب
میں حسب عدہ آٹھ وعظ ہیں پہلا وعظ رضاعت مبارک کے حالات سے لیکر نبوت معراج ہجرت اخلاق
معجزات وفات شفاعت تک نہایت عمدہ صحیح اور چیدہ چیدہ روایتوں سے لکھکر ایک عظیم الشان
خزانہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

حق یہ ہی کہ اردو زبان میں ایسا انتخاب جو صدہا حدیث اور تفسیر اور سیرت اور تواریخ کی کتابوں
سے کیا گیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا جامع ہے آجتک نظر سے نہیں گذرا انشاء اللہ
تعالیٰ اس کے بعد تیسرا حصہ جس کا نام سیرت صالحین عرف اکرم المواعظ ہے آپکے مطالعہ سے گذریگا
جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور اکرم نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تک اور حضور اکرم
سے لیکر تمام صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین مجتہدین فقہاء محدثین اور اولیاء کاملین غوث قطب
ابدال اور دیگر اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے حالات میں اس ترتیب سے لکھا گیا ہے کہ پہلا وعظ ان
حضرات کے عشق الٰہی کے واقعات کے بیان میں دوسرا وعظ اولیاء اللہ کی نماز تیسرا وعظ
اللہ کی خیرات۔ چوتھا وعظ اولیاء اللہ کے روزہ کے بیان میں۔ پانچواں وعظ اولیاء اللہ کے حج
چھٹا اولیاء اللہ کی وفات ساتواں اولیاء اللہ کے قبر کے سوال ذخیرہ کے بیان میں آٹھواں
اولیاء اللہ کے حشر اور جنت میں تشریف لیجانے کے بیان میں۔ یہ کتاب صدہا کتابوں کا انتخاب ہے
ناظرین انکو مطالعہ کے لیے باوضو بیٹھیں وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وبارک وسلم۔

الملتمس خادم الطلبہ محمد خلیل الرحمان نائب مہتمم مدرسہ حسینیہ دہلی

پہلا وعظ رضاعت مبارک کا بیان

حامدًا و مصلیًا

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وَالضُّحٰی ۝ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ۝ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی
وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۝ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝ وَ وَجَدَکَ
ضَآلًّا فَھَدٰی ۝ وَ وَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ ۝
وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۝

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ میرے سردار جناب محمد الرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اوسکو دس نیکیان
حرف ایک حرف کے بدلے مین عنایت ہونگی اور دس گناہ معاف ہونگے جناب فرماتے ہین
کہ مین نہین کہتا الم۔ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام دوسرا حرف ہے میم تیسرا
حرف ہے اس حدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ جسنے الم موہنہ سے نکالا اوسکو تیس نیکیان عنایت
ہوئین اور اوسکے تیس گناہ معاف ہوے لیکن اس حدیث مین اتنی بات باقی رہگئی کہ
وہ دس نیکیان کیسی اور کتنی ہونگی حضرت امام ابوبکر عسقلانی فرماتے ہین کہ مین نے ایک
رات حضور ایزدی خداوند عالم کو خواب مین دیکھا معًا میرے دل مین خیال آیا کہ حضور
سے سوال کرون کہ جناب کے نزدیک بندے کا کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے مگر

جلال الٰہی کے ہیبت سے ساکت رہا اور کچھ سوال نہ کرسکا حضور معلی نے خود ہی ارشاد
فرمایا کہ اے ابوبکر تو ہمارے پسندیدہ عمل کو ہم سے دریافت کرنا چاہتا ہے عرض کیا ہان
اے پروردگار ارشاد عالی ہوا کہ اے ابوبکر ہمارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل قرآن شریف
کی تلاوت ہے پھر ارشاد عالی ہوا کہ اے ابوبکر تو یہ بھی جانتا ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت کا
ثواب ہمارے نزدیک کیا ہے عرض کیا نہین اے پروردگار مین کچھ نہین جانتا ارشاد عالی ہوا
کہ بلامعنی حرفون مین ہر حرف کے بدلے مین دس نیکیان اور بامعنی حرفون مین ہر حرف
کے بدلے مین بیس نیکیان پھر فرمایا اے ابوبکر بھلا تجھے خبر ہے کہ ایک نیکی کا ثواب کتنا بڑا ہوتا
ہے عرض کیا نہین اے پروردگار مجھے کچھ خبر نہین فرمایا کہ ایک نیکی ایک ہزار رطل کی برابر
ایک رطل ایک ہزار دانق کی برابر ایک دانق ایک ہزار درہم کی برابر ایک درہم ایک ہزار قیراط کی
برابر ایک قیراط ایک احد پہاڑ کی برابر قرآن مجید کے ایک حرف کا ثواب کئی لاکھ احد پہاڑ کی برابر
خدا کے ہان ملیگا تفسیر عزیزی اس مبارک سورت کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ بعض
وجہ سے چند روز کے لئے وحی نازل ہونی بند ہوئی کفار مکہ نے آپکو طعنے دئے ابولہب کی
جورو ام جمیلہ نے جناب کی سخت توہین جبرئیل امین کو برے لقب سے یاد کیا کہا کہ اے محمد
اب تمہارے اوپر وہ تمہارا شیطان نازل نہین ہوتا حضور کو یہ سنکر سخت ملال ہوا اللہ ذو الجلال
کو آپکا غمگین رکھنا منظور نہ ہوا اوسیوقت اس صورت کو نازل فرماکر رنج کو سرور سے غم کو خوشی
سے بدلا اور مکدر دو قسمون کے بعد بکنے والون کے ناپاک خیال کو محال و غلط ثابت کیا اور فرمایا ہمین
قسم ہے چڑھتے دن اور اندھیری رات کی نکتہ یہان قسم کہانے کی وجہ یہ ہے کہ کفار نے دعوے کیا تھا

کہ حضور کو اونکے رب نے چھوڑ دیا مگر جب مدعی اس دعوے پر دلیل نہ لاسکے تب مدعا علیہ یعنے خدائے پاک نے قسم کھا کر دعوے کو جھوٹا کیا سچ ہے البنیۃ علی المدعی والیمین علی من انکر مدعی اپنے دعوے پر گواہ لائے اور اگر نہ لاسکے تب مدعا علیہ قسم کھائے اور دعوے کو خارج اور باطل کرے یہان بھی یہی ہوا ہے چڑھتے دن سے آپکی نبوت کا زمانہ اور رات سے نبوت سے پہلا زمانہ مراد ہے حضور کی نبوت کو روشن دن سے مشابہت دی ہے اور کافرون کو چمگادڑ وغیرہ آفتاب کی روشنی سے چھپنے بھاگنے دشمنی رکھنے والے جانور قرار دیا کیونکہ مکے والے حضور کو نبوت کے دعوے سے پہلے بہت دوست رکھتے اور محبوب سمجھتے تھے نبوت کے بعد سخت مخالف بیحد دشمن ہوے تو انکی مثال چمگادڑ کے ہوئی طلوع آفتاب سے پہلے بہت خوش خوش پرواز کرتی تھی سورج کے نکلتے ہی چھپا بھاگنا بیزار ہونا شروع کیا یا ضحٰی سے حضور کا روشن چہرہ اور لیل سے زلف مشکین مراد ہے کیونکہ ابولہب کی جورو نے حضور کو طعنے دیتے اور یہ کہتے وقت کہ اب وہ تیرے اوپر نازل ہونے والا نہین آتا آپ کے چہرے مبارک پر مٹی ڈالی اور سخت توہین کی تھی حق تعالے نے آپکے چہرے کی قسم کھائی اور روشن آفتاب کی طرح دن نکال دینیوالا فرمایا جس طرح آفتاب نکل کر رات کی تاریکی سیاہی دور کرتا ہے اسیطرح حضور کے چہرے نے کفر کی روسیاہی دور کر دی کیا آفتاب پر خاک ڈالنے سے پڑتی ہے یا ضحٰی سے دن اور لیل سے اندہیری رات مراد ہے اس مین حضور کو تسلی دیگئی ہے اور جلد دشمنون کے برباد ہونے کا اشارہ ہوا ہے یعنی جس طرح دن کی کارآمد چیزین رات کو اکثر بیکار ہوجاتی یا رات کی ضرورت کی چیزین دن کو عزت کی نگاہ سے نہین دیکھی جاتین تھوڑے سے وقت مین عزت کی حالت ذلت

کی طرف ذلت کی حالت عزت کی طرف بدلتی ہے اسی طرح بہت جلد مکے والون کا تکبر اور غرور عزت ونخوت حقارت اور ذلت سے بدل جائیگا اور آپ کی ظاہری کمزوری اعلی درجے کی طاقت سطوت سے تبدیل ہوجائیگی کیونکہ آپکی عزت شوکت ہماری طرف سے ہے اور ہم آپکے ساتھہ ہین نہ ہمنے آپکو چھوڑا نہ آپ سے ناراض ہوے کیونکہ حبیب محبوب کبھین چھوٹتے ہین اور نہ چھوٹ گئے للآخرۃ خیرلک من الاولی اور البتہ اے نبی آپکی پچھلی گھڑی پہلی اور اگلی گھڑی سے اچھی ہے پچھلی گھڑی سے حضور کی نبوت کا زمانہ مراد ہے اور پہلی گھڑی سے نبوت سے پہلا زمانہ یعنی گو نبوت سے پہلے کفار مکہ آپ کے دوست تھے اور نبوت کے بعد آپ کے دشمن ہوے مگر ہمارا اور آپکا تعلق نبوت کے زمانے مین پہلے زمانہ سے زیادہ ہے جو کفار مکہ کی محبت سے بدرجہا زیادہ ہے اب ہماری دوستی کے مقابلہ مین کسی کی دوستی یا دشمنی کیا چیز ہے اور ہمارے ہوتے آپکا کوئی کیا کرسکتا ہے ہماری دوستی اور محبت کی کی خوشی کرو کافرون کی محبت کے جانے کا غم نہ کرو دشمن کیا کرسکتا ہے اگر خدا مہربان ہو یا آخری گھڑی سے مکے کی سکونت اور اگلی گھڑی سے مدینہ طیبہ کی سکونت کا زمانہ مراد ہے اور حضور سے وعدہ کیا کہ مکے مین جو کچھ آپکو تکلیفین ہوئی ہین ان سب کا تدارک اور بہ اچھا بدلا مدینہ جاکر ہوجائیگا مدینہ مین تو دشمن دوست بیگانے یگانے کفار عاشق جانثار ہون گے مکہ فتح ہوگا بت خانہ خانہ خدا ہوگا عزت آئیگی ذلت جائیگی یا پچھلی گھڑی سے حضور کی وفات کا زمانہ اور پہلی گھڑی سے حیات کا زمانہ مراد ہے کیونکہ حیات مبارک مین اشاعت اسلام اور احکام کی مشقت حضور بنفس نفیس اوٹھاتے تھے اور وفات کے بعد آپ کے خلفا نے وہ محنت

اپنے ذمے لی اور انتہا درجے اسلام کو پھیلایا چنانچہ حضور کی حیات مین ایک لاکھ
چوبیس ہزار مسلمانون کی مردم شماری تھی اور جناب عمرؓ بن الخطاب کے دور خلافت مین
چار کروڑ مسلمان تھے اسی طرح یوماً فیوماً ترقی ہے آج صرف ہندوستان مین چھہ سات
کروڑ موجود ہین ساری دنیا مین کروڑہا ہین اور خدا جانے قیامت مین کتنے ہونگے
اس آیت مین حضور کو آیندہ کی بابت اطمینان دلایا گیا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ
اور البتہ مرضی کے موافق آپ کو عطا کرے گا اس عطیہ سے مراد امت کی کثرت ہے یا امت
کی مغفرت اور شفاعت ہے جسکی بابت حضور کا ارشاد ہے کہ جبتک ایک ایک فرد بشر
مسلمان کو نجشوا نہ لونگا اپنے رب سے راضی نہون گا پھر اب پچھلے انعامات احسانات
کی یاد دھانی کی جاتی ہے الم یجدک یتیماً فاویٰ ووجدک ضالاً فھدیٰ اے نبی تم یتیم تھے
خدا نے تم کو کس آرام سے رکھا جو بادشاہون کے لئے نہو اوہ تمہارے لئے ہوا آپکی یتیمی دوسرونکی
بادشاہت سے بہتر گذری اور ایک وقت تم رستے سے بے رستے ہوتے ہمنے رستے پر لگایا تشریح
بعض روایتون مین ہے کہ نبوت سے پہلے کسی سفر مین رات کے وقت حضور اونٹنی پر سوگئے
شیطان نے آپکی اونٹنی کو رستے سے الگ کرکے دوسرے خطرناک رستے پر لگایا تھوڑی
دور آپ چلے ہون گے کہ بیچ رستے مین کیکر کا درخت حائل ہوا جو کسی طرح سانڈنی سوار کو نکلنے
ندیتا مگر آپ کے لئے وہ ببول کا درخت فوراً بیچ سے دو ٹکڑے ہوا آدھا ادہر آدھا اُدہر ہوکر
حضور کی سواری کو سلامت نکالدیا اسکے بعد حضرت جبرئیل آئے اور جناب کی سواری کو سیدھے
رستے پر لگایا حق تعالےٰ اس آیہ مین اس نعمت کی طرف اشارہ کرتا ہے ووجدک عائلاً فاغنیٰ

اے نبی ہمنے پایا آپکو غریب پہر اپنے فضل سے کیسا غنی کیا شروع مین بی بی خدیجہ کا مال
آپ پر نثار ہوا پہر ابوبکر صدیقؓ عثمانؓ غنی عبدالرحمان بن عوفؓ وغیرہ وغیرہ صحابیون نے
اپنے اپنے مال حضور پر کس خوشی سے نثار کیے آخر مین روم اور فارس کی بادشاہت کسطرح
آپ کے قدمون پر نثار ہوگئی فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر جس طرح خدا نے آپ کے
ساتہہ معاملہ کیا آپ بہی یتیمون کیساتہہ ویساہی کرین کسی یتیم پر سختی نہ کرین کسی سائل کو نہ جہڑکین
ان سب پر اپنے دامن کا سایہ کرین اور جو کچہہ خدا نے آپ پر احسان کیئے نعمتین دین شکریہ
کے طور پر اوسکا ذکر کرین مسلمانون اس آیت مین خدا نے اپنے حبیب کے نبوت سے پہلے
کے حال آپ بیان کیے اور ہمین بہی بیان کرنے کی اجازت فرمائی اس لئے کچہہ حالات یعنی
حضور کے نور کی پیدایش سے حلیمہ سعدیہ کے مکان تک تشریف لے جانا احسن المواعظ اول
حصے مین بیان ہوئے اور بقیہ حالات رضاعت سے وفات اور شفاعت تک انشاء اللہ
افضل المواعظ دوسرے حصے مین بیان ہون گے جب حلیمہ سعدیہ حضور کو لیکر اپنے گہر آئین
حلیمہ کا گہر مین انا سارے گاؤن کا مشک کی خوشبو سے مہک جانا گہر گہر گلی گلی کوچہ کوچہ کا
معطر ہونا جس طرح سورج کے نکلتے ہی دہوپ کا جگہ جگہ پہونچنا معلوم ہے اسی طرح نبی عربی کے
پہونچنے سے ہر شئے کا خوشبو سے معطر ہونا محسوس ہوا حلیمہ فرماتی ہین کہ وہ سال بڑی خشکی
قحط سالی اور گرمی کا تہا نہ کنوؤن مین پانی رہا نہ جنگلون مین ہر آنکا سارے گاؤن کی بکریان
نہایت دُبلی لاغر ہوئین نہ آدمیون کے لئے غلہ تہا نہ جانورون کے لئے چارہ اس سے پہلے
ہماری بہی یہی نوبت ایسی ہی حالت تہی مگر خدا کے فضل نے جب ہمارا ہاتہہ پکڑا ہمین عجائب

روزگار سید ابرار احمد مختار سا فرزند گہر کا نور سیتیون کا چراغ عطا فرما کر بادشاہ وقت بنایا نہ ہمین کہانے کی قلت رہی نہ ہماری بکریون کو چارے کی کمی جب اوسی سوکہے اور خشک جنگل مین ہماری بکریان چرنے جاتین فوراً اونکے پیرون کے نیچے ہری تازی گہاس پیدا ہوتی جسے کہا کر بکریان فربہ ہوئین اونکے تہن دودہ سے بھرے بنی سعد کے سارے علاقے مین دودہ کا نام نہ تھا مگر حضور کی برکت سے حلیمہ کے گہر مین پانی کی جگہ دودہ ہی پیا جاتا تہا بنی سعد کے لوگ اپنے چرواہون سے کہتے کہ تم اپنی بکریان اوسی جنگل مین کیون نہین چراتے کہ جہان حلیمہ کی بکریان چرتی ہین چرواہے کہتے کہ ہماری اور حلیمہ کی بکریان ایک ہی جگہ چرتی ہین ہم نہین جانتے کہ حلیمہ کی بکریان کس طرح پیٹ بہر لیتی ہین اور ہماری بکریان بھوکی مرتی ہین **فرق** اے بنی سعد کے لوگون حلیمہ کی بکریون پر سایہ ہے رحمتہ للعالمین کا اور تم اس سایہ سے محروم ہو حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کو خدا نے شفاے عالم بنایا تہا بیمار بچے بیمار جانور بیمار بڈھے جوان آپ کے پاس حاضر ہوتے اور آپکا ننہا سا دست شفا وکرم رحمت سے بہرا پنجہ بیمار کے سر اور موہنہ پر رکہتے فوراً خداوند کریم اوس بیمار کو شفا بخشتا سچ ہے ابر کرم جہان جائیگا باران رحمت برسائیگا سورج جہان نکلے گا نور پھیلائیگا مشک وعنبر وعطر جہان گرے گا خوشبو بسائیگا نبی الرحمتہ جہان رہیگا بیمارونکو تندرست مردون کو جلائیگا حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کا جہولا کبہی ہمارے ہلانیکا محتاج نہوا ہر وقت آپکو ہلاتا اور خود بخود جہلاتا رہتا تہا جسکی وجہ تاریخ الخمیس مین یہ لکہی ہے کہ ملائک آپ کے گہوارہ کو ہلاتے اور جناب کو جہلاتے تہے سبحان اللہ کیا اچھا ہمارا نصیب ہے خدا کا

پیارا ابنی ملایک کا مخدوم بی بی آمنہ کا معصوم ہماری شفاعت ہدایت کا بیڑا اوٹھا کر
تشریف لائے کیا ہو سکتا ہے کہ امت کے مسلمان گنہگارون کو بغیر بخشوائے رہجائے
ہرگز نہین حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کبھی برہنہ ہونے کو پسند نہ کرتے جب کپڑا آپ کے تن مبارک
سے ہٹ جاتا روتے بیچین ہوتے حلیمہ کو سونے دیتے نہ خود سوتے جب فوراً ہی جناب کے
جسم مبارک کو پوشیدہ کیا اور آپکو کپڑا اوڑھایا جاتا اوسی گھڑی چپ ہوجاتے پھر کبھی نہ روتے
نتیجہ دل گواہی دیتا اور خیال یہ کہتا ہے کہ حضور پرنور کو اس صغیر سنی ننھی سی عمر مین تن عریان
سے عار آتی تھی اور نبوت کے بعد یہ بات حضور کے موہنہ سے اکثر نکل جاتی تھی تحب لاخیک
ماتحب لنفسک بندے جو بات اپنے لئے بہتر جانے وہی اپنے بھائی کے لئے بہتر جان ضرور
قیامت کے دن امت کی پردہ دری کو گوارا نفرمائینگے روئین گے عرض کرین گے شفاعت
کرکے بخشوائین گے ننگون کو حشر کے میدان مین جنت کے حلے دلوائینگے حلیمہ فرماتی ہین
کہ جناب کل دو ہی مہینے کے تھے کہ بچون کے ساتھہ بیٹھے بیٹھے سرکنے اور تین مہینے کے دیوار
پکڑ کر چلنے اور پانچ مہینے کے خوب چلنے اور سات مہینے کے خوب دوڑ کر بھاگنے پھرنے
اور آٹھ مہینے کے خوب بولنے لگے تھے نکتہ یہ وقت سے پہلے اتنی عجلت کیون اسلئے
کہ وقت تھوڑا کام بہت ہین ساری شریعتون کا منسوخ کرنا اگلی شریعت کی مشکلون کو کھولنا
کروڑہا گنہگارون کو بخشوانا سارے جہان مین اسلام پہونچانا تھوڑے وقت مین کام زیادہ
کرنا تھا چونکہ حضرت دور سے آئے تھے اس لئے دیر مین آئے تھے ساتوین مہینے بہت دوڑ کر
چلنا اسلئے تھا کہ جہنم کے ساتون دروازے جلد بند کرانے تھے آٹھوین مہینے خوب بولنا زبان

کہولنا اور سب سے پہلے لا الہ الا اللہ موںہہ سے نکالنا اسلئے تہا کہ انہوں دروازے جنت کے
لا الہ الا اللہ کے ذریعہ کھلوانے تہے حلیمہ فرماتی ہین کہ جب تک حضور میرے پاس رہے ہین اپنے
خاوند کے پاس نہ گئی حضور کی شرم حیبت سے نکتہ سبحان اللہ لوگون خیال کرو جس مبارک
ذات سے صغیر سن کے عہد مین غفلت اور شرم کا جائز کام ندارد ہوا بہلا اونکے نبوت کے
مبارک عہد مین یا آپ کے خاندان مین ناجائز کام کسطرح ہوتا معاذ اللہ حلیمہ فرماتی ہین کہ
ایک دن حضور میرے گود مین بیٹھے تھے اور میری بکریون کا ریوڑ ادہر سے گزرتا تہا ایک
بکری نے ریوڑ سے نکل کر جناب کو سجدہ کیا اور حضور کے ماتھے پر بوسہ دیکر چلی گئی راز آپکو
جانور درخت پہاڑ سجدہ کرتے ملایک جنات انسان آپکی اطاعت کرتے تھے اسکی وجہ یہ
تہی کہ حضور کی حکومت روح پر تہی اور روح سبکی ایک جنس ایک ماہیت ایک ہی شئے ہے یہ جس
جگہ اور جس قالب مین ہوگی اپنے مخدوم نبی معصوم کی فرمان بردار جان نثار ہوکر رہیگی دیگر
انبیا علیہم السلام کی حکومت اجسام پر تہی اور اجسام جدا جدا ہین ایک جسم جسکا مطیع ہوگا
دوسرا جسم مطیع نہ ہوگا حلیمہ فرماتی ہین کہ ہر روز ایک عظیم الشان نور جیسے سورج کی دہوپ
میرے مکان مین آتا اور آپکو اپنے اندر چہپا تا تہوڑی دیر مین آپکو چہوڑ کر چلا جاتا تہا تشریح
یہ نور ملایک کے چہرون کا تہا جو روزانہ حضور کی زیارت کرنے آتے اور آپکی زیارت سے
مشرف ہوکر جاتے تہے اے تماشہ گاہ عالم رئے تو تو کجا بہر تماشا میروی حلیمہ فرماتی ہین
کہ حضور کی رضاعی بہائی گہر سے نکل کر بچون کے ساتہہ کھیلنے مین مشغول ہوتے جب حضور
اونکو کہیلتا دیکہتے فوراً ہاتھ پکڑ کر فرماتے ہم اس بیکار کام کے لئے پیدا نہین ہوئے نتیجہ

جب حلیمہ کی اولاد کو بیکار کھیلتا دیکھکر خوش نہ ہوے تب امت مرحومہ کے گناہ دیکھکر کسطرح
خوش ہوتے ہوں گے ہر ہفتے میں دو دن پیر جمعرات کو اس امت کے اعمال حضور انور صلے اللہ
علیہ وسلم کی حضوری میں پیش ہوتے ہیں لوگوں اللہ سے ڈرو حضور کی روح مبارک سے شرماؤ
حتی الوسع گناہوں کے پاس نجاؤ اپنے بداعمالی سے نبی معصوم کو نہ ستاؤ حلیمہ فرماتی ہیں کہ
ایک دن بغیر اطلاع حضور گھر سے نکلکر بکریوں کے ساتھ جنگل چلے گئے خبر ہونے پر ہم آپکو تلاش
کرتے ہوتے دور جنگل میں پہونچے دیکھا کہ ٹھیک دوپہر کو حضور انور کے سر مبارک پر ابر سایہ
کرتا اور آپکے ساتھ ساتھ چلتا ہے جہاں دہوپ میں تہا آپ سایے میں سب گرمی میں
تھے آپ ٹھنڈک میں حکایت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک رات
خواب میں مجھے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے موے مبارک کا تبرک عطا فرمایا صبح کو دو بال
میرے تکیے کے نیچے رکھے ہوے ملے ان بالوں کو ہاتھ میں لیکر باہر آیا دہوپ میں کھڑے
ہوکر دیکھنے لگا اوسیوقت ابر نے انکر مجہہ پر سایہ کیا میں جب ان بالوں کو چھپا لیتا ابر
غائب ہو جاتا جب دہوپ میں نکالتا تہا ابر موجود ہوکر بدستور سایہ کرتا چند مرتبہ اس کا تجربہ
کیا ہر دفعہ وہی موقعہ ہوا جو پہلے ہوا تہا سبحان اللہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے ہاتھ میں
حضور کے موے شریف تھے خدا نے موے مبارک کے سبب شاہ صاحب کو دہوپ میں جلانا
پسند نہ کیا بھلا جسکے دل میں حضور کی محبت جس زبان پر حضور کے لیے درود جن پیروں میں
آپکے قدم بقدم چلنے کی مشق اور عادت ہو گی اونہیں کس طرح رب العالمین دوزخ کی آگ
یا حشر کی دہوپ میں جلانا پسند فرمائیگا ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم رحمہ اللہ

تمھیے عذاب کیون کرنا ہے اگر تم شکر گزاری اور ایمانداری پرہیزگاری سے زندگی بسر کرتے ہو حلیمہ فرماتی ہین کہ جب حضور نے اپنے بھائیون کو روز بکریان چرانے جاتے دیکھا ایکدن بہت اصرار سے فرمایا کہ آج ہم بھی بکریان چرانے جنگل جائینگے ہرچند منع کیا مگر نہ مانا لاچار ہو کر آپکے سر مین تیل لگا کر کنگھی کی آنکھون مین سرمہ لگایا کپڑے بدلوائے الغرض آج سید المرسلین بکریان چرانے تشریف لیجاتے ہین بکریون کو بھیڑیون سے بچا کر خوب چرا کر واپس لائین گے مسلمانون یہ مقدمہ یا پہلا سبق ہے اُمت کی نگرانی یا حفاظت کا انشاء اللہ امت مرحومہ کو شیطان کے پنجے سے بچا کر جنت کے باغون مین سیر کرائینگے حلیمہ فرماتی ہین کہ مین نے آپکے گلے مین ایک عقیق یمانی جو بطور تعویذ بچون کے گلے مین ڈالا جاتا تھا حضور کے گلے مین ڈالا فرمایا کہ یہ کیون ڈالا ہے عرض کیا کہ حفاظت کے لیے بچون کے گلے مین ڈالتے ہین فرمایا کہ امان میرے ساتھ میرا محافظ موجود ہے دوسرے محافظ کی ضرورت نہین فوراً عقیق کو گلے سے نکال کر پھینکدیا مگر نہ آج حضور کا بکریان چرانے جانا نمونہ حضور کی نبوت کا تھا آج سوائے حافظ حقیقی کے کسی سے امداد نہ لینا کسی سے واسطہ نرکھنا اشارہ تھا کہ حضور امت کے بخشوانے عہدہ نبوت ادا کرنے مین مستقل ہین سوائے مولے کے کسی غیر سے امداد نہ لینگے دیگر انبیا قیامت مین اپنی نبوت کو پہچانے کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا آپکی امت کو گواہ لاکر ثبوت دینگے حلیمہ فرماتی ہین کہ ہماری بستی کے قریب جنگل مین ایک موقعہ ایسا تھا کہ جہان درندے شیر بھیڑیے بہت تھے مین نے اپنے بچون سے تاکید اکہا کہ دیکھنا اوسطرف نہ جانا خدا نہ کرے کہ کوئی درندا محمد ﷺ کو اذیت پہونچاے بہت سا سمجھا کر رخصت کیا خدا کی قدرت

آج خود بخود بکریون کا رُخ اوسی طرف ہوا جہان بہت سے شیر رہتے تھے تہوڑی دور جانے کے بعد جنگل سے ایک شیر غراتا ہوا ریوڑ کی طرف آیا جب خونی شیر کی نگاہ حضور پر پڑی گتّے کی طرح آپ کے قدمون مین لوٹنے پیر چاٹنے لگا حضور نے ہاتھ کا اشارہ کیا شیر ہاتھ کے اشارے کی طرف چلا گیا نکتہ جس طرح آج بکریون کے درندے نے آپکی اطاعت کی اسیطرح امت محمدیہ کا درندا شیطان بہی آپکی اطاعت کریگا قدم چومیگا جہان سے حضور نکالینگے نکل جائے گا حلیمہ فرماتی ہین کہ دوپہر کے قریب محمد مکی علیہ السلام کے دونون رضاعی بہائی بدحواس بہاگے ہوے آئے اور روکر کہا کہ امان جلدی چلو بہائی مکی کو دو آدمیون نے شہید کردیا حلیمہ اور سارے بنی سعد کے لوگ بدحواس ہوکر بہاگے آپکو دیکہا کہ اچھے تندرست کہڑے ہین چہرہ مبارک سورج کی طرح چمکتا جسم مبارک مشک کی خوشبو سے مہکتا ہے عرض کیا کہ واقعہ کیا تہا فرمایا دو شخص آسمان سے اُترے جنکے سبز ریشمی لباس تہے مجہے پکڑکر زمین پر لٹایا میرا پیٹ چاک کرکے دل نکالکر دہویا پہر اوسی طرح سینے مین رکھکر ٹانکے لگاکر مجہے ترازو مین بیٹھایا میرے تولنے کے لئے دس آدمی ترازو مین رکہے جب مین بہاری ہوا تب سو آدمی میرے مقابل رکہے پہر ایک ہزار آدمی ترازو مین چڑہائے مگر جب میرے وزن سے اونکا وزن بہی ہلکا ہوا تب یہ کہا کہ اگر ساری امت کو بہی ملاکر تولوگے تو بہی انہی کو وزنی اور بہاری پاؤگے تشریح یہ گران وزن حضور کے جسد مبارک کا نہ تہا کیونکہ جسد مبارک کو آپکے عین جوانی کے وقت ہجرت کے دن ابوبکر صدیقؓ نے کندہون پر اوٹھا لیا تہا اور یہ زمانہ تو حضور کی صغیر سنی کا تہا آج یہ وزن جسم مبارک مین کس طرح ہو سکتا ہے نہین بلکہ یہ وزن نبوت کا تہا

جو سارے جہان سے زیادہ وزنی تہا لوگون حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری سے
ایک خاص کلمہ مانگا حضور کی طرف سے لا الہ الا اللہ عطا ہوکر یہ ارشاد ہوا کہ موسیٰ ہمین
اپنے جلال کی قسم ہے اگر اس کلمہ کو ایک طرف ترازو مین اور دوسری طرف ساتون آسمان
ساتون زمین سارا جہان رکھا جائے لاالت ہین یہ کلمہ سارے جہان سے وزنی رہیگا
ادہر لا الہ الا اللہ جہان سے بہاری ادہر محمد رسول اللہ دنیا بہر کے بنی نوع انسان سے بہاری
پہر جس شخص کے نامے اعمال مین یہ دو وزن بہاری ہونگے اونکا نیکیون کا پلہ قیامت مین
کس طرح ہلکا رہیگا حلیمہ فرماتی ہین کہ حضور کے سینے سے ناف تک ٹانکے لگانے کا
نشان معلوم ہوتا تہا گویا حضور کی پشت مبارک پر مہر نبوت تہی سینے پر داغ محبت الٰہی
تہا حضور نے سارا واقعہ بیان کیا مگر یہ راز کسی کے سمجہہ مین نہ آیا کسی نے کہا کہ آپکو جن کا
خلل ہوا کسی نے جنون اور مرض بتایا آخر سبکی رائے یہ ہوئی کہ آپکو کسی کاہن معالج کو دکہایا
جائے اور ضرور علاج کیا جائے مبادا مرض ترقی کرجائے اخر کب تک حلیمہ عورت تہین
کہنے میں آکر آپکو ایک کاہن کے پاس لیگئیں تعجب جب مٹے ماتہے کی پہوٹ جاتی ہین تب
اسیطرح سارے کام اولٹے ہوتے ہین طبیب کو مریض کے پاس لیکر چلے نبی کو شیطان
کے پاس شفاے عالم کو مجسم مرض کے سامنے لیکر چلے کاہن نے حضور کی زبانی سارا قصہ
معلوم کرکے جناب کا ہاتھ پکڑ کر غل مچاکر بولا اے عرب کے لوگون ادہر آؤ دیکہو موقعہ
ہاتھ سے نہ دو اس لڑکے کو جلد قتل کرو اگر یہ سن تمیز کو پہونچ گیا تمہارے بزرگونکو بے عقل
معبودون کو تہہ تیغ کریگا دین کو تمہارے خاک مین ملائیگا ایک نئے خدا کی طرف بلائیگا

حلیمہ نے کہا کہ تو غارت ہو ہمارا کہاں کا دشمن تھا جو میرے فرزند کو قتل کرانا چاہتا ہے
چل ہٹ پرے خدا کرے تجھے کوئی قتل کرے یہ کہتی خفا ہوتی ہوئی حضور کو اپنے گھر میں لائیں
خدا نے کا ہن کو دیوانہ پاگل بنا کر ہلاک کیا حلیمہ فرماتی ہیں کہ ہر روز دو جانور سفید رنگ کے
آسمان سے اوتر کر حضور کے کرتے کے اندر غائب ہو جاتے آتے دیکھائی دیتے مگر جاتے نظر نہ آتے
تشریح یہ دو نو فرشتے تھے جو جانور کی شکل میں آنکر حضور کی حفاظت کرتے تھے مبادا کوئی
جن شیطان جادوگر کافر بے ایمان آپ پر حملہ کرے آپکو ایذا دے ستائے قلب مبارک
تک اپنا ناپاک اثر پہونچائے الغرض رنگ برنگ کے عجائبات نظر آتے جسکو دیکھنے والے
دیکھکر حیران رہجاتے لاچار ایک دن حلیمہ کے خاوند نے کہا کہ اب اس امانت کو پہونچانا
مناسب معلوم ہوتا ہے ایسا نہ ہو بچے کو کوئی تکلیف پہونچ جائے حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب ہمنے
حضور کو مکہ لیجانے کا ارادہ کیا ایک ہاتف کی غیب سے آواز آئی لوگون آج بنی سعد کی
خیر و برکت رخصت ہے ان بستیون میں وہ نور رہیگا نہ وہ خوشبو وہ امن رہیگا نہ وہ سرور مبارک
ہو تمہیں مکے والو آج خدا کا پیارا مہمان ہوا تمہارا حلیمہ ہر چند چارون طرف سے مایوسی کی
صدائیں سنتیں مگر دشمنون کے اندیشے سے مجبور تھیں لیجاتے ہی بن آئی منزل بمنزل چلکر مکہ
معظمہ پہونچکر حضور کو عبد المطلب کے سپرد کیا عبد المطلب سے اس خدمت کے صلے میں بہت سا
مال ملا مگر حضرت کی جدائی کا سخت ملال لیکر مکے سے وطن کو واپس آئیں حضور حلیمہ سے
جدا ہوکر اپنی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کی خدمت میں رہے جب حضور کی عمر چار سال کی
ہوئی جناب کی والدہ نے بھی اس دار فانی سے ملک جاودانی کی جانب انتقال فرمایا حضو

کے والد حضور کو چار ماہ کا حمل میں چھوڑ گئے تھے والدہ صاحبہ چار سال کا نادان چھوڑ گئیں جب حضور کی والدہ بی بی آمنہ کا انتقال ہوا ملایک نے جناب باری میں عرض کیا کہ اے مولا نبی کریم کے والد کو اوٹھا یا تھا ایک والدہ تھیں انکو بھی لے لیا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لاوارث بنائیگا ارشاد ہوا کہ ملائکہ اپنے حبیب کے سارے کاموں کے ہم خود کفیل اور منتظم ہونا چاہتے ہیں کسی دوسرے کو شریک کرنا پسند نہیں کرتے الم یجدک یتیماً فاوی اے نبی ہمنے آپکو یتیم بے مادر پدر پایا پھر کسطرح اپنے دامن رحمت میں چھپایا سیدھا راستہ دیکھایا غریب تھے غنی بنایا نبوت کا خلعت پہنایا بعد وفات حضرت آمنہ کے حضور کو عبد المطلب نے اپنی کفالت میں لیا حد درجے خدمت گزاری کا شرف حاصل کیا ایک دن عبد المطلب آپکو لئے کعبے کے پاس بیٹھے تھے ایک قایف آیا اور یہ کہا کہ واللہ اس بچے کے پیر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پیرونکی صورت ہیں کیوں نہو تے آپ خلیل اللہ کے فرزند حبیب اللہ تھے جسوقت حضور کی چھہ سال کی عمر ہوئی جناب کی آنکھیں دکھنے آئیں عبد المطلب نے بہت سا علاج کیا مگر کچھ آرام نہ ہوا کسی نے کہا کہ اے سردار قریش مکہ کے قریب عکاظہ مقام میں ایک راہب ہے جو آنکھونکا علاج اچھا کرتا ہے اگر آپ اپنے فرزند کو وہاں لیجائیں شاید حضور کی آنکھوں کو آرام ہوجائے یہ خبر مسرت اثر سنکر عبد المطلب اونٹنی پر سوار ہو کر حضور کو ساتھ لیکر راہب کے مکان پر پہونچے مکان بند پایا آواز دین لوگوں نے کہا کہ ابھی دروازہ بند ہوا ہے اب ایکسال کے بعد پھر کھلیگا اب کھلنا مشکل ہے عبد المطلب مایوس ہوئے کہ فوراً ہی عبادت خانے میں زلزلہ آیا نزدیک تھا کہ عبادت خانہ گرجائے اور راہب دبکر مرجائے جلدی سے گھبرا کر باہر نکلا حضرت سے

چارون طرف دیکھتا اور کہتا تہا کہ آج کون یہان آیا ہے جس کی تعظیم کے لئے عبادت خانہ
سجدہ کرتا ہے جنکی زیارت کی خوشی مین مکان جھومتا ہے جن کے خوف سے لرزتا ہے جب حضور
پر نظر پڑی گھبرا کر بولا کہ عبدالمطلب تم اس بچے کو نہین جانتے کہ یہ کون ہے یہ دنیا جہان کا
نبی گنہگارون کا شفیع ہے اگر مین اپنے عبادت خانے سے باہر نہ آتا فوراً دبکر مرجاتا اے
عبدالمطلب انکی حفاظت کرو انکے دشمن اکثر یہودی ہین عبدالمطلب نے فرمایا کہ راہب بچے
کی آنکھین دکھتی ہین سُنا ہے کہ تم آنکھون کا علاج کرتے ہو راہب نے کہا کیا تم طبیب کو مریض
اور بیمار کے پاس لائے ہو یہ فرزند جہان بہر کا طبیب جہان کے لئے شفا ہے اس کا موہنہ
خزانہ ہے شفا اور بقا کا عبدالمطلب انکا علاج اور انکی دوا انکے پاس ہے تم انکے موہنہ کا لعاب
ابھی انکی آنکھون مین لگا و یہ سُنکر عبدالمطلب نے آپ کے موہنہ کا لعاب آپکی آنکھون مین لگایا
لعاب کا لگانا تہا یا مرض کے لئے شفا کا بہانہ تہا بی بی رقیقہ ہاشمیہ فرماتی ہین کہ مکہ مین
چند سال سے متواتر قحط سالی تہی ایک رات خواب مین ہاتف غیبی نے کہا اے قریش کی
جماعت مبارک ہو تمہین نبی آخر الزمان کا مبعوث ہونا جو بہت ہی قریب آگیا ہے جنکے سبب
تمہین ہمیشہ کی زندگانی اور سما حاصل ہوگا تم قبیلے بنی ہاشم سے ایک خوبصورت خوب سیرت
شخص جسکا چہرہ ایسا ایسا ہو تلاش کرو اسے اپنے ساتھ لیجاؤ وہ بزرگ اپنے بچے کو
ساتھ لیکر پہاڑ پر جاکر مینہ کے لئے دعا مانگے صبح کو یہ خواب مکے والون کے سامنے بیان کیا
ہاتف غیبی نے جس شخص کو دعا کے لئے تجویز کیا اور جو حلیہ بتایا تہا وہ حضرت عبدالمطلب
کی صورت کا نقشہ تہا اہل مکہ نے عبدالمطلب کو دعا کے لئے خاص کیا اور عرض معروض کرکے

اپنے ساتہہ لیا خواب میں ہدایت تہی کہ وہ بزرگ اپنے فرزند کو اپنے ساتہہ لیوین حسب
ہدایت حضور کو عبد المطلب نے ساتہہ لیا آگے آگے عبد المطلب پیچہے سارے مکے والے
ابو قبیس پہاڑ پر پہونچکر مینہ کے لئے دعا کی دعا کرنے کے وقت عبد المطلب نے حضور کو
اپنے سامنے کہڑا کر کے مینہ کے لئے دعا مانگی تہوڑی دیر کے بعد غلیظ ابر آیا نہایت شدت
سے بارش ہوئی ایک ہی دن مین پانچ چہہ سال کی خشکی جاتی رہی گرمی رفع ہوکر آرام
راحت کی صورتین پیدا ہوئین حضور کی کرامت کا تمام اہل مکہ کے دل مین نقش ہوا ہر ایک
آپکے فضائل کا قایل ہوا سات برس کے سن وسال مین یہ کرم تہا کہ ابر کرم نبکر کفار پر مینہ
برسایا نہ دوست کو محروم رکہا نہ دشمن کو ترسایا امید کفار نے کفر کی حالت مین حضور کو
آگے لیکر امام بناکر مینہ کی درخواست کی پہر جو مدعا تہا پایا مولے نے رحمت کا مینہ برسایا قیامت
کے دن جب مسلمان آپکو حشر کے میدان مین آگے آگے لیکر چلین گے اور حضور رب العزت مین
گنہگارونکے مغفرت کی درخواست کرینگے حق تعالے ضرور رحمت کا مینہ برسائیگا گنہگارون کی
بخشش فرمائیگا دوستانرا کجا کنی محروم ۔ توکہ با دشمنان نظرداری ۔ جو دشمنون کو محروم
نہ کرے وہ دوستون کو کب محروم رکہیگا جب سن مبارک آٹھ سال کا ہوا آپکے دادا عبد المطلب
نے ایک سو بیس سال کی عمر مین وفات پائی عبد المطلب کی وصیت کے موافق حضور ابی طالب
کی کفالت مین آئے اور انکی اولاد کے ساتہہ رہنے لگے خدا کی قدرت ہے کہ جب تک ابو طالب
دسترخوان پر حضور کو نہ بلائین جتنا چاہے کوئی کہانا کہائے کبہی پیٹ بہرتا نہ پیاس بجہتی
اور جس دسترخوان پر حضور تشریف لے آئین تہوڑے سے کہانے مین سب کا پیٹ بہرتا ایک

پیالہ دودہ کا ساری جماعت کو کافی ہوتا اور اگر حضور نہ ہوتے ایک شخص جماعت کا کہانا کہاتا اور بہوکا رہجاتا اس لئے فرض تہا کہ پہلے حضور کو دسترخوان پر بلایا جائے جب کہانا سامنے آئے ابوطالب کی اولاد صبح کو بُری صورت مین سوتے اوٹھتی مگر حضور کا مونہہ دہلا ہوا آنکھون مین سرمہ لگا ہوا بالون مین تیل پڑا ہوا ہوتا تہا کچہہ روز کے بعد مکہ مین پہر مینہ نہ برسا ابوطالب اور سارے قریش حضور کو ساتہہ لیکر کعبے کے پاس مینہ کی دعا کرنے گئے حضور نے اپنی پشت مبارک کعبہ سے لگائی اور کچہہ انگلیون سے آسمان کی طرف اشارہ کیا حضور کے اشارے کے ساتہہ ابر چارون طرف سے گہر آیا خوب زور سے بارش ہوئی کئی دن تک بارش کی کثرت سے رستے بند رہے اسیطرح بدستور آپکی ذات سے نزول رحمت آلہی ہوتا رہا جب حضور کا سن بارہ سال کا ہوا آپ کے چچا ابوطالب تجارت کے لئے ملک شام جانے لگے ابوطالب کا ارادہ تہا کہ حضور کو ساتہہ نہ لیجائین آپ گہر مین آرام کرین حضور سے چہپکر قافلے کے ساتہہ اونٹنی پر سوار ہوکر چلے رستے مین حضور نے ابوطالب کو جاتے دیکہکر فرمایا کہ اے چچا مجہے کس کے پاس چہوڑکر جاتے ہو مان میرے نہین باپ میرے نہین ایک دادا تہے وہ بہی انتقال فرما گئے تم چچا پردیس کو چلے برائے خدا مین آپ کے ساتہہ چلونگا حضور کا اسطرح فرمانا ابوطالب کے دل پر اثر کر گیا فوراً ہی آپکو اپنے آگے سواری پر سوار کرلیا اور آپکو لیکر شام کی طرف روانہ ہوئے منزل بمنزل طے کرتے ہوئے قصبہ بُصرے کے قریب پہونچے یہ دوپہر کا وقت تہا اس جگہ ایک پُرانا عیسائی عبادت خانہ تہا جو حضرت مسیح کے زمانے مین اور آپکی فرصت کے موافق تعمیر ہوکر نسلاً بعد نسلاً اس مین راہب لوگ عبادت کیا کرتے تہے

جو راہب اسوقت اس کا متولّی اور اس مین رہنے والا تہا اس کا نام بحیرا تہا جو اگلی کتابون
سے ماہر نبی آخرالزّمان کی زیارت کا مشتاق عبادتون ریاضتون کا مشّاق برسون سے
یہان پڑا تہا آج قسمت نے یاوری کی صدیون کی محنت حصول ہونے کا وقت آیا اسوقت بحیرا
راہب عبادت خانہ بند کئے عبادت الٰہی کرتا تہا یکبیک عبادت خانہ مین زلزلہ آیا
راہب گہبراکر باہر آیا چارون طرف حیرت سے دیکہتا اور حیران ہوکر یہ کہتا تہا کہ الٰہی آج کیا
ہے جو چارون طرف سے درخت اور پہاڑ جہکے جاتے ہین یہ کسے سلام کرتے اور کسے
سجدہ کرتے ہین یہ کسکے سامنے گرے پڑتے ہین جب نظر بحیرا کی حجاز کے رستے پر پڑی ایک قافلہ
نظر آیا جس مین ایک اونٹ پر ایک نوعمر بچہ اور ایک بوڑہا سوار ہے سفید چاندی
ابر اوسپر سایہ کرتا اور ملائک اپنے پیر وبال سے پنکہا جہلتے اور سارے درخت اور پہاڑ ونکے
سامنے سجدہ کرتے ہین جان لیا کہ آج ضرور وہ نبی آخرالزمان تشریف لایا جسکی آمد آمد کا غلغلہ
صدیون پہلے سے تہا جسکے منادی حضرت مسیح تہے بہت جلدی، ایک سایہ دار درخت کے
نیچے فرش بچہایا اچہا نفیس کہانا پکوایا تمام قافلہ کو مہمان بلایا سارے قافلے والے دسترخوان
پر جمع ہوئے مگر حضور کو ابوطالب اپنی جگہ پر چہوڑ گئے تہے راہب نے دیکہا کہ میرا مقصود موجود
نہین ہے پوچہا کہ مسلمانون کیا کوئی شخص تم مین سے باقی رہا ہے کہا کہ ہان ایک لڑکا ابوطالب
کا موجود نہین ہے کہا کہ اوسے لاؤ یہ دسترخوان اوسی کے لیئے بچہایا گیا ہے تم اس سے پہلے
یہان سے آتے جاتے اور ہمیشہ ادہر سے گزرتے تہے ہین تم سے کبہی بات بہی نہ کرتا تہا آج تمہارے
ساتھ وہ آیا ہے جسکو حضرت مسیح علیہ السلام نے سلام فرمایا ہے اور اسی لیئے یہ عبادت خانہ

بنوایا ہے یہ سنکر ابوطالب تشریف لے گئے اور حضور کو ساتہہ لائے جسوقت حضور خیمے سے
باہر نکلے نورانی ابر نے سر پر چہتر کی طرح سایہ کیا جس وقت حضور مجلس مین آئے آپکے تشریف
لانے سے پہلے سائے کی جگہ سب بہر چکی تہی سوائے دہوپ کے کہین جگہ نہ تہی حضور نے بڑونکا
ادب کیا اور لب فرش دہوپ مین بیٹھ گئے جناب کا دہوپ مین بیٹھنا تہا کہ درخت نے اپنا
سایہ چارون طرف سے کھینچکر حضور کی طرف سایہ کا رخ پہیرا اور جو لوگ پہلے سے سائے مین
تہے انکو دہوپ مین چھوڑا لوگ یہ واقعات دیکہکر حیرت سے دیکھتے تھے راہب کی حالت یہ تہی
کہ حضور کے چارون طرف پہرتا اور آپ پر صدقے ہوتا سر سے پیرون تک حضور کے اعضا اعضا
کو غور سے دیکہتا اور کسی پرانی قدیمی تحریر سے مطابق کرتا جب ادہر سے اطمینان حاصل ہوا تب
حضور کی طرف مائل ہو کر عرض کیا آپکو قسم ہے لات اور عزے کی حضور نے یہ کفر کی قسم سنکر
بیزار ہو کر فرمایا کہ راہب مین ان بتون کے قسمین کہانے آیا ہون یا انہین صفحہ ہستی سے مٹانے
آیا ہون مجھے انکی قسمین ندو راہب نے معذرت کی اور خدائے عزوجل کی قسم دیکر عرض کیا جو
کچھ مین پوچھون کوئی بات چھپائی نجائے فرمایا اب جو تیرا دل چاہے پوچھ لے عرض کیا حضور
کے خواب راحت اور سونے کی کیفیت کیا ہے فرمایا آنکھین سوتی دل جاگتا ہے عرض کیا نبی کا
قلب ایسا ہی ہونا چاہئے وجہ اسکی یہ ہے کہ ایسا ہوسکتا تہا کہ جبرئیل امین حکم الٰہی لیکر نازل
ہون اور حضور کو سوتا پائین اور آپکو ادب سے نہ جگائین اور حکم الٰہی مین دیر ہو جائے اسواسطے
خدا نے حضور کے قلب کو ہمیشہ کے لئے خواب غفلت سے محفوظ کر دیا اب وہان سونا جاگنا دونو
برابر تھے راز حضور کا قلب تجلی گاہ رب العزت تہا ما کذب الفواد ما رأے کے مطابق مظہر نور

الٰہی تہا پس لاتاخذہ سنۃ ولانوم جس ذات کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگہ اوسکے مبارک اثر نے حضور کے قلب کو نیند اور اونگہ سے محفوظ کیا جمال ہمنشین ورمن اثر کرو کا پورا ظہور تہا سبحان اللہ راہب نے عرض کیا کہ کبہی اپکو کچہ نظر آتا ہے فرمایا اکثر خوبصورت آدمی آسمان سے زمین پر آتے زمین سے آسمان پر جاتے نظر آتے ہین عرض کیا کہ حضور کی آنکہہ کی سرخی کبہی کم ہوتی ہے فرمایا کہ یہ سرخی ہمیشہ رہتی ہے کبہی زائل نہین ہوتی نکتہ حضور کی آنکہون مین ہمیشہ سرخی قائم رہتی تہی اس لئے کہ اگر کوئی شخص ہر وقت سورج یا کسی تیز نورانی چیز کو دیکہتا رہے گا اوسکی آنکہین ہمیشہ سرخ رہینگی حضور ہمیشہ دیدار الٰہی انوار الٰہی کے مشاہدہ کرنے والے تہے اسلئے آنکہون کی سرخی بہی دائمی تہی نہ کبہی معائنہ نور کا کم ہوتا تہا نہ سرخی کا ظہور رفع ہوتا تہا نکتہ جو شخص ہمیشہ جاگتا رہے یا شب بیداری کرے پہر دن کو بہی نہ سووے ضرور اسکی آنکہین سرخ رہینگی چونکہ حضور کا قلب مبارک ہمیشہ بیدار رہتا تہا کبہی سوتا نہ تہا اس لئے اس بیداری کا اثر آنکہون کی سرخی بہی ہمیشہ رہتی تہی راہب نے یہ باتین سنکر حضور کی پیشانی پر غور سے نظر کی تشریح انبیاء اور اولیا اللہ کی پیشانی مین ایک قسم کا نور کا شعلہ ہوتا ہے جسے خاص خاص شخص پہچان سکتے ہین دوسرا کوئی معلوم نہین کرسکتا جسکو ولی را ولی میشناسد کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہین وہ بہی مطلب ہے یہ پیشانی کا نور چمکارہ ہوتا ہے قلب کے نور کا مثال اگر کسی آئینے کو اچہی طرح صاف اعلیٰ درجے کی قلعی کرکے سورج کے سامنے دکہاوگے جب سورج کا نور آئینے پر پڑے گا لازم ہے کہ آئینے سے نور نکلکر در و دیوار پر پہونچکر چمکے اسی طرح نبی یا ولی کا قلب آئینے سے زیادہ صاف چمکدار ہوتا ہے جب قلب صافی پر نور معرفت الٰہی جو لاکہون سورج سے زیادہ

روشن ہے انکر چمکتا ہے قلب آئینے کی مانند نور کا چمکارہ یا شعلہ ماتھے پر چمکا کر ماتھے کو
دیوار کی طرح روشن کرتا ہے جو دور سے آنکھوں والوں کو نظر آتا ہے پس راہب حضور کے
ماتھے سے اسی نور کو دیکھتا تھا راہب نے عرض کیا کہ اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو مشتاق دیدار کو مہر
نبوت کا مشاہدہ کرا دیجیے حضور نے اپنا کرتا کندہوں کے پاس سے ہٹایا یار آپ نے مہر نبوت
کو بوسہ دیا پھر اوسے پڑھا جس مین ایک طرف لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا دوسری طرف
توجہ حیث شئت فانک منصور جہان چاہے جاؤ تمہاری فتح ہوگی اشارات جس معرکہ مین
حضور تشریف لے گئے حضور کی فتح ہوئی قیامت مین تمام نبیوں کے سامنے حضور کی فتح ہوگی
کُل انبیاء کو اونکی قوم سے حضور مقدمہ دلوائینگے آپ اونکی نبوت اور پیغام پہونچانیکی گواہی
دینگے قومین انکار کرینگی مگر حضور کی شہادت کے بعد کُل انبیاء قوم پر فتح پائینگے جب کُل نبی
شفاعت سے انکار کرینگے آپ سب کی شفاعت کرینگے شفاعت کا دروازہ آپکے ہاتوں کھلیگا
آپ ہی کی فتح ہوگی جنت کا دروازہ آپ کھلوائینگے وہان بہی آپکی فتح ہوگی شفاعت صغریٰ
بہی آپکا حصہ ہوگا یہ فتح بہی آپ کے نصیب مین ہوگی بیت المقدس کی امامت شب معراج
مین عالی مقام تک پہونچنا کہ جہانتک کوئی نہ گیا دیدار الٰہی کا دیکھنا الغرض یہ سب کچھ آپ کے
لئے تھا راہب نے یہ سب نبیوں کی علامتین دیکھکر ابی طالب سے پوچھا کہ یہ فرزند آپکا کون ہے
کہا یہ میرا بیٹا ہے راہب نے کہا کہ آپکا بیان غلط ہے یہ یتیم ہین انکے والدین وفات پا گئے
یہ سنکر ابو طالب نے کہا کہ بیشک یہ میرا بھتیجا ہے انکا باپ انہین حمل مین چھوڑ کر انتقال کر گیا انکی
والدہ چار سال کا چھوڑ کر وفات پاگئین راہب نے کہا کہ بیشک پہلی کتابون اور نبیون کے

صحیفون مین اسطرح لکہا ہے اے قریش یہ فرزند جہان کا سردار خدا کا پیارا رسول رحمتہ للعالمین ہے راہب سے پوچہا کہ تمنے کس طرح جان لیا کہ یہ نبی ہین کہا جب تمہارا قافلہ میری سرحد مین آیا مین نے دیکہا کہ سارے درخت سارے پہاڑ سجدہ کرتے ہین اور یہ نہین سجدہ کرتے مگر نبی کو پہر تمنے دیکہا کہ ابر انکے سر پر سایہ کرتا ہے درخت نے اپنا سایہ تمہارے اوپر سے ہٹا کر انکو دیا انپر سایہ کیا تمہین دہوپ مین چہوڑا ابو طالب سے عرض کیا کہ آپ میرے عبادت خانہ کو انکے قدمون سے مشرف فرمادیجئے ابو طالب حضور کو ساتہہ لیکر عبادت خانہ مین داخل ہوئے جب حضور راہب کے عبادت خانہ مین آئے ایک نور چمکا جسکے سبب عبادت خانہ چمک اوٹہا نکتہ کعبے مین یہ نور نہ چمکا راہب کے عبادت خانہ مین چمکا جو مکان صاف شفاف ہوگا اوسپر نور کا زیادہ اثر ہوگا اگر کسی مکان کی شیشے کی دیوارین بنائی جائین جب اوس مین چراغ روشن ہوگا دن نکل آیگا چونکہ یہ عبادت خانہ بحیرا کی عبادت کی وجہ سے شیشے کی طرح صاف تہا جب حضور کے چہرہ کا چاند وہان پہونچا فوراً عبادت خانہ روشن ہوا شعلہ بہڑک اوٹہا کعبہ اس وقت مین بت خانہ تہا اسکی مثال ایسی تہی جیسے کالا پتہر پس اگر سیاہ پتہر پر چاند کا نور اثر نہ کرے تو پتہر کا قصور ہے نہ چاند کا اس نور کو دیکہکر کہا واللہ یہ لڑکا سارے جہان کے لئے اکیلا نبی بنا کر بہیجا جائیگا اے ابو طالب تجہے قسم ہے ملک شام کی طرف اس فرزند کو نہ لیجاؤ یہودی نصرانی انکے دشمن ہین متواتر قسمین دیکر حضور کو مکہ معظمہ واپس کیا دوسرے دن ایک جماعت نصرانیون کی تلوارین لئے آئی بحیرا سے پوچہا کہ فلان فلان لڑکا یہان آیا تہا بحیرا نے کہا کہ تم اونہین کیون تلاش کرتے ہو دیکہو وہ سچا نبی ہے

تم کیا سارا جہان اونکا کچھ نہ کرسکے گا جب اونکی صداقت یہانتک پوری ہوئی کہ جو اگلی کتابون مین
اونکے یہان تشریف لانے کا وقت لکھا تہا وہ حرف بحرف سچا ہوا وہ ٹہیک وقت پر یہان
آئے اور پہر واپس مکہ گئے اب خیال کرو کہ موسیٰ کی پیشین گوئی انہی کی شان مین ہے مسیح علیہ السلام
کی بشارت انہی کے متعلق ہے پہر سچے نبی کو تسلیم کرنے مین تمہے کیا عذر ہے یہ باتین سنکر وہ
ساری جماعت حضور پر ایمان لائی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا سبحان اللہ یتیم کہ ناکردہ
قرآن درست کتب خانہ چند ملت بشست وہ یتیم جسپر قرآن بہی نازل نہین ہوا بہت سی
اگلی مذہبون کی کتابین منسوخ کردین جب حضور کا سن مبارک بیس سال کا ہوا جناب کو متواتر
خواب مین فرشتے نظر آنے لگے ایک دن آپنے اپنے چچا ابی طالب سے فرمایا کہ اکثر وقت مجہے
کچھ لوگ نظر آتے ہین وہ مجہے دیکہکر آپس مین کہتے ہین ہو ہو یہ وہی نبی ہین مگر ابہی وقت نبوت
کا نہین آیا حضور نے فرمایا کہ ایکدن مجہے ایک شخص نے پکڑ کر میرے سینے کے اندر ہاتھ ڈالکر
میرا دل نکالکر دیکہا اور یہ کہا قلب طیب فی جسد طیب سینا بھی مبارک دل بہی مبارک ہے
حضور نے فرمایا کہ ایک رات مین نے دیکہا کہ میرے مکان کی چہت پہاڑ کر دو شخص زینہ لگاکر
اترے میرے کندہون کی طرف سے میرے سینے مین ہاتھ پہونچاکر دل نکالا اور یہ کہا اچہا
دل اور اچہے شخص کا دل ہے جو نبی ہونے والا ہے یہ کہکر غائب ہوئے مکان کی چہت بدستور سالم
ہوئی ابو طالب یہ سب واقعات سنکر حضور کو ایک عالم اہل کتاب کے پاس لیگئے جب اوسنے حضور
کو بہت غور سے دیکہا تعجب سے کہا کہ ابو طالب تم انکو بیمار جانتے ہو ہذا الطیب للخیر جہان بہر کی
بہلائی پہیلانے والا طبیب ہے آنہین جو نظر آتا ہے وہ شیطان نہین ہے بلکہ وہ فرشتے ہین جو

حضور کے قلب مین نبوت کی قابلیت معاینہ کرتے اور دیکھتے ہین جاؤ اونہین لیجاؤ یہود آپکے
بہت دشمن ہین اگر وہ موقعہ پائینگے انکو اذیت پہونچائینگے ابوطالب آپکو لیکر واپس آئے پہر
کبہی کسی طبیب حکیم کے پاس نہ لیگئے تشریح نبوت سے پہلے جلد جلد ملائک کے آنے اور حضور
کے قلب کو دیکھنے کیوجہ یہ تہی کہ جہان کفر سے بہر گیا تہا دروازے جنت کے بند تہے دوزخ
کے دروازے کہلے تہے ملائک نہایت تمنا رکہتے تہے کہ جلد وہ وقت آئے کہ حضور نبی ہوکر
جنت کا دروازہ کہلوائین دنیا مین ایمان اسلام پہیلائین بس جس طرح عاشق کو بیچینی ہوتی
ہے ہوکا کچے پہلونکو دیکھتا ہے اسیطرح ملائک جوش شوق مین جلد جلد آتے اور حضور کو دیکھتے تہے
کہ اب کتنا عرصہ رہا ہے اور اب کسقدر زمانہ باقی ہے حضور فرماتے ہین کہ ایک دن قریش کے لوگ
مجہے پکڑ کر اپنی عید مین لے گئے وہان بت رکہے ہوئے تہے مشرکین اونکا طواف کرتے سجدا کرتے
تہے جب مین بت کے قریب پہونچا مجہے ایک بزرگ دراز قد نظر آئے اور اشارے سے فرمایا
کہ آپ یہان سے جائین مین یہ اشارہ پاکر فوراً واپس آیا خوب ہی ہوا جو حضور وہان سے چلے آئے
ورنہ وہان جسقدر بت رکہے تہے اور مشرکین اونہین سجدے کرتے تہے وہ سارے حضور کے قدمون
مین گر کر حضور کو سجدا کرتے معبود عابد ہوتے مشرکین کو بجائے خوشی کے غم بجائے عید کے ماتم ہوتا
جب سن مبارک حضور کا ۲۵ سال کا ہوا بی بی خدیجہ نے قافلہ تجارت کے لئے شام کے ملک
مین روانہ کرنا چاہا قافلہ طیار تہا مگر سالار قافلہ کی تلاش تہی تاکہ کسی امین شخص کی سپردگی
مین قافلہ روانہ کیا جاے ادہر خدیجہ کو امین کی تلاش ادہر ابوطالب کو حضور کے لئے
وجہ معاش کی تلاش خبر لگی کہ خدیجہ کو ایک امین کی ضرورت ہے فوراً بی بی خدیجہ کے

پاس گئے اور یہ کہا کہ محمدؐ سے بہتر کوئی ہین نہ ملیگا لیکن فلان شخص کیلئے اپنے دو اونٹ
محنتانہ تجویز کیا ہے مگر محمدؐ بن عبداللہ کے لئے چار اونٹ آپکو دینے ہونگے یہ دوگنی
اجرت حضرت خدیجہ نے بنہایت خوشی خاطر منظور کی اور حضور کو میر قافلہ بناکر میسرہ
نامی غلام خدمت مین دیکر شام کی طرف روانہ کیا تیسری منزل مین دو اونٹ جنپر
تجارت کا اسباب لدا ہوا تہا بیمار ہوکر گر گئے اور مرنے کے قریب ہوئے میسرہ غلام حضور
کی خدمت مین اکر عرض کیا کہ دو اونٹ مرنے والے ہین حضور میسرہ غلام کے ساتہہ تشریف
لائے اور مرنے والے اونٹون کے ماتہے اور کمر پر ہات لگایا اور کچھ پڑھ کر دم کیا فوراً مردہ
اونٹ زندہ ہوکر قافلے کے ساتہہ دوڑنے لگے قافلے والے جناب کا یہ معجزہ دیکھکر
حیرت مین تہے جب قافلہ ملک شام کے قریب پہونچا ایک پرانی عبادت خانے کے
قریب ٹھہرا اس عبادت خانہ کے متولی اور عابد کا نام نسطورا راہب تہا اس عبادت خانہ
کے متصل کچھ درخت تہے ہر ایک شخص سایہ دار جگہ دیکھکر ٹھہر گیا مگر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرانے سوکھے خشک ٹھنٹھ درخت کے نیچے فروکش ہوئے جناب کا وہان
تشریف لانا اور سوکھے درخت کا از سر نو ہرا ہو جانا پتے پھوٹنے پھول انا پختہ پھلون کا
زمین پر گرنا ان کی آن مین سب کے سامنے ہوا ٹہنیان درخت کی حضور کے سر پر جھوم جھوم کر
آتی ہین درخت کے پھل پتے حضور کے چارون طرف بچھا ور ہو رہے ہین نکتہ یہ درخت جسکا تہا
اسکے نیچے حضرت مسیح علیہ السلام ٹھہرے تھے آپ کے بعد یہ درخت خشک ہوگیا تہا آج
پانسو سال کے بعد نبی آخر الزمان اسکے نیچے مہمان ہوئے انکی برکت سے خشک درخت ہرا

ہی نہین ہوا بلکہ پھل دیکر لوگون کو نفع پہونچانے لگا اسی طرح جو کافر دوادل حضور کے
ہات پر مشرف باسلام ہونگے خود ہی ہرے ہونگے بلکہ دنیا بھر کو اپنے عملون کے شیرین پھلون
سے مالامال کرین گے اس لئے حدیث مین ارشاد ہے میری صحابی ستارون کی مانند ہین
جسکی اتباع کروگے ہدایت پاؤگے منزل مقصود تک پہونچ گئے راہب یہ واقعہ دیکھکر فورًا
عبادت خانہ سے باہر آیا اور جناب کو پہچان کر ایک پرانا صحیفہ نکالکر لایا اور تحریر سے
جناب کے حلیہ شریف کو ملاکر کہا کہ قسم ہے انجیل نازل فرمانے والے کی یہ وہی نبی اخرالزمان
ہین جنکی بشارت حضرت مسیح دیگئے اور یہ فرما گئے تھے کہ میرے بعد اس درخت کے نیچے
نبی اخرالزمان فروکش ہونگے خدا کی قسم یہ رسول ہین جہان کے لئے یہ امان ہین زمین آسمان
کے لئے جنے اپکی اطاعت کی نجات پائی جسنے نافرمانی کی غارت ہوا انکا نشان خاتم ہے یہ
نہ اسکا جہان جائینگے فتح ہوگی یہ سب کچھ حضور کے فضائل بیان کرنے کے بعد عرض کیا
کہ آپ واپس تشریف لیجائیے یہود آپ کے دشمن ہین حضور بہت جلد تجارت کا مال فروخت
کرنے چارگونہ نفع حاصل کرلینے کے بعد مکہ کی جانب واپس ہوئے ہمیشہ دہوپ کیوقت حضور
کے سرپر دو فرشتے اپنے پرون سے سایہ کرتے تھے اس واقعے کو دیکھکر حضرت خدیجہ اندرخانہ حضور
پر ایمان لائین اور ابی طالب کی درخواست کرنے کے بعد جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
نکاح کرکے قطعی جنت کی وارث ہوئین ازالۃ الخفا حضور کی نبوت سے کچھ ہی پہلے جناب صدیق
اکبر ایک درخت کے نیچے مکہ معظمہ مین بیٹھے تھے یکا یک درخت کی شاخین جھکگر جناب
صدیق اکبر کے منھ سے اُلگئین فرمایا کہ درخت آج کیا خاص بات ہے جو یہ نظر آیا ہے

درخت سے آواز آئی کہ عنقریب نبی آخر الزمان نبی ہونے والے ہیں بہتر یہ ہے کہ تم

سب سے پہلے اون پر ایمان لانا فرمایا کہ صاف صاف بتاؤ کون شخص نبی ہونے والے

ہیں انکا نام کیا ہے خاندان کیا ہے جواب دیا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب عنقریب

تاج نبوت پہننے والے ہیں یہ بشارت سنکر ابوبکر نے فرمایا کہ درخت تجھے جسنے زبان عطا کی

ہے اوسکی قسم ہے جسوقت حضور کو نبوت ملے فوراً مجھے اطلاع کرنا اس انتظار میں ابوبکر

روز درخت کے نیچے جاتے اور نبوت کی خبر کا انتظار کرتے جبدن آپ نبی ہوے ادہر

جناب پر وحی نازل ہوئی ادہر درخت نے ابوبکر صدیق کو پکارا خبردار ہو جاؤ جاؤ دیکھو وہ

محمد بن عبد اللہ پر وحی نازل ہوئی موسی کے رب کی قسم تمسے پہلے کوئی ایمان نہ لائے

اس خبر کے سنتے ہی ابوبکر صدیق حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کہ اے

ابوبکر میں تمہیں ایمان کی طرف بلاتا ہوں عرض کیا کہ حضور میں دل و جان سے قبول کرتا ہوں

اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ پڑھ کر مشرف باسلام ہو کر صدیق اکبر کا لقب پایا

دلائل النبوت ابو نعیم شاہ فارس اپنے محل میں بیٹھا تھا یکایک محل کی دیوار شق ہو کر

دیوار کے اندر سے نہایت نورانی چمکدار ہات برآمد ہوا جسکے نور سے سارا محل روشن ہوا

شاہ فارس گھبرایا آواز آئی گھبراؤ نہیں حق تبارک وتعالے ایک نبی بھیجنے والا ہے اوپر

کتاب نازل ہوگی تو ضرور اونکی پیروی اور اتباع کرنا تیری دین دنیا سلامت رہے گی

شاہ فارس نے کہا کہ میں اس معاملہ میں فکر کرونگا۔ مگر افسوس وہ سوچتا ہی رہا کہ اوسکی موت

آئی اور ایمان سے محروم رہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

دوسرا وعظ نبوت کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا

ترجمہ اے نبی ہمنے بھیجا تمکو گواہ بناکر جنت کی بشارت سنانے والا جہنم سے ڈرانے والا اللہ کی طرف بلانے والا چراغ روشن خوشی سنا دو مسلمانون کو کہ خدا کی طرف سے اونکے لئے بڑا مرتبہ ہے حق تبارک وتعالے شانہ نے اس مقدس آیت مین ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھ وصف بیان فرماے پہلا وصف یاایھا النبی یعنی اے صاحب وحی دوسرا وصف انا ارسلناک یعنی اے رسول صاحب کتاب اور صاحب شریعت تیسرا وصف شاہد یعنی گواہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن سارے نبیون کی نبوت رسولونکی رسالت امت کے سامنے خدا کا پیغام پہونچا دینے پر گواہی دینگے تب سارے انبیا اپنی اپنی امت سے مقدمہ لینگے انکی شہادت سے انبیا کی فتح ہوگی یا معنے گواہ کے یہ ہین کہ دنیا مین آخرت کی باتون کے گواہ جنت دوزخ کے موجود ہونے آسمان کے وجود عرش کرسی کے ثبوت کے حضور گواہ ہین آپ اپنی آنکھون سے یہ سب کچھ ملاحظ فرماکر سچی گواہی دینے آئے تھے اور آخرت مین مسلمانون کے ایمان کے گواہ ہونگے حضور اکرم کو رب العالمین قیامت کے دن ایک خاص نور عطا کریگا جسکی وجہ سے آپ ہر ایک مسلمان کے ایمان کو دیکھ سکین گے پھر

اونکے ایمانکی گواہی دینگے چوتھا وصف مبشرا یعنی اہل ایمانکو جنت کی بشارت سنانے اہل جنت کا دروازہ کھلوانے والے پانچواں وصف نذیرا منکروں کافرونکو اللہ کے عذاب خدا کے غصے سے ڈرانیوالے چھٹا وصف داعیا الی اللہ یعنی بچھڑے بندونکو خدا سے ملانے بھولونکو راہ بتانے کافرونکو دین سکھانے والے ساتواں وصف سراجا منیرا یعنی روشن چراغ یہاں چراغ سے سورج مراد ہے کیونکہ قرآن مجید میں سورج کو چراغ کہا گیا ہے علماے مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں اللہ تعالے نے حضور کو سورج کے لقب سے یاد فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو موجودہ سورج سے چند باتوں میں مشابہت ہے پہلی نسبت سورج اکیلا اس زمین کیلئے روشنی دینے والا ہے اسیطرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا سارے جہان میں ہدایت پھیلانے والے جہان بھر کیلئے اکیلے نبی ہیں دوسری نسبت سورج اپنی روشنی میں کسی اور چیز کا سوائے خدا کے محتاج نہیں ہے اسیطرح جناب اکرم اپنی نبوت رسالت شفاعت میں سوائے خدا کے دوسرے کے محتاج نہیں ہیں تیسری نسبت یہ ہے کہ رات کو آسمان پر ستارے چاند روشن ہوتے ہیں مگر جب سورج نکلتا ہے تارے چراغ لیمپ وغیرہ ہر قسم کی روشن چیزیں اور نورانی گھر سب بے نور ہو جاتے ہیں اسیطرح دنیا میں ہزاروں نبی بہت سے رسول تشریف لائے اور جہان میں بہت سا ہدایت کا نور پھیلایا مگر جسوقت حضور کا آفتاب نبوت چمکا سب کے چراغ بے نور ہوئے صاف ارشاد ہے اگر آج موسی بھی تشریف لائیں وہ بھی حضور کے متبع ہو کر رہیں چوتھی نسبت موجودہ سورج کی شان ہے کہ اپنے پوچھنے والے اور نہ پوچھنے والے سب کو برابر یکساں نور پہونچاتا ہے دوست دشمن کو برابر نفع دیتا ہے اسیطرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی صفات نے دوست دشمن کو برابر نفع پہونچایا آج آپکی طفیل کفار سے عذاب اٹھ گیا کوئی کتنا ہی کفر کرے گناہ کرے مگر دنیا میں کسی پر کوئی عذاب اگلی امتوں کی طرح نہ آئیگا سبکو امن دیا سب کے لئے امن کے باعث آپ ہوے قیامت کے دن حضور کافر مسلمان سبکے لئے شفاعت کبریٰ فرمائینگے

یہ چند باتین ہین جنکے سبب حضور کو سورج کہا گیا ورنہ آپکا مرتبہ سورج سے بھی زیادہ ہے۔

نبوت کی ابتدا

جب حضور کا سن مبارک چالیس برس کا ہوا نبوت کے آثار شروع ہوئے شب کو حضور جو کچھ خواب مین دیکھتے ادہر سورج نکلتا ادہر خواب کا ظہور اوسکی تعبیر ظاہر ہوتی چھ ماہ تک برابر یہی حال رہا شب کو جو کچھ خواب مین نظر آتا صبح کو خواب کا واقعہ من وعن سامنے موجود ہوتا وحی کے نازل ہونے سے تین رات پہلے حضور نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص نے آنکر آپکو جگایا صفا مروہ کے قریب لیجاکر آپکا پیٹ چاک کیا قلب کو دھویا کچھ انوار برکات دل مین بھر کر ٹانکے لگائے حضور نے ملاحظہ کیا کہ ایک شخص ایسا ہے جسکے پیر زمین اور سر آسمان پر ہے دو اوسکے پر ہین ایک مشرق مین دوسرا مغرب مین پیر زعفرانی ہین پر سبز زمرد کے ہین یاقوت سرخ کا قدرتی طوق گلے مین پڑا ہے ماتھا چاند کی طرح روشن پیشانی پر نورانی قلم سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے حضور اس عظیم الشان قد و قامت کو دیکھکر خوف سے کانپنے لگے فرمایا کہ آپ کون ہین مین نے آپ سے زیادہ بڑا قد و قامت مین آپ سے اچھا حسن و جمال مین کسیکو نہین دیکھا عرض کیا کہ انا الروح الامین الی النبیین وانت سید المرسلین مین جبرئیل امین ہون جو تمام انبیا کے پاس بھیجا جاتا ہون اور آپ یا حضرت سید المرسلین ہین یہ کہکر حضور کی نظرون سے غائب ہوا حضور نے یہ واقعہ بی بی خدیجہ سے بیان فرمایا اور اپنے خوف دہشت کا بھی ذکر کیا اوس مبارک بیوی نے عرض کیا کہ ضرور حق تعالے

کوئی بڑا مرتبہ آپکو عطا کرنے والا ہے آپ کسی طرح کا خوف دل ہین نہ لائین اور بدستور
غار ہین تشریف لیجائین جب اس واقعے کو تین روز گزرے حضور غار حرا ہین معتکف
تھے یکبیک آواز آئی یا محمد حضور نے نظر اوٹھا کر دیکھا کہ معلق آسمان زمین کے
درمیان سونے کی کرسی پر ایک عظیم الشان شخص بیٹھا ہے حضور دیکھکر ڈرے فوراً ہی
وہ شخص بشکل انسانی ہین غار کے اندر آیا اور حضور سے فرمایا کہ اقرا یا حضرت پڑہیے
جناب نے کہا ما انا بقاری ہین پڑھا ہوا نہین ہون جب حضور نے پڑہنے سے عذر کیا
تب اوسنے جناب کو نہایت زور سے گلے لگا کر دبوچا پہر چھوڑ کر فرمایا کہ اقرا یعنی پڑہو
جناب نے پہر وہی عذر کیا کہ ہین پڑہنا نہین جانتا پہر دوبارہ پہلی دفعہ سے زیادہ دبایا
پہر فرمایا کہ پڑہو تب بھی حضور نے عذر کیا پہر تیسرے مرتبہ سب دفعہ سے زیادہ بہینچکر
فرمایا کہ اقرأ اچھا اب پڑہو تیسری دفعہ جناب نے فرمایا کہ بتا و کیا پڑہون جو تم پڑھاو وہ
ہین پڑہون فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق
اقرأ و ربک الاکرم شروع کرو اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحمت والا ہے پڑہو
رب کے نام سے جسنے جہان کو پیدا کیا اور پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑہو
رب تمہارا بڑا کرم فرمانے والا ہے یہ آیتین پڑھا کر حضرت جبرئیل غار سے نکلے اور یہ فرما گئے
کہ ہین جبرئیل فرشتہ ہون اور آپ رسول ہین سارے جہان کے لئے نکتہ دو مرحلے پہلے
اور تین یا پانچ مقامات طے کرنے کے بعد حضور کو رسالت ملی یعنی دو مرتبہ نبوت سے
پہلے شق صدر ہوا یعنی سینہ مبارک چیر اگیا دل کو دہویا ایک بی بی حلیمہ کے مکان ہین

دوسرے مرتبہ وحی نازل ہونے سے تین روز پہلے پھر تین مرتبہ حضرت جبرئیل نے اپنے
سینے سے لگا کر بہت شدت سے حضور کو بھیچا جسکے سبب حضور کو سخت اذیت
ہوئی یہ پانچ مقامات طے کرنے کے بعد آپ کو نبوت ملی اُمت آپکی نہایت کمزور تھی وہ
ایسے سخت مقامات طے نہیں کر سکتی تھی حضور کے طفیل سے خدا کے فضل سے آپکی
امت کو پانچ نمازیں ان مشکلات کے قائم مقام ملیں جسکے پڑھنے سے آپکی امت کو
خدا کی حضوری ملی پڑھنے میں آسان اجر میں ثواب میں مرتبے میں بڑے بڑے پہاڑوں سے
زیادہ وزنی حضور تخت نبوت پر جلوہ فرما ہوکر تاج نبوت سر مبارک پر رکھکر مسند رسالت
کو زینت دیکر فرمان شاہی یعنی سورت اقرأ کی چند آیات زبانی یاد فرماکر در دولت کی
طرف چلے غار سے باہر نکلے سب سے پہلے پہاڑ نے جس میں تقریباً چھ ماہ سے آپ
معتکف تھے جناب کو سلام کیا پہاڑ سے آواز آئی اسلام علیک یارسول اللہ آپ پر سلام
ہے اے اللہ کے مبارک رسول جب پہاڑ سے نیچے اُترے درختوں نے جناب کو سلام
کیا ادہر پتھروں نے ادہر مٹی کے ٹیلوں نے چاروں طرف سے سلامی کا شور مچا یا اسلام علیک
یا نبی اللہ السلام علیک یارسول اللہ کی صدائیں بلند ہوئیں اسی مبارکی سلامتی کے
ساتھ حضور گھر پہونچے دروازہ کھلوایا آج حضور کی آواز عجیب غریب لہجہ میں تھی
بیوی خدیجہ دوڑ کر دروازہ پر آئیں جلد دروازہ کھولا عجائب طرح کے انوار برکات چہرہ
مبارک پر پائے بہت تعظیم سے حضور کو مسند پر بیٹھایا اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ
پر سے قربان ہوں آج آپکی صورت نرالی خوشبو نرالی بات کلام کا لہجا نرالا ہے آج چہرہ

مبارک کا نور نہایت زیادہ ہے جو پہلے کبھی نہ تھا آج تن معنبر سے ایسی تیز خوشبو اور
مہک آتی ہے جو آجتک کبھی نہ آئی تھی للہ مجھے بھی آجکے واقعات سے مطلع فرمائیے
سچ ہے ولی را ولی میشناسد مثل مشہور ہے کہ ولی کو ولی پہچانتا ہے مگر یہان زیادہ بات
یہ ہوئی کہ نبی کو ولی نے پہچان لیا جو کیفیت حضور کی ذات پر گذری تھی وہ سب کچھ
ایک ہی نظر مین خدیجہ کے قلب مین نقش ہوئی الغرض خدیجہ رضی اللہ عنہا آج متعجب تھین کہ
یہ نور یہ خوشبو یہ مہک یہ چمک یہ دمک اور ہی کچھ ہے وجہ آج کی چمک آج کا نور آج کا
سرور آج کی خوشبو یون زیادہ تہی کہ ایک تو خود حضور کی ذات پاک منور و معنبر پھر روح الامین
سردار ملایک مقربین جبرئیل امین کی ملاقات حضور سے معانقہ کرنا تیسرے رب العالمین
کا کلام آپ پر نازل ہونا اور جناب کا اوسے اپنے سینہ مین رکہنا الغرض نور علی نور آج کے
نور سرور کا کوئی ٹھکانا نہ تہا حضرت خدیجہ آپکو ساتھہ لیکر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل
کی خدمت مین حاضر ہوئین وہ سو سال سے زیادہ عمر کے بزرگ توریت انجیل کے عالم
اگلی پچھلی کتابون کے ماہر تھے حضرت خدیجہ نے ورقہ کو سلام کیا اور یہ کہا یہ محمد بن عبد اللہ
فرماتے ہین کہ میرے پاس جبرئیل امین تشریف لاتے ہین ورقہ حضرت جبرئیل کا نام
سنکر کھڑے ہوگئے اور حیرت سے یہ فرمایا کہ وہ مبارک ذات ان ناپاک بت پرستی کے
گھرون مین کس طرح آسکتی ہے اگر فی الواقع اس زمین پر جبرئیل کا گذر ہوا تو بڑی
خوش نصیبی ہو اس زمین کی حضرت خدیجہ نے فرمایا کہ آپ نے توریت بھی پڑھی انجیل بھی
دیکھی ہے بھلا ان مین کسی نبی کے تشریف لانے کی بشارت یا خبر ہے ورقہ نے فرمایا کہ ہان

ضرور ایک نبی یتیم پیدا ہون گے جنکی کفالت خود رب العالمین فرمائے گا وہ نبی فقیر ہونگے
ایک قریش کی عورت آپ پر اپنا مال قربان کریگی اے خدیجہ وہ علامتین تیرے اندر پائی
جاتی ہین حضرت خدیجہ نے کہا کہ اسکے سوا اور بہی کچہہ علامات لکہی ہین فرمایا کہ ہان اوسے
جنگل کے درخت پہاڑون کے پتہر سلام کرینگے جانور اوسکا کلمہ پہڑینگے وہ مُردون کو جلائیگا
جسطرح ابن مریمؑ نے جلایا وہ پانی پر بغیر کشتی چلیگا جس طرح ابن مریمؑ چلے یہ باتین سُنکر
حضرت خدیجہ عدّاس نامی راہب کی خدمت مین آئین اور اونسے بہی سارا واقعہ بیان
کیا عدّاس نے کہا مین ضعیف البصر ہون حضور کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ لاکر دکہا عدّاس
نے جب حضور کو دیکہا کرتا اوٹہا کر جناب کی مُہر نبوت پر نظر ڈالی مُہر نبوت سے نور کا چمکارہ
نکلا عدّاس سجدے مین گرا قدوسٌ قدوسٌ کا نعرہ مار کر بولا بیشک آپ وہی نبی ہین
جنکی بشارت اگلے نبی دیگئے حضرت موسیٰؑ نے آپکا ذکر کیا حضرت عیسیٰؑ نے آپ کی نبوت
کی منادی فرمائی یا محمدؐ آپ بڑے مرتبے والے ہین اور بڑی رحمت ساتہہ لائے ہین ایکدن
آپکی قوم آپکو مکہ سے نکالیگی مگر اللہ آپکا مددگار ہوگا ملائک آپ کے ساتہہ ہونگے مسلمانون
ادہر وحی کا نازل ہونا ادہر بتون کا اوندہے موہنہ گرنا جنات شیاطین پر انگارے برسنے
کاہنونکا غیب کی خبرین بتانا موقوف ہونا شاہ فارس کے محل مین زلزلون کا آنا ہولناک
آوازین سُنائی دینا مہیب صورتون کا نظر آنا پیدا ہوا شاہ فارس کو نہایت خوف اور غم ہوا
سارے کاہن غیب کی باتین بتانے والون کو بلا کر حکم دیا کہ بہت جلد خبر دو کہ یہ حادثے
کیون پیدا ہوئے .... کاہن جو جنات کے ذریعہ سے غیب کی باتین بتایا کرتے تہے ایک جگہ

جمع ہوئے اپنے تابع جنات کو بلا کر کہا کہ تم ان واقعات کا سبب بیان کرو جنات نے
جواب دیا کہ اب آسمان پر سخت سنگین پہرے ہین نہ ہم وہان تک جا سکتے نہ تمہین کوئی خبر
بتا سکتے ہین جب کاہنون کے ذریعہ کوئی عقدہ نہ کھلا اور شاہ فارس کی پریشانی روز
بروز بڑہتی رہی تب ایک دن شاہ فارس نے خواب مین دیکھا کہ گویا مجھے آسمان پر
رب العالمین کی حضوری مین حاضر کردیا رب العزت کی سرکار مین ایک شخص عمامہ
باندھے چادرہ اوڑھے کھڑے نظر آئے ارشاد ہوا کہ اے کسرے اپنا ملک اور خزانہ
ان کے سپرد کردے بادشاہ اس خواب کو دیکھکر حیران ہوا تشریح یہ صاحب عمامہ چادرہ
اوڑھے جناب سید المرسلین تھے جنکو فارس کا ملک عطا کیا جائیگا چند روز کے بعد بادشاہ نے
پھر خواب دیکھا کہ ایک سیڑہی زمین سے آسمان تک قائم ہے لوگ اوس سیڑہی کے چارون طرف
جمع ہین یکبیک ایک شخص عمامہ باندھے چادرہ اوڑہے تشریف لائے اور سیڑہی پر
چڑھ کر آسمان پر پہونچے آواز آئی کہان ہے فارس کا ملک فارس کے خزانے فارس کی
رعیت عورتین مرد آقا اور نوکر اس آواز کو سنکر تمام مخلوق حاضر ہوئی پھر کسی شخص نے فارس
کے ملک کو ایک چھینکے مین رکھکر حاضر کیا حکم ہوا کہ یہ ملک یہ خزانہ یہ رعیت سب کچھ صاحب
عمامہ کو عطا کرو یہ سنتے ہی وہ ملک جو ایک چھینکے مین رکھا ہوا تھا حضور کے حوالہ کیا
گیا اسی لئے حضور ابتدا سے آخر تک فرمایا کرتے اعطیت کنزین احمر وابیض مجھے دو
ملک عطا ہوئے ہین ایک ہرقل شاہ روم کا ملک دوسرا کسرے شاہ فارس کا ملک
چند روز کے بعد ایک دن شاہ فارس دوپہر کیوقت محل مین سوتا تھا محل کے چارون

طرف سنگین پہر اٹھا یک بیک ایک اجنبی شخص محل کے اندر بادشاہ کے سرہانے برامد ہوا اور یہ
کہا کہ اے بادشاہ نبی عربی مبعوث ہوے مسلمان ہوجا ورنہ مین یہ تیرے ہاتھ کا عصا
توڑتا ہون کسرے نے کہا کہ آپ میرا عصا نہ توڑین مجھے اس کام مین سوچنے کی مہلت دین
یہ سنکر وہ شخص غائب ہوا بادشاہ نے پہرے دارون کو بلا کر سخت غصہ کیا کہ کسطرح ایک اجنبی
شخص نے میرے خلوت خانہ مین پہونچکر مجھے سوتے کو جگا کر دہمکایا پہرے دارون نے
عرض کیا کہ اس طرف سے ہرگز بہی کوئی نہین گیا آپ نے کوئی خواب دیکھا ہے پورے ایک
سال کے بعد اوسیوقت اوسی مکان مین پہر وہی فرشتہ بشکل انسانی برآمد ہوکر بولا نبی عربی
مبعوث ہوئے اگر اپنی اور اپنے ملک کی سلامتی چاہتا ہے تو مسلمان ہوجا ورنہ مین تیرے
عصا کو توڑتا ہون یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ آپ مجھے مہلت دین مین اس معاملہ مین فکر کرونگا
وہ فرشتہ پہر غائب ہوا بادشاہ نے پہرے دارون کو دہمکایا اور بہت خفا ہوکر بولا کیا وجہ
ہے آج دوسری مرتبہ ایک اجنبی شخص میرے محل مین آیا تم مرو گئے کیون نہین ہو
پہرے دار بولے کہ ہمارے سامنے سے کوئی نہین گیا اور نہ جا سکتا ہے شاید آپکو اور کوئی
خواب نظر آیا ہے تیسرے سال پہر اوسی مکان مین اوسی جگہ وہی شخص محل کے اندر بادشاہ
کے سرہانے نظر آیا بولا کہ کسرے تو مسلمان نہین ہوتا دیکھہ ہلاک ہوجائیگا اور مین آج ضرور
تیرا عصا توڑونگا کسرے نے عذر کیا مہلت مانگی مگر آج مہلت نہ ملی بادشاہی عصا کو وہ
فرشتہ توڑ کر چلا گیا آج ہی رات کو اس بادشاہ کے بیٹے نے اہل کارون سے سازش کر کے
باپ کو قتل کرا دیا حضور کو کلام الہی کے نازل ہونے اور جبرئیل امین سے ملنے کا عشق ہوا

بنوت کے بعد چند روز کے لئے وحی بند ہوئی حضور غمگین ہوئے چند مرتبے چاہا کہ پہاڑ سے گر کر
جان دین مگر حضور جب پہاڑ پر چڑہتے فوراً حضرت جبرئیل سامنے نظر آتے اور فرماتے کہ آپ نبی
ہین آپ ایسا کام نہ کرین لاکھون آپکی ذات کی طفیل کفر سے نجات پائینگے جبرئیل امین کی
صورت دیکھکر حضور پہاڑ سے اُترجاتے اسکے بعد متواتر وحی نازل ہونے لگی خصایص مرداس بن
قیس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتے اور کہتے تھے کہ ہمارے گانو مین خلصہ
نام کی ایک عورت تھی جسپر جن عاشق تہا اوس جن سے خلصہ کے ہان ایک لڑکا پیدا ہوا
تہا وہ بچہ ہمین غیب کی باتین بتایا کرتا پہر جو وہ کہتا تہا وہی ہوتا تہا جب سے آپ پر وحی
نازل ہوتی شروع ہوئی جو بات وہ کاہن بتلاتا وہ غلط ہوتی لوگون نے کہا کہ ارے کمبخت
تجھے کیا ہوا اب کوئی بات تیری سچی نہین ہوتی بولا کہ مین کیا کرون جو جن پہلے مجھسے سچ بولا
کرتا تہا اب وہی جہوٹ بولتا ہے خدا جانے جنات پر کیا غضب آیا ہے اچھا تم مجھے ایک مکان
مین تین روز تک برابر بند رکھو چوتھے دن مکان کہولکر میرے پاس آنا مین تمہے اصلی واقعہ بتاونگا
لوگون نے اوس کاہن کو ایک تنہا مکان مین قید کیا چوتھے دن کوٹھری کہولکر یہ دیکھا کہ وہ
کاہن کوئلہ کی طرح جل رہا ہے اور انگارے کی طرح سُرخ ہورہا ہے ہمین دیکھکر بولا کہ لوگون بات
یہ ہے کہ آسمان کی حفاظت ہوئی اور سردار انبیاء مبعوث ہوئے ہمنے پوچھا کہ وہ نبی کہان مبعوث
ہوے کہا مکہ مین پھر کہا کہ مین آج مرنے والا ہون یہ کہکر خوب مشتعل ہوکر جل گیا یا حضرت ہمنے آپکی
نبوت کی خبر اسطرح سُنی تھی تشریح یہ شخص کاہن جو جنات کی اولاد تھا کسی طرح یہ خود آسمان تک
پہونچا وہان اسے ملایک نے آگ کے شعلے مارے جسکے سبب سے یہ کاہن انگارے کی طرح

جلنے لگا اور تین دن مین جلکر مرگیا شواہد النبوت عمرو جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایام
جاہلیت مین حج کے لئے مکے معظمہ گیا ایک رات مکہ مین سوتا تہا خواب دیکہا کہ ایک نور عظیم الشان
کعبہ سے چمکا جسکی روشنی مین مدینہ کے پہاڑ نظر آنے لگے اوس نور مین سے آواز آئی انکشفت
الظلماء وسطع الضیاء و بعث خاتم الانبیاء کفر کی ظلمت گئی اسلام کا نور چمکا خاتم الانبیاء
مبعوث ہوئے اسکے بعد دوسرا نور چمکا جو پہلے نور سے زیادہ روشن تہا اس نور کی چمک سے
ملک شام کے محل نظر آنے لگے یکا یک اوس نور سے آواز آئی ظہر الاسلام وہلکت الاصنام
ووصلت الارحام اسلام ایا بت ہلاک ہوے قتل قتال بند ہوا عمرو جہنی فرماتے ہین کہ مین
یہ خواب دیکہکر ڈرا اور جی مین کہا کہ ضرور مکہ مین کوئی واقعہ ہوا ہے تہوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ
ایک نبی قریش مین مبعوث ہوکر اسلام کی دعوت کرتے ہین یہ سنکر مین حضور کے پاس حاضر ہوا
اور آپکے ہات پر مشرف باسلام ہوا سفیان ہذلی فرماتے ہین کہ مین ملک شام کی طرف سفر مین
گیا رات کو خواب مین دیکہا کہ ایک گہوڑ یکا سوار زمین آسمان کے درمیان معلق ہوا مین کہڑا اور باواز
بلند پکارتا ہے اے سونے والون اٹہو اب سونے کا وقت نہین رہا احمد نبی مبعوث ہوئے جنات
اور شیاطین مردود ہوئے مجہے یہ خواب دیکہکر حیرت ہوئی خیال پیدا ہوا جب مین سفر سے اپنے
گہر آیا معلوم ہوا کہ مکے مین انقلاب عظیم پیدا ہوا بنی ہاشم سے ایک شخص احمد نامی نبوت کا دعوے
کرتے ہین اور لوگ انکی مخالفت مین اونسے عداوت کرتے ہین شواہد النبوت امیہ نامی شخص ملک شام
کا رہنے والا ایک دن حضور کی خدمت مین مکہ معظمہ حاضر ہوا جناب نے اپنے قرآن مجید کی آیتین
پڑھکر سنائین امیہ قائل باسلام ہوکر کہنے لگا کہ مین آپکو برحق جانتا ہون مگر اسلام لانے مین

اپنے بھائیون سے مشورہ کرلون حضور نے فرمایا دیکھہ راہ راست جلد قبول کرلے یہ کام مشورہ
کا نہین ہے عرض کیا کہ مین ابہی حاضر ہوکر اسلام لاتا ہون بہت جلد اپنے اونٹ پر سوار ہوکر
ملک شام پہونچا جہان ایک مجمع راہبون کا رہتا تہا وہان پہونچکر نبی آخر الزمان کے مبعوث ہونیکا
ذکر کیا یہ سنکر ایک راھب بولا کہ اے امیۃ اگر تو یہان نبی آخر الزمان کو دیکھے تو اپکو پہچان لیگا کہا
ہان مین نے اونہین دیکھا ہے ضرور پہچان لون گا راھب اپنے ساتہہ امیۃ کو عبادت خانہ کے
اندر لے گیا جس مین بہت سی تصویرین لگی تہین سب سے آخر کی تصویر کو دیکھکر کہا کہ یہ تصویر کسکی
ہے امیۃ نے کہا یہ تصویر نبی عربی سے ملتی ہے راھب نے کہا کہ یہ تصویر نبی عربی مکی خاتم الانبیاء
کی ہے تو ضرور جاکر ایمان لا دیر نہ کر یہ سنکر امیۃ مکہ آیا مگر قسمت کی بدنصیبی سے مشرف با سلام ہوا
مکہ سے طائف مین جا رہا رات کو خواب مین دیکھا کہ مکان کی چہت پہٹکر دو مرغ سفید رنگ کے اوپر
سے نیچے اترے ایک نے پاس آکر امیۃ کا کپڑا سینے سے ہٹایا اور اپنی چونچ سینے پر مارکر بولا
ابعدہ اللہ اسکو خدا نے اپنی رحمت سے دور کر دیا یہ شخص راندہ درگاہ ہوا یہ کہکر دونو مرغ اڑ گئے
مکان کی چہت درست ہوگئی اس خواب کے بعد امیۃ ایک دن شراب خوری کے جلسے مین بیٹھا
شراب پیتا تہا یک بیک ایک کوا آیا اور کچھ بولی بولکر اڑ گیا امیۃ نے کہا کہ اگر یہ کوا سچا ہے تو میری
موت بہت ہی قریب ہے یہ کہتے کہتے امیۃ کی جان نکل گئی چونکہ حضور کا کہنا نہ مانا اسلام قبول
نہ کیا کار خیر مین جلدی نہ کی خدا نے اوسے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا نعوذ باللہ من ذالک تشریح
ملک شام کے راہبون کے پاس سارے رسولون کی تصویرین اونکے عبادت خانون مین منقش تہین
اوسوقت تصویر رکہنی جائز تہی مگر اب خاتم النبین کی شریعت مین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر

امام آخرالزمان امام مہدی تک اور شیطان سے لیکر دجال تک بلکہ انسان سے لیکر حیوان
تک جاندار کی تصویر کا بنانا یا پاس رکھنا حرام اور منع ہے یہ دونون مُرغ جو اُمیہ کے مکان
کی چھت پہاڑ کر آئے تہے یہ فرشتے تھے جو اُمیہ کے سینے مین ایمان کا نشان تلاش کرتے تہے
جب کوئی نشان ایمان کا نہ ملا معلوم ہوا کہ یہ شخص خدا کی رحمت اسلام کی دولت سے محروم ہے
یہ کالا کوا جو اُمیہ کی موت کی خبر لایا تہا یہ موت کا فرشتہ تہا جو مرنے والیکو طرح طرح سے موت کی
خبر دیتا ہے شواہد النبوت زنیرہ رضی اللہ عنہا حضور کی نبوت کی خبر سنکر مشرف باسلام ہوئین
خدا کی قدرت اسلام لاتے ہی آنکھین جاتی رہین ابوجہل ملعون نے طعنہ دیا اور یہ کہا کہ تیرے اوپر
لات اور عزے کی مار پڑے تونے اونکی پرستش چھوڑی اسوجہ سے تیری آنکھین جاتی رہین بی بی
زنیرہ نے فرمایا کہ تمہارا قول غلط ہے لات عزے کو اپنے پوجنے والون کی اطلاع نہین ہے وہ
پتھر ہین مین نے انکی پوجا چھوڑا ایک زبردست خدا کی عبادت شروع کی ہے جو ہر چیز پر قادر ہے
اوسکے حکم سے آنکھین جاتی رہی ہین وہ اگر چاہے ابھی میری آنکھین روشن کردے خدا کی قدرت
یہ کہتے کہتے زنیرہ کی آنکھین روشن ہوئین یہ عجیب واقعہ دیکھکر کافر بولے کہ یہ محمد کے جادو کا اثر ہے
معاذ اللہ ایک دن ابوجہل نے سنا کہ محمد بن عبداللہ کعبہ کے پاس نماز پڑھتے ہین قسم کہائی اگر مین نے
نماز پڑھتے دیکھ لیا تو ضرور محمد کو سزا دونگا دوسرے دن پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز کے لئے کعبہ کے قریب تشریف لے گئے ادہر آپ نے نماز کی نیت باندہی اُدہر ابوجہل کو خبر
ہوئی کہ حضور اسوقت نماز پڑہتے ہین یہ سنکر لعین نے بڑا وزنی پتھر ہاتہ مین اوٹھاکر حضور کو مارنے
چلا جب حضور کے نزدیک پہونچا مردود کا چہرہ زرد ہوا تن بدن مین رعشہ پیدا ہوا خوف زدہ

ہو کر واپس بہاگا لوگون نے کہاکہ اے سردار قریش کیا ہے گہبراکر بولا کہ محمد بن عبد اللہ کے اور میرے
درمیان آگ کی خندق حایل ہے پہر حضور کے قریب ایک اونٹ کہڑا ہے جسکا کوہان آسمان سے
باتین کرتا ہے جسکے دانت تلوار و نکی مانند ہین وہ اونٹ میری کہانے کے لئے دوڑا اسوجہ سے میری یہ
حالت ہوئی نتیجہ یہ خندق جہنم کی خندق تہی یہ اونٹ کی صورت جہنم کا سانپ تہا جو کافرون بیدینون
نماز سے منع کرنے والون کے لئے طیار ہوتے ہین یہ عذاب اس لعین نے دیکہا جسکے خوف سے بہاگا
اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی ارءیت الذی ینہی عبدا اذا صلی اے نبی تم نے اوس شخص کو نہین دیکہا
جو تمہے نماز پڑہنے سے روکنا چاہتا تہا شواہد النبوت حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہمارے
محلے مین ہماری قوم کا ایک بت تہا جسکی پرستش کرتے تہے اوسکے سامنے قربانیا کرتے چڑہاوے
چڑہاتے تہے ایک دن ہمارا مجمع بت کے پاس جمع تہا یکبیک بت مین سے آواز آئی یا مازن
اسمع تسر ظہر خیر و بطن الشر بعث نبی من مضر بدین اللہ الاکبر یسلم علیہ الشجر والحجر من اجابہ نجا من حر السقر
اے مازن سن خوشی کی بات ظاہر ہوئی خیر یعنی اسلام اور غارت ہوا شر یعنے کفر مبعوث ہوئے
نبی آخر الزمان جو ساتہہ لاتے ہین اللہ کا دین جو سب دینون سے بڑا دین ہے سلام کرتے ہین
اوس نبی کو درخت اور پتہر جو قبول کرے گا آپکا فرمان نجات پاوے گا نار سقر سے مازن یہ کلام
بت کے موہنہ سے سنکر حیران ہوے اور یہ خیال کیا کہ عنقریب کوئی حادثہ عظیم ہونے والا ہے
چند روز کے بعد پہر بت کے پیٹ سے آواز آئی یا مازن اقبل الی اقبل تسمع ولا تجہل ہذا نبی مرسل
بوحی منزل فامن کی تعدل عن حر نار تشتعل اے مازن ادہر آ و میری طرف توجہ کر و بات سن اور جہالت
پر نہ اڑو یہ نبی بہیجے گئے ساتہہ وحی آسمانی کے پس ایمان لا اور بچ جا جہنم کی شدید آگ سے

چند روز کے بعد ایک شخص مکہ معظمہ سے آیا اوس کی زبانی معلوم ہوا کہ مکہ مین ایک شخص قریشی پیدا ہوئے جنکا نام احمدؐ ہے اور یا قومنا اجیبوا داعی اللہ اے میرے قوم خدا کے رسول کی طاعت کرو یہ اونکا قول ہے یہی اونکا دعوے ہے مازن نے کہا کہ واللہ وہ بت جو کہتا تہا اوسکا یہی مطلب تہا مازن نے پہلے بت کو توڑا پہر مکہ معظمہ کی طرف موہنہ موڑا مکہ پہونچکر مشرف باسلام ہوئے مازن کہتے ہین کہ اسلام لانے سے پہلے میری حالت یہ تہی کہ گانے بجانے کا شوق راگ باجون سے نہایت ذوق کثرت سے شرابین پینا بدکاری کرنا بدکار عورتون سے میل رکہنا بت پرستی خواہش پرستی بیجد کرنا ان بداعمالیون سے اپنی حالت خراب ملک کی قحط سالی سے حالت تباہ مشرف باسلام ہونے کے بعد سارا حال پر ملال حضور اکرم سے عرض کیا جناب نے میرے لئے دعا فرمائی اللہم بدلہ بالطرب قراۃ القرآن یا اللہ مازن کو گانے کے شوق کی جگہ تلاوت قرآن اور سماعت قرآن کا ذوق عطا کر الٰہی حرام کے بدلے حلال پر قناعت کرنا عطا کر الٰہی شراب کی جگہ پانی پر کفایت اور قناعت نصیب کر بیحیائی کی جگہ حیا بدکاری کی جگہ نیک کرداری مرحمت فرما حضور کی ساری دعائین میرے حق مین قبول ہوئین آب مازن کی یہ حالت ہوئی کہ اپنے وطن مین عبادت کے لئے ایک مسجد بنائی ساری عمر اوس مین عبادت کرتے رہے حق تعالےٰ نے اوس مسجد کو قبول فرمایا اور نہایت بابرکت کیا جو کوئی مظلوم اس مسجد مین تین روز تک عبادت کرتا پہر اپنے ظلم کرنیوالے پر بد دعا کرتا اوسیدن ظالم مرجاتا یا اندھا یا جذامی ہوتا **خصایص** حضرت خالد بن سعید فرماتے ہین کہ مینے خواب مین دیکہا کہ ایک کالی انہیری گہٹا مکہ پر چہائی ہوئی ہین جسکی سبب سے رستہ نظر آتا ہے نہ کوئی پہاڑ یک بیک ایک نور چاہ زمزم سے نکلا جو زمین سے آسمان تک پہیل گیا پہلے کعبہ کو روشن کیا پہر زمین آسمان مشرق سے مغرب جنوب سے شمال تک روشن ہوا پہر اوس نور سے آواز آئی

سبحانہ سبحانہ تمت الکلمۃ وسعدت معفدۃ لامتہ جاء نبی الامیین اللہ پاک ہے حکم الہی پورا ہوا اچھو انقیب
ہین اس امت کے حصہ مین بنی امی تشریف لائی خالد نے دیکھا کہ ایک بڑا گہرا کنوان اگ کا ہے حضرت خالد کا
باپ خالد کو اوس کنوی مین گراتا ہے اور محمد رسول اللہ کمر پکڑ کر کنوین سے ہٹاتے ہین خالد بن سعید نے
یہ خواب اپنے بڑے بھائی عمرو بن سعید سے بیان کیا عمرو نے کہا کہ بھائی خواب عجیب ہے ضرور
کوئی نبی مکہ مین مبعوث ہوی کچھ عرصے بعد خالد بن سعید نے مشرف باسلام ہو کر اپنا خواب حضور اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی اے خالد وہ نور مین ہی تھا اور وہ مین ہی اللہ کا
رسول ہون خصائص بکرتبہ کفار مکہ نے آنجناب علیہ السلام کو سخت اذیت پہونچائی حضور رنجیدہ ہو کر مکے سے باہر جنگل
مین اسحالت مین جا بیٹھے کہ خون آپکے جسم مبارک سے نکلتا تھا اور جگہ جگہ درد ہوتا تھا مگر خدا کے پیارے رسول
ہائے نہ کرتے خاموش بیٹھے تھے تھمین حضرت جبرئیل تشریف لائے اور یہ عرض کیا کہ حضور آج غمگین کیون ہین فرمایا کہ
میری قوم نے میری بیقدری کی عرض کیا کہ قوم کی پرواہ کیجئے آپکی قدر حضور رب العالمین مین بہت کچھ ہے سر ایک
چیز آپکے حکم کی فرمانبردار ہے اچھا تجربہ کیجیے یا حضرت یہ ببکر کا درخت جو جنیاب کے سامنے کہڑا ہے اسکو بلائیے حضور نے درخت کو
بلانے کا اشارہ دیا فورا درخت اپنی جگہ سے چلکر حضور کے سامنے حاضر ہوا جنیاب نے واپس ہونیکا اشارہ کیا معا
درخت اولٹا اپنی جگہ چلا گیا جب حضور نے اپنا یہ عالی رتبہ بلاخطہ فرمایا آپکے دل مین صبر اور استقامت
زیادہ ہوئی دلایل النبوت ابو نعیم حضور ایکدن کعبہ کے پاس نماز پڑہتے تھے قبیلہ مخزوم کا ایک شخص ایک بڑا پتھر
اوٹھا کر حضور کا سر مبارک زخمی کرنے کے ارادے سے حضور کے قریب آیا حضور سجدے مین پڑے اپنے رب سے مناجات
کر رہے تھے کافر نے پتھر اوٹھا کر حضور کے سر مبارک پر مارنا چاہا مگر ظالم کو ہات مین پتھر چیاپ کر رہ گیا اور اونگلیان
خشک ہو کر جمی ہوی ہگئین نامراد بحصول مراد اپنے لوگون مین واپس گیا اور بڑی علاج معالجون سے اونگلیان پتھر سے الگ ہوئین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا
الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾

خلاصہ پاک ہے وہ ذات جس نے ایک ہی رات مین مکہ معظمہ کی مسجد سے بیت المقدس کی
مبارک مسجد تک اپنے بندے کو سیر کرائی تھا سیر کا قدرت کی نشانیان دیکھنا تھا بیشک
اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے یہ مبارک آیتین اوس کلام مقدس کی ہین جسکی برکتین
جسکے ثواب جسکے انعام کبھی کم نہین ہوتے جو مجسم خمیہ ہے انوار الٰہی کا جو مخزن ہے اسرار
نامتناہی کا روایت حضرت معاذ بن جبل ارشاد فرماتے ہین کہ جس گھر مین ہمیشہ قرآن مجید
کی تلاوت ہوتی ہے اوس گھر کی چھت پر نور کا خیمہ قائم ہوتا ہے اس خیمہ کو جبان کر ملایک
نازل ہوتے اور قرآن مجید سنتے ہین زندگی بھر ایسا ہی ہوتا ہے قضا عند اللہ جب وہ پڑھنے والا
مرجاتا ہے تب وہ خیمہ اُٹھ جاتا اور ملایک کا آنا بند ہوتا ہے اور آنیوالے فرشتے جمع ہو کر مرنے والے
کے لیے مغفرت اور بخشش کی دعا بھی کرتے ہین فرماتے ہین کہ قرآن مجید روحانی صورت کیساتھ
اپنے پڑھنے والے کے سینے کے اوپر کفن کے اندر ہو کر قبر مین جاتا ہے جب نکیرین سوال کے لیے زندہ
کرتے اور اپنی ڈرانی صورت دکھاتے مشعل سی آنکھین چمکاتے بادل کے گرجنے کی سی آواز سناتے ہین
قرآن مجید مرنے والے کے منھ کے سامنے کھڑا ہو کر نکیرین کی مہیب صورتون کے دیکھنے سے
بچاتا ہے نکیرین کہتے ہین اے قرآن ذرا ہٹ جاؤ ہم سوال کرلین قرآن فرماتا ہے میرا یہان سے
ہٹنا ناممکن ہے جب اسنے مجھے عمر بھر نچھوڑا اسلیے ایسے وقت مین کسطرح چھوڑ سکتا ہون مین نے

رفیق کو تمہاری نُورانی صورت نہ دیکھاؤن گا تمہے جو حکم ہے وہ پورا کرو میرے پس پشت سے سوال
کرو آج مین اسے جنت مین پہونچائے بغیر نہ جاؤن گا جب نکیرین پس پشت کھڑے ہو کر
سوال کرتے ہین قرآن پاک مردے سے فرماتا ہے کہ بس یہ آخری سختی ہے جو تجھے پیش آئی اسکے
بعد ہرگز کسی طرح کا رنج غم ہو گا جب نکیرین سوال کر چکے اور قبر سے رخصت ہوئے تب
قرآن مجید کہتا ہے اے میرے دوست مجھے اجازت دے کہ حضور رب العزت مین جا کر تیرے لئے
نرم بچھونا لاؤن تاکہ تو آرام سے سوئے تو نے بہت دن تک اپنے بدن کو میرے سبب سے تکلیف
مین رکھا ہے مجھے اجازت دے کہ جنت کا ریشمین حلہ تیرے لئے لاؤن تو موٹا کفن پہنے خاک
پر پڑا ہے یہ کہکر اوسیوقت قرآن قبر سے نکلکر آسمان پر پہونچکر حضور رب العزت مین درخواست
دیتا ہے اور جو کچھ مرنے والے سے وعدہ کر جاتا ہے آن کی آن مین لیکر آتا ہے فرماتے ہین کہ اسوقت
دس لاکھ مقرب فرشتے خلعت لیکر قرآن کے ساتھ قبر مین آتے اور مرنے والیکو نہایت آہستہ
نرمی سے اُٹھا کر جنت کا نرم بچھونا جسکے اندر خالص مشک سرمہ سا باریک بھرا ہوا ہوتا ہے بچھاتے
جنت کا لباس پہناتے ہین پھر ایک تکیہ ریشمی سرہانے دوسرا ریشمی تکیہ پیرون کے نیچے
رکھکر قبلے کی طرف کروٹ دیتے ہین اور جنت کے نور کے دو چراغ ایک سرہانے دوسرا پیرونکی
طرف روشن کرتے اور گلدستہ جنت کے پھولون کا ناک کے پاس رکھکر رخصت ہوتے ہین فرشتون
کے جانے کے بعد چار سو سال کے رستے تک قبر فراخ ہو جاتی ہے اور قرآن مجید مرنے والے
سے کہتا ہے کہ یہ لیجیے جنت کی کنجی جو عرض معروض کر کے حضور رب العزت کی سرکار سے تیرے
لئے لایا ہون یہ اپنے پاس رکھو اور نہایت آرام سے سو رہو فرماتے ہین کہ نہایت آرام سے سلا کر

قران مجید رخصت ہوتا ہے۔ اور پہر ہمیشہ صبح اور شام تشریف لا کر اسطرح خبر گیری کرتا ہے جسطرح
مان بچے کی راتون کو خبرداری اوسکے آرام کے سامان جمع کرتی ہے اگر مرنے والیکی اولاد
سے کوئی نیک اوٹھا اوس کی خبر اور بشارت مرنے والے کو سناتا ہے اور اگر پچھلے
لوگ بد ہوئے تو کچھ خبر نہین دیتا بلکہ مرنے والے کی بد اولاد کے لئے دعا کرتا ہے یہ
مبارک آیت اسرار الٰہی کا ناپیدا کنار سمندر ہے اس گہرے سمندر سے دُرِّ یتیم
نکالنا کس کا حوصلہ اور کس کی مجال ہے لیکن جو کچھ ممکن ہو بیان کر دینا ہی اچھا خیال
ہے اس آیت مین بیشمار نکتے ہین پہلا نکتہ حق تبارک وتعالے شانہ نے لفظ سبحان
سے جسکے معنے پاک کے ہین اپنی ذات کے بریت ہر ایک قسم کے نقصان سے
عاجز ہونے کمزور بے قدرت ہونے سے یہان کیون ظاہر فرمائی وہ علیم خبیر
پہلے سے جانتا تہا کہ معراج کے عجیب اور غریب واقعے کا جاہل نادان کمزور
عقل والے روحانیت سے دور رہنے والے ضرور انکار کرین گے کوئی کہیگا کہ
مکہ سے بیت المقدس تک کئی سو میل کا فاصلہ ہے جو مہینون مین طے ہوتا تہا
ایک ہی رات مین حضور کس طرح گئے اور پہر واپس بہی آئے کوئی کہیگا کہ انسان
اسقدر جلد سفر کرنے کے بعد زندہ نہین رہ سکتا آپؐ کس طرح زندہ رہے ایسے
بہت سے شبہے ہوتے تہے اور یہ شبہے دراصل معراج پر نہین ہوتے بلکہ شان
معبودی تک پہونچتے تہے کہ گویا وہ قادر مطلق ہی اسقدر جلد سیر کرانے پر قادر
نہین ہے حق تبارک وتعالے شانہ نے ان شبہون کے رفع کرنے کے لئے سب سے

اول اپنی ذات پاک کو ہر ایک طرح کی عاجزی کمزوری سے پاک بیان کر کے قدرت بالغہ کا اظہار فرمایا اور حضور کا ایک ہی رات مین بیت المقدس تک لانا لیجانا بیان کر کے اشارۃً کہدیا کہ یہ سب کچھ ہماری قدرت مین ہے ہم قادر ہین عاجز نہین اسلئے آیت مین اول لفظ سبحان کا ذکر کیا۔ نکتہ آیت مین سیر کا لفظ ارشاد فرمایا اگرچہ لفظ اذھب وغیرہ یعنی لے گیا ہی کافی ہوسکتا تہا مگر لفظ اسری سیر اور تفریح اور مسرت پر دلالت کرتا ہے لیجانا ناخوشی مین بہی ہوتا ہی مگر سیر مین سرور خوشی مین ہوتی ہے اس مین اشارہ ہے کہ جناب کا معراج ترقی مراتب دارین کے لئے تہا اور حضرت یونسؑ کا دریا کی تہ مین لیجانا وہ دوسرے معنے مین تہا جو سرور نہ تہا بلکہ غم تہا نکتہ تفسیر کبیر مین ہے کہ شب معراج مین حضور سے ارشاد ہوا تہا کہ اے نبی تم کو کیا لقب اور کونسا خطاب دیا جاے حضور نے عرض کیا کہ الٰہی مجہے آپ کی سرکار سے عبد کا خطاب ملنا چاہئے بس موجب آپ کی درخواست کے آپ کو عبد کا لقب دیا گیا اور عبد کے مرتبہ کے بعد معبود کا مرتبہ ہے باقی تمام کمالات بشری لفظ عبد کے اندر موجود ہین اسیواسطے سورت اسرائیل اور والنجم مین جہان معراج کا ذکر ہے وہان جناب کو عبد کے خطاب سے یاد فرمایا گیا نکتہ رات کو معراج کیوں ہوئی رات راز اور اسرار کے لئے موزون ہی کیونکہ ایمان بالغیب بڑے مرتبہ کا ایمان ہے اگر دن کو یہ واقعہ ہوتا تب صدیق اکبر جیسے ایمان والے ایمان بالغیب کے ثواب سے محروم رہجاتے حضرت جبرئیلؑ نے معراج کا قصہ آنکہو نسے دیکہا امام ابوحنیفہؒ نے کانو نسے سنا مگر ایمان مین عدم برابری کیا فرماتے ہین میرا ایمان جبرئیل امین کے ایمان کی مانند ہے سچ ہے اہل بعد کے ایمان بالغیب ایسے ہی کامل ہوتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسرا وعظ معراج شریف کا بیان

معراج شریف کا عقلی ثبوت

خدا کے فضل سے سوا تیرہ سو سال سے آجتک اسلامی دنیا معراج شریف کے مان لینے اور تسلیم کرنے مین صرف مستقل اور مضبوط ہی نہین بلکہ زوردار دلیلون کے موجود ہونے کی وجہ سے ایسی مجبور اور لاچار ہے جیسے ٹھیک دوپہر کے وقت سورج کے تسلیم کرنے مین ہان جو لوگ اسلام کی روشنی سے دور یا غیر مذہب والون کی خام خیالی باتون کے نزدیک ہین وہ کسیقدر دبی زبان سے اس سچے معجزہ کا انکار کرتے نظر آتے ہین کبھی کوئی بیچارا سائنس کا کوئی لچر سا قاعدہ پیش کرتا ہے کبھی کوئی فلسفے جدید کا مرید کہتا ہے کہ جب آسمان ہی موجود نہین ہے تو آسمان پر جانے کے کیا معنے زمانے کی رفتار کے موافق عقل کے نام سے بے عقلی زیادہ پھیلتی رہی علم کے بھانے سے جہل ترقی کرتا رہا ہوتے ہوتے یہان تک نوبت پہونچی کہ بیچارے سیدھے سادے مسلمان بھی اسلامی اصول کو چھوڑکر سائنس و فلسفے کے دلائل سننے کے مشتاق بنے خدائے برحق اور اوسکے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو دلیل کا محتاج خیال کرنے لگے اسی بنا پر زمانے حال کے مولفین کو طرز تالیف بدلنا واعظون کو وعظ مین دوسری رنگت دینی پڑی اسیوجہ سے اس حقیر نے بھی اول معراج شریف کو عقلی دلائل سے شروع کیا کچھہ عقلی دلائل سے کام لیکر اپنے اصلی مقصود

یعنی قرآن مجید اور حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رُخ کیا مسلمانون معراج شریف سے بعضے سادہ لوح صرف ان پانچ وجہہ سے انکار کرتے ہین **اوّل** آسمان کا انکار جب آسمان ہی موجود نہین تو پھر آسمان پر جانا جسمانی معراج کا ہونا کس طرح ہوسکتا ہے **دوسرے** جسم خاکی آگ کے کرہ سے جو زمین سے بلند اوپر کی جانب موجود ہے کسی طرح سالم بے جلے نہین جاسکتا **تیسرے** انسان ہوا کے کرہ سے گذر جاینگے بعد بغیر سانس لئے کس طرح زندہ رہ سکتا ہے **چوتھے** جسم ثقیل ہوتا ہے باوجود ثقالت کے اتنا بلند کسطرح اُڑسکتا ہے **پانچوین** ایک رات کے عرصہ مین مکہ سے بیت المقدس تک جانا اور پھر واپس آنا کسطرح ہوسکتا ہے **چھٹے** خدا کو کیا ضرورت تھی جو حضور کو آسمان پر بلاتا وہ اگر چاہتا تو زمین ہی پر سب کچھہ آپ کے لئے روشن کرتا پس بلا وجہہ کیون معراج جسمانی کو تسلیم کیا جائے صرف روحانی معراج کے مان لینے سے عقیدہ صحیح ہوسکتا ہے آپ حضرات نے ان سوالات کو سُنا اب انکا جواب بھی سنئے آسمان کا وجود ایک ایسا مسلمہ مسلہ ہے کہ جسکو صدہا سال نہین بلکہ ہزارون برس تک صرف عوام ہی نہین بلکہ بڑے بڑے علما علما ہی نہین بلکہ جھان بھر کے حکما اور عُقلا فلسفے کے موجد یونان کے دانا ایک ایک فرد بشر مشرق سے مغرب تک آسمان کو موجود مانتا رہا اسکے بعد ایک سو چار آسمانی کتابین جو انبیا علیہم السلام پر وقتاً فوقتاً نازل ہوئین وہ بھی بڑے زور سے آسمانون کا وجود ثابت کرتی رہین پس جھان بھر کی مخلوق جس مین تمام حکیم عاقل عالم جاہل ارضی سماوی کلام شامل ہین جب وہ سب کے سب ملکر ایک چیز ثابت تسلیم کرین تب کسطرح ایسی ثابت شئے کو بلا دلیل رد کر دیا جائے فسوس

صدافسوس تھوڑا ہی زمانہ ہوا کہ ایک صاحب قطب شمالی کی سیر کو تشریف لے گئے پہر وہان سے
آنکر جو کچھ اُنھون نے خبرین دین اوسکو بڑے بڑے عُقلا نے منظور کیا اور مان لیا ابہی تھوڑا
عرصہ ہوا کہ ایک صاحب قطب جنوبی کی سیر کو گئے اور ناکام رہے لیکن اونکے بیان پر سبکو
اعتبار ہے گو بعض بعض باتین خلاف عقل بھی بیان کی گئین مگر چونکہ ہمارے پاس کوئی
انکار کی وجہ موجود نہ تھی اسلئے مان لینا یا سکوت کرنا پڑا پہر جس چیز کو سارا جہان نبی ولی
کافر مسلمان دانا اور نادان ملکر ثابت کرین یا تسلیم کرین اوسکا انکار کرنا اور پہر بلا ثبوت
انکار کرنا عقل کے خلاف ہے ہزارہا سال تک یہ مسلہ متفقہ اور ایسا متفقہ رہا کہ اسکا خلاف
کسی کے تصور مین بہی نہ آسکتا تھا مگر تھوڑے عرصہ سے فیثاغورث نے اس مسلہ مین اختلاف
کیا اور زمانے حال کے مادہ پرست لوگ جو عموماً روحانی یا نظر نہ آنے والی چیزون سے سخت
انکار کرتے تھے آسمان کے وجود سے انکار کیا لیکن اس انکار کی وجہ سوا اسکے اور کچھ نہین
ہے کہ آسمان نظر نہین آتا اگر آسمان ہے تب ضرور نظر آنا چاہیے اگر آنکھون سے نظر نہ
آئے بذریعہ دوربین وغیرہ آلات کے نظر آئے خلاصہ یہ ہے کہ اگر آسمان موجود ہے تو نظر
کیون نہین آتا باریک سے باریک چیزین جیسے حرارت اور ہوا دوربینون سے معلوم
ہوجاتی ہین مگر آسمان کا کہین پتہ نہ لگے اسلئے مان لینا پڑے گا کہ آسمان نہین ہے اگر یہی
دلیل ہے تو نہایت ہی کچی ہے اسلئے کہ ابھی انسانی معلومات کا خاتمہ نہین ہوچکا بلا تار
کے خبر پہونچانے کا ذریعہ موجود ہونے سے پہلے اسکا تصور کرنا جنون سے کم نہ تہا ہوائی جہازون
کے ذریعے سمندر کا سفر کرنا خبط کا مرتبہ رکہتا تہا مگر دیر آید درست آید یہ سب چیزین انسانی

استعمال ہین آئین اور آتی جاتی ہین ہم آپکو سنائے دیتے ہین کہ عنقریب وہ دوربین خداوند تعالے انسان کو عطا فرمانے والا ہے جسکی وجہ سے آسمان کا جرم بخوبی ہر ایک شخص کو نظر آئیگا او سوقت لوگ فیثا غورث کی روح پر ہزار ہزار لعنتین کرتے نظر آئینگے لوگو اگر کسی چیز کا نظر نہ آنا اوسکے معدوم ہونے کی دلیل ہے تو ہزارون اشیا جو زمین یا سمندر کی تہ مین یا پہاڑون کے اندر مخفی ہین اونکا بھی انکار کرنا لازم ہوگا نیز اگر شیشے کا گلوپ کسی روشن چراغ پر بہت دور کے فاصلہ پر رکھا جائے اب جو کوئی شخص دور سے دیکھیگا اوسے صرف چراغ ہی جلتا نظر آئیگا گلوپ کا شیشہ ہرگز کسی طرح نظر نہ آئیگا حالانکہ موجود ہے پس نظر نہ آنا انکار کی دلیل نہین ہوسکتا وجہ یہ ہے کہ کسی چیز کے نظر آنیکے دو سبب ہوتے ہین یا اوس چیز کا جسم کثیف ہو مگر حد نگاہ سے قریب ہو یا بذریعہ دوربین قریب کرلیا جائے یا وہ چیز بذاتہ حد نظر سے دور ہو مگر بوجہ اپنی ذاتی روشنی کے حد نظر مین چلی آئے پس اگر کوئی چیز روشن بھی نہو اور نگاہ کی حد سے بھی منزلون دور ہو انسانی قدرتی آنکھہ وہان تک جا سکے نہ بذریعہ کسی آلہ کے نگاہ وہان تک پہونچ سکے ایسی چیز کس طرح نظر آسکتی ہے ابھی ہم نے شیشہ کے اندر چراغ مثال مین پیش کیا ہے کہ اگر شیشہ حد نظر سے دور ہوگا ہرگز رات کو نظر نہ آئیگا۔ چراغ بوجہ اپنی روشنی کے دور ہونے کے بعد بھی نگاہ سے قریب ہو کر نظر آجائیگا اسی طرح آسمان نگاہ سے دور بھی ہے کوئی آنکھہ یا دوربین وہان تک کام نہین دیسکتی اور نہ آسمان بذاتہ سورج چاند کی طرح روشن ہے جو لاکھون میل دور ہونے کے بعد بھی سبکو نظر آئے آسمان ایک شیشے کی طرح صاف ہے اور نگاہ کی حد سے دور ہے اسلئے نظر نہین آسکتا مگر نظر نہ آنا معدوم

ہونے کی دلیل نہین ہوسکتا پس قیثا غورث سے پہلے عقل اور نقل کا اجماع بدستور قایم رہا اور آسمان کا وجود عقل اور نقل سے ثابت ہوا دوسرا سوال کہ جسم آگ کے کرہ سے کس طرح سالم گزرا اور اسکا جواب بیشک خاکی جسم کا آگ کے کرے سے سالم گزرنا ظاہر نظر مین مشکل نظر آتا ہے لیکن گہری نظر مین یہ اشکال بالکل لاشے اور کالعدم ہے کیونکہ آگ کا خواص اور اثر جلانے اور بعضی دوسری چیزون کا آگ مین جا کر جلنے کا خاصہ ہے جسکو فعل انفعال یا تاثیر اور اثر کہتے ہین ہمین اس مین کلام ہے کہ کسی چیز کے خواص اوس چیز سے جدا ہوسکتے ہین نہین یا نہین ہماری راے مین ہوسکتے ہین آگ کے دو خاصہ ہین ایک جلانا دوسرا روشن کرنا دوسری اشیا مین جلنا اور روشن ہوجانا رکھا گیا ہے ممکن ہے کہ آگ ایک خواص کے ساتہہ پائی جاے یعنی صرف روشنی باقی رہے مگر دوسرا خواص ندارد ہوجاے جیسے ولایتی باجا یا نی پھول جڑہی یا دوسری آتشبازیان کہ اون مین آگ روشن ہی مگر بھلا کسی چیز کو جلا نہین سکتی یا روس وغیرہ کا ایجاد کردہ وہ کرتا یا ذرعہ جسکے پہن لینے سے بندوق کی گولی ذرا بھی اثر نہین کرسکتی اسی طرح بہت سے انسانی ایجاد ایسے ہین کہ جسکے ذریعہ سے آگ مین جلانے کی قوت نہین رہتی بعضی چیزون مین سے جلنے کی طاقت یا اثر جاتا رہتا ہے مثلاً سمندل کیڑا آگ مین پیدا ہوکر آگ کو آبحیات جانتا ہے نہ جلتا ہے نہ آگ سے مرتا ہے بلکہ آگ سے جدا ہونا اوسکے لئے موت ہے یا گیس کے ہنڈون کی وہ ایک جالی دار سوتی کپڑا جسکا نام انگریزی مین شاید منتھل ہے جسپر ولایتی گہانس کا روغن سا ہے اوسکو بجلی یا گیس کے روشن لیمپون مین لگایا جاتا ہے وہ کسیقدر تغیر کے بعد اوس تیز آگ مین قایم رہکر آگ کی روشنی

مین زیادہ ترقی بخشتا ہے روشنی کو زیادہ صاف اور روشن کرتا ہے پھر کیا یہ ناممکن ہے
کہ بحر الجود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسد اطہر سے ایک پسینہ نکلے جو آپکو جلنے
سے باز رکھے اور حضور کی ذات سے کرہ نار مین آگ زیادہ روشن اور صاف ہو جائے
اور ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض شعبدے باز آگ کے اندر گھس جاتے آگ اپنے اوپر ڈالتے
ہین ہر ایک صورت سے آگ کا استعمال کرتے ہین مگر نہ خود جلتے اور نہ اونکا کپڑا جلتا ہے
نہ معلوم کہ انکے شعبدے سے آگ مین قوت او رتاثیر نرہی یا اوس شخص مین سے اثر قبول
کرنے کا مادہ زائل ہوا جو کچھہ بھی ہو غرض آگ سے مس ہوا اور جسم خاکی نہ جلا پس بعض
بے عقلون کے نزدیک نبوت کا مرتبہ ایسا کمتر ہے کہ وہ نورانی تن کے کرے ناری تک
جانے سے انکار کر بیٹھے معاذ اللہ معاذ اللہ بعض محققین اہل یورپ کی باتین
کہ سورج مین مخلوق آباد ہے مگر ہنوز یہ نہین ثابت ہوا کہ وہ مخلوق کس عنصر سے پیدا کی گئی
ہے خالص آگ سے پیدا ہونا محض ایک وہم ہے پس ایسی سخت روشن اور گرم کرے
مین مخلوق کا زندہ رہنا عمر بسر کرنا خالق اکبر کے قدرت کا یقین دلاتا ہے کہ اگر وہ چاہے
جس کسی بندہ یا مخلوق کو آگ کے کرہ سے سالم رکھے اور رکھہ سکتا ہے ہماری آنکھون نے
بعض نباتات گھانس پھوس کو دیکھا ہے کہ عین جون اور جیٹھ کے مھینہ کی سخت لو
اور گرمی اور تیز دھوپ اور خشکی مین وہ گھانس نہایت سرسبز ہوتی ہے اور جسقدر آفتاب
کی تیزی زیادہ ہوگی وہ درخت زیادہ سرسبز ہوتے جائینگے مگر جسوقت بارش شروع ہوگی
یکایک وہ درخت جلکر سوکھہ جائین گے مثلاً جواسا ستیاناسی وغیرہ وغیرہ گھانس اس

خاصہ کی موجود ہے بعضے درختون کو ہم نے سرکاری باغ مین خود دیکھا ہے کہ اون مین بجائے
پانی اکثر اونکے نیچے آگ روشن کی جاتی ہے وہ آگ کی گرمی سے ہرے رہتے ہین اگر ذرا
آگ کی حرارت کم ہو جائے فوراً خشک ہو جاتے ہین پس کیون نا ممکن ہے کہ جس طرح بعض
درخت سارے جہان کے درختون کے خلاف عقل کے خلاف سخت گرمی لو دہوپ
کی تیزی بھڑکتی آگ مین زندہ اور ہرے رہین اسی طرح تمام اجسام کے خلاف جسم اطہر
سید المرسلین قدرت آلہی سے اوس ناری کرہ مین بجائے سوختہ ہو جانے کے
حضور کی صحت زیادہ اچھی ہو گئی ہو آپکو اور اجسام پر کیون قیاس کیا جائے کار پاکان
قیاس از خود مگر گرچہ ماند در نوشتن شیر شیر بعض معدنی اشیا آگ مین مطلق نہین جلتین
ابرک وغیرہ حالانکہ وہ باقاعدہ ان ہی عناصر سے مرکب ہین لیکن راز انکے نہ جلنے کا یہی
کہ جب کسی چیز مین اجزا ارضیہ غالب کیے گئے وہ شے کبھی سوختہ نہو گی پس ہو سکتا ہے کہ
قدرت نے تہوڑی سی دیر کے لئے حضور کے جسم اطہر مین کچھ ایسی ہی تاثیر غالب الاثر
کر دی ہو جسکی وجہ سے آپ کرہ ناری سے سالم گزر گئے ہون یہ سب کچھ عقلاً
ممکن ہے بعید نہین ہے تیسری وجہ انکار کی کہ زندہ انسان ہوا کے کرہ سے گزر جانے
کے بعد بغیر سانس لئے کس طرح زندہ رہا اور اسکا جواب اگرچہ انسان کی ظاہری زندگی
سانسون پر مبنی ہے اور بغیر سانس لئے زندہ رہنا کسیقدر دشوار ہے اس بنا پر جب کوئی انسان
اتنا بلند پرواز کرے کہ ہوا کا کرہ ختم ہو جائے تب کسی قدر زندگانی مین ضرور فرق آیگا
لیکن سانس لینا زندگانی کے لئے شرط نہین ہے بہت سی نظیرین موجود ہین کہ انسان

زندہ ہے اور سانس نہین لیتا بہت سے باخدا صوفی چلہ کشی کے ایام مین حبس دم کرتے

ہین اور چوبیس ۲۴ گھنٹے تک بلکہ اس سے بہت زیادہ قطعاً سانس نہین لیتے اور یہ مشق

بعض ہندو فقیرون جوگیون مین بھی دیکھی ہے پس وہ لوگ زندہ ہین اور سانس نہین لیتے

اور اگر اور زیادہ تشریح مطلوب ہے تو لیجئے بقاعدہ حکمت اور طب بھی سمجھ لیجئے بچہ

کئی ماہ تک مان کے پیٹ مین زندہ رہتا ہے مگر سانس نہین لیتا اور کئی مہینے تک بچے

کی زندگی بے سانس گزرتی ہے اگر خدا نے حضور کو ایک رات ہوا کے کرے سے اوپر لیجا کر بلا

سانس لئے زندہ رکھا اور حضور زندہ رہے تو کیا مشکل اور کونسا عقل کا خلاف لازم آیا

بعض مشاق سمندر کی تہ مین موتی نکالنے کیلئے کئی گھنٹے کا غوطہ لگاتے ہین اور وہ پانی

مین سانس نہین لیتے پھر وہ کس طرح زندہ رہتے ہین گو پانی مین ہوا موجود ہے مگر پانی

اسقدر ہوا کے ساتھ ملا ہوا ہے جس کی وجہ سے انسان پانی مین سانس نہین لے سکتا

پس جب غوطے خور صدف کی تلاش مین چند گھنٹے سانس نہ لے اور زندہ رہے اگر

جناب سید المرسلین گوہر معرفت الٰہی کی تلاش مین چند گھنٹے سانس نہ لین اور حضور زندہ

رہین تو کیا محال اور کونسا اشکال ہے پس یہ وجہ بھی معراج جسمانی کے انکار کے لئے ٹھیک

نہین ہوسکتی چوتھی وجہ انکار کی کہ جسم اطہر حضور کا اسقدر بلند کسطرح اڑا یہ مسلہ اگر ایسے تھوڑا

سے وقت مین پیش ہوتا تب البتہ کچھ باعث غور و تامل تھا مگر آج یورپ کی علمی ترقی تجربون

کی کثرت نے اس اعتراض کو محض لاشئے ثابت کردیا شروع مین بیلون غبارون

وغیرہ کے ذریعے پرواز کرنا آہنی پر لگا کر تھوڑا تھوڑا سا اڑنا تھا جو کسیقدر وقعت والا نہ سمجھا

جاناتھا مگر یورپ کے ہوائی جہازون نے خوب ہوا مین سیر سفر کرکے قدرت آلہی ورتعلیم انسانی کا مشاہدہ کرا دیا اب تجویزین پیش ہین کہ سمندر کے سفر ان ہی ہوائی جہازون سے کئے جائین ہوائی اسٹیشن تیار ہون کیا جو آج ان طاقتون کا خالق ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہ طاقت والا خالق نہ تھا جو اوسکی قدرت کاملہ مین تامل کرکے جسمانی معراج کا انکار کیا گیا جو طاقت اور تدبیر آج کئی سو من کے وزن کو حسب منشا انسانی اطمینان کے قابل سیکڑون فٹ بلند اڑاتی اور لیجاتی ہے کیا وہ قدرت اور طاقت پہلے سے خالق اکبر مین نہ تھی ہان تھی اور ضرور تھی لیکن انسان کو جس چیز کا علم نہو گا جہانتک اوس کی فہم رسائی نہ کرے گی وہ بیچارا انکار کے سوا کچھ نہین کرتا اب آپ اطمینان رکھین آسمان کے قریب تک پہونچنے کی صورتین بھی پیدا ہوئی جاتی ہین وقت کے منتظر رہو فانتظروا انی معکم من المنتظرین معراج شریف سے انکار کی پانچوین وجہ کہ اتنے عرصہ قلیل مین اتنے دور کی سیر کیونکر ہو سکتی ہے پس یہ بھی کوئی وجہ انکار کی درست نہین ہے ہندوستان مین پہلے سواری بہلی گاڑی تھی آج ریل گاڑیان اور پھر میل ٹرین گاڑی ہمارے سامنے کیسی جلد جلد سفر طے کرنے والی موجود نیز امریکن نمائش مین بجلی کی گاڑی نے چند منٹون مین سو میل طے کئے وغیرہ وغیرہ مشاہدے پھر ان آلات کا اور بھی ترقی کا کرنا ممکن ہی نہین بلکہ موجود ہونا صاف یہ بتلا رہا ہے کہ ایک رات کے عرصہ مین ہزارون میل کا سفر کرنا ممکن ہے عقلا دشوار نہین ہے زمانہ سابق سے اجتک کچہ صدیون کے عرصہ مین کسقدر طاقتین بوجھ کھینچنے والی انسان کو معلوم ہوئین پہلے صرف گدہے اونٹ بیلون سے کام لیا جاتا

تہا پہر پانی کے طاقت سے اڑایا گیا اسکے بعد بہاپ کی اسٹیم معلوم ہوئی پہر بجلی کی قوت
کا پتہ لگا غرض زمانہ ابہی ترقی پر ہے انسانی معلومات آگے چلی جاتی ہے زمین کے ابخرات
کے طاقت جو جہان بہر کے بہاری وزنی پہاڑون قلعون کو جنبش دیتی ہوئی کسقدر جلد سفر
طے کرتی ہے ہوسکتا ہے کہ کسی زمانے مین خالق کائنات ایسی اور اسکی شکل اور طاقتین زبردست
ہمین معلوم کرائے اور ہماری محکوم بنا کر ہماری خدمت کے لئے مہیا کردے پس ایسی ترقی
کے زمانے مین ایسے تجربات کا مشاہدہ کرتے ہوئے اسبات کا انکار کرنا کہ حضور ایک رات مین
کسطرح اسقدر دور دراز تشریف لے گئے درحقیقت دوپہر کیوقت اپنی آنکہین بند کرکے سورج
کے انکار کرنے سے کم نہین ہے معراج سے انکار کی چہٹی وجہ کہ خدا کو کیا ضرورت تہی جو حضور
کو آسمان پر بلایا یہ ایک ایسی لغو اور بیکار وجہ ہے اس لئے کہ اگر کہا جائے کہ خدا کو اس مخلوق کے
پیدا کرنے کی کیا ضرورت تہی خدا ضرورت سے پاک ہے ہان خدا کی کامون مین حکمت ضرور
ہوتی ہے اگر کوئی کہے کہ اس منکر معراج کے پیدا کرنے کی خدا کو کیا ضرورت ہے یا برطانیہ
کے بادشاہ کو ہندوستان مین دربار کرنے کی کیا ضرورت تہے جو کام بادشاہ کرتے وہی کام
دوسرے اگر کرسکتا تہا مگر بادشاہون کو ضرورت نہین ہوتی اونکے کامون مین حکمت ہوتی ہے
اسیطرح اوس عالم الغیب کے کامون مین ضرورت کا سوال کرنا غلط در غلط مسئلہ ہے مسلمانون
معراج جسمانی کسی طرح بہی ناممکن نہین ہے مگر جسکو عقل سلیم ہی نہ ملی ہو وہ انکار کرے تو یہ
انکار قابل توجہ نہو گا باقی معراج شریف کی حکمتین آیندہ معلوم ہونگی جو اہل فہم کے لئے کافی
ہین اور جنکو خدا نے فہم و فراست عطا نہین فرمایا اونسے شکایت نہین

معراج شریف کے راز اور نکتے

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ معراج کا سال بارہواں سال تھا حضور کی نبوت کا سوال معراج بڑی سلطنت لازوال تھی جناب رسالتمآبؐ کے لئے اور بڑی دولت تھی حضور کی اُمت کے لئے نماز کی نعمت اس میں ملی جنت کی کنجی حضور کو اس میں عطا ہوئی اسی طرح ایسی ایسی ہزارہا نعمتیں آپکو ملیں پھر کس وجہ سے اسقدر زمانہ لگا اور کیوں اس نعمت کے ملنے میں اتنی دیر ہوئی جواب معراج کے واقعہ کے بعد مکہ کے کافر آپ سے سخت عداوت اور دشمنی رکھنے لگے تھے اور اب کوئی دقیقہ حضور کے جھوٹا بنانے اور ستانے میں باقی نہ چھوڑا تھا معراج کے بعد سے ہجرت تک صرف ایک ہی سال کا زمانہ تھا مگر اذیت کے لحاظ سے ایک سال بارہ سال سے زیادہ سخت تھا خدائے کریم علیم وخبیر نے نہ چاہا کہ اپنے رسولِ کریم کو زیادہ زمانے تک ایسی سخت بلا میں مبتلا رکھے اس لئے مکہ معظمہ کے قیام کی آخری حصے میں یہ نعمت عطا ہوئی اور عقلاً بھی تاخیر ہونی مناسب تھی کیونکہ نفع رسانی کی نسبت تکلیف اور ضرر کو مرفع کرنا زیادہ بہتر ہے تاریخ الخمیس میں ہے کہ معراج کی تاریخ ستائیس رجب پیر کا دن تھا رجب کا مہینا اسلئے خاص ہوا کہ سال کا شروع یعنی ماہِ محرم شریف اس امت مرحومہ کے لئے شروع اسلام سے متبرک ہو چکا تھا اسکے بعد ذالحجہ کا مہینہ بھی نہایت مبارک تھا ٹھیک وسط سال میں کوئی مہینہ ایسا متبرک نہ تھا اسلئے رب العزت نے درمیان سال یعنی ماہ رجب میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کا مرتبہ عطا فرما کر یہ سارا مہینہ جناب کی امت کے لئے مبارک بنایا اب یوں خیال فرمائیے کہ قدرت الٰہی اور رحمت نامتناہی نے سال کے دوران کو تین

زبردست مہینون پر تقسیم کیا اول سال مین ماہِ محرم الحرام کا مہینہ متبرک درمیان مین رجب المرجب اخیر مین حج کا مہینہ پہر ہر ایک حصے کے درمیان جو کچہ خالی رہا تہا اسکو بڑے بڑے رحمتون کے مہینون سے مالامال فرمایا ماہِ محرم اور رجب شریف کے درمیان ربیع الاول شریف کا مہینہ داخل کیا جو حضور والا سردار انبیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک کا مہینہ تہا ماہِ رجب سے ذالحجہ کے حصے مین شعبان المعظم اسکے بعد رمضان المبارک کو داخل فرما کر سارے برس کو حضور کی امت کے لئے ہر روز روز عید ہر رات کو شب برات بنا یا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم سوال معراج شریف کے لئے رات کیون خاص ہوئی جواب کیونکہ معراج کی رات عطاے اسرار آلھی کی رات تہی جو حضور اکرم کو عطا ہوئے اور پوشیدہ اسرار اور چہپے ہوے راز عقل نقل کے اعتبار سے چہپا کر دے جانے مناسب ہنین بلکہ فرض تہے اس لئے رات کو معراج ہوئی دوسری بات یہ ہے کہ اس مرحومہ امت کیلئے سال بہر مین دو دن متبرک عطا ہو چکے تہے ایک جمعہ دوسرا ولادت باسعادت پیر کا دن مگر رات صرف ایک ہی مبارک تہی فقط شب قدر رب العزت نے اس امت کے لئے ایک اور کالی رات کو انتہا درجے نورانی فرما کر اس امت کو دی تاکہ دو بڑے عظیم الشان نشان رحمت آلہی کے دن کو اور دو رات کو دیکر انکے ذرا ذرا سے اعمال کو نیکیون کا پہاڑ بنا کر غیرون کے سامنے لیجائے شاید اس لئے حضور کا ارشاد ہے لیلھا کنہارہا میری شریعت کی رات دن کی برابر روشن اور متبرک ہے نکتہ وہ رات جس مین حضور لامع النور صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی وہ پیر کی رات تہی وجہ اسکی یہ ہے کہ مولے کو پیر کے دن کو جمعہ

کے دن کے ہم پلہ کرنا منظور تہا اور پیر کا دن نہایت کمزور دن تہا اس لئے قدرت
آلٰہی نے پیر کے دن کو اتنی اتنی بزرگیان عطا فرمائین حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم
کی ولادت مبارک پیر کے دن حضور کو نبوت عطا ہوئی پیر کے دن ہجرت کا حکم ہوا
پیر کے دن وفات شریف جو در اصل آپکی امت کے لئے بڑے مرتبہ کا دن تہا وہ واقعہ
ہوا پیر کے دن جس دن کی رات معراج کے لئے مقرر فرمائی وہ پیر کا دن پس پیر کے دن
کو ایسی ایسی بزرگیان دیکر جمعہ کے قریب قریب پہونچا کر ایک ہفتہ مین پورے دو دن
بزرگ جناب کی امت کو مرحمت فرمائے تاکہ دو شفیع دن کے دو شفیع رات کے اور بیشمار
مہینے ہر سال مین اس امت کے کالے اعمال کو نورانی فرما کر قیامت کے دن امت
کو نور علی نور بنا کر اغیار کے سامنے لائین نکتہ قیامت کا دن وہی جمعہ کا دن ہوگا جو بطفیل
جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم اس امت کو ایک شفیع مل چکا ہے پس جمعہ تو
انکا ہی دن ہے جب انکے ہی دن مین قیامت آئی تب کیا غم ہے پس جمعہ کا دن اس
امت کا گواہ تہا مگر گواہ دو ہونے لازم ہین اس لئے گواہون کے نصاب پوری فرمانے
کے لئے دوسرا دن پیر کا بزرگ گواہ اس امت کو دیکر نجات اور مغفرت کا پورا سامان
کر دیا کیونکہ ننھے ننھے ذری ذری سے نیک عمل ان دلون کے برکت سے نیکیون کے پہاڑ
ہوجاتے ہین یہ اوسکا فضل ہے جسکو چاہے عطا کرے **سوال** معراج شریف کا واقعہ
مکہ معظمہ مین ہوا مدینہ طیبہ مین کیون نہوا **جواب** اگر مدینہ طیبہ مین ہوتا تو بارہ منزل
کی زمین جو درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے وہ حضور کے قدمون کے برکتون اور حضور کے

نور کی شعاعون سے محروم رہتی حضور کا فیض عام ہونے کے لئے مکہ سے معراج ہوئی دوسری
بات مدینہ طیبہ مین حضور پر ایمان لانے والے جناب کی باتون کو تسلیم کرنے والے لوگ بہت
آباد تھے اعتراض ہوسکتا تہا کہ اپنی جماعت مین جو چاہا کہدیا حضور کی جماعت نے تسلیم کرلیا
کوئی مخالف تسلیم کرتا تب بات تہی اس لئے حضور کے جہان دشمن اور مقابل کثرت سے
تہی وہین یہ واقعہ پیش آیا تاکہ دشمن اعتراض کرین اور پہر روشن نشان صداقت کے
دیکھکر عاجز اور ناچار ہووین والفضل ماقرت بہ الاعداء بات تو وہی ہے جسکو دشمن بہی
تسلیم کرے پہر ایسا ہی ہوا کہ جب جناب نے شب معراج کی صبح کو واقعہ معراج کا مکہ والون
کے سامنے بیان کیا تو ایک ایک قریشی کافر آپ کو جہوٹا کہتا حضور پر قہقہہ لگاتا اور
یہ کہتا تہا کہ آج تو محمد بن عبداللہ نے ایسا جہوٹ بولا ہے کہ جو بچے بچے کے نزدیک ثابت ہے
غرض بہت سے انکار اور مذاق کے بعد فیصلہ یہ ٹھہرا کہ اچہا اگر آپ بیت المقدس تک
ہو آئے ہین تب اوسکی عمارت کے نشانات مسجد کی ترکیب اور بیت مینارے اور برجون
کی تعداد بتائیے وہان واقعہ سچا تہا فوراً سب کچھ بتایا گیا حضور کی زبانی بیت المقدس کے
سچے نشانات سنکر کافر خاموش اور ناچار ہوے پس اس عجیب غیبی واقعہ کو مکہ کے کافر
منکرون نے بھی تسلیم کرلیا جو بات کہ مکہ مین حاصل ہوئی یہ بات مدینہ طیبہ مین حاصل نہوتی
سوال معراج شریف مین اول مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک حضور کی سیر واقع ہوئی
پہر بیت المقدس سے آسمانون تک خاص مکہ ہی سے حضور کو آسمان پر کیون نہ بلایا اسمین
کیا حکمت تہی جواب خدا کے کام حکمت کے ساتہہ ہوتے ہین آسمانون پر حضور کا تشریف

لیجانا بہت سے تعلیم یافتہ لوگون کے سمجھہ مین نہ آیا بہلا مکہ کے جاہل قریش کے ان پڑہ کسطرح سچ سمجھہ سکتے تہے لیکن جب پہلا حصہ معراج شریف کا زمین اور موجودہ دنیا مین واقع ہوا اور اس واقعہ کی تصدیق قریش کے جاہلون نے حضور سے بیت المقدس کی مسجد کے نشانات علامات برج اور کنگرے سیڑہیان اور صحن ساری مسجد کی صورت پوچھکر اپنا اطمینان کرلیا اور جان لیا کہ بیشک حضور آج رات کو بیت المقدس تک ضرور گئے پس جب موجودہ زمین کا معراج کامل طور سے ثابت ہوگیا پہر آسمانی معراج کے انکار کی کوئی وجہ باقی نہ رہی اس لئے کہ جو مشکلین ساری عقلون کو کسی نبی کے زمین سے آسمان پر چلے جانے کے تسلیم کرتے مین پیش آتی ہین اوسیکے قریب قریب ایسے زمانہ مین کہ جہان ریل ہو نہ موٹر کار کوئی طاقت بجلی کی ہو نہ کوئی تیز رفتار ہوائی جہاز ایک ہی رات مین تقریبًا ہزار میل جانا پہر واپس چلا آنا موجودہ زمین کی معراج تسلیم کرنے مین دقتین سامنے آتی ہین مگر ایک محال یا مشکل کا حل یقین دلاتا ہے کہ اگر دوسری مشکل بات بہی واقع ہوجائے تو کچہ بعید نہو گا چونکہ مکہ معظمہ کے اکثر لوگ بیت المقدس کے سفر کو بار بار طے کرچکے تھے اس لئے اونہین جلد اسبات پر یقین ہوا کہ حضور ضرور ایک ہی رات مین بیت المقدس کی سیر کر آئے کیونکہ جناب نے کبہی بیت المقدس نہ دیکہا تہا بے دیکھے جو ساری باتین ٹہیک ٹہیک بتائی گیئن یہ معراج کے واقعہ کے لئے پوری صداقت ہے لائق لوگون نے حضور کی صداقت اور حقانیت کے نشان معلوم کئے نالائقون نے جادو بتایا اور یہ کہا کہ محمد سحر کے زور سے بیت المقدس تک پہونچے بہر صورت وہان تک جانا چار و ناچار سبکو تسلیم کرنا پڑا

پھر دوسرے حصے یعنی آسمانی معراج کا انکار ضرور جہالت یا عناد پر مبنی ہونا چاہئے سوال
آسمانی معراج مین کیا حکمت تھی جواب آسمان پر کروڑہا ملائک ایسے ہین جو کسی طرح زمین
پر نہین آسکتے تھے اور جناب سید المرسلین کی زیارت کے بے حد مشتاق تھے ہر روز حق تعالے
کی جناب مین دعا کرتے تھے کہ الٰہی ہمین بھی نبی آخر الزمان کی زیارت سے مشرف فرماوے
حق تعالے نے اونکی دعا قبول فرماکر حضور کو ساتون آسمان تک بلایا اور ملائک کو آپکی
زیارت سے مشرف فرمایا اب جو شرف صدیق اکبرؓ کو صحابیت کا حاصل ہے وہی ساتون
آسمان کی فرشتون کو حاصل ہے نیز جس طرح حضور کے قدمون سے زمین کو مشرف فرمایا تھا
اسیطرح آسمانون کو آپکی قدمون سے مشرف فرمایا میرے والد ماجد قدس اللہ سرہ العزیز نے
اس موقعہ پر کیا اچھا فرمایا ہے ؎

اللہ رے ایسے رتبہ عالی کو دیکھنا	جب سارے آسمان ہوئے زینہ رسول کا

معراج شریف کا واقعہ

بخاری شریف خصائص کبریٰ امام سیوطیؒ مواہب لدنیہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے
شمالی جانب حطیم جگہ مین اس طرح لیٹے تھے کہ حضور کا قلب مبارک جاگتا اور آنکھین خواب
کی سوتی تھین ناگاہ حضرت جبرئیل علیہ السلام پچاس ہزار ملائک کے ساتھ تشریف لائے ملائک
کی تسبیح سے حرم گونج گیا جبرئیل امین نے آپکو جگایا سینہ مبارک کو جناب سید المرسلین علیہ السلام
کے چاک فرمایا قلب مطہر کو حضور کے تین مرتبہ آب زمزم سے دہوکر لاکھون قسم کے انوار سے
جو حضور رب العزت کی سرکار سے جناب کے لئے تحفے مین لائے تھے پُر فرمایا جسکی وجہ سے قلب

مبارک نہایت روشن ہوکر آفتاب سے زیادہ چمکنے لگا نکتہ مسلمانو جب معصوم نبی کو خدا
نے اپنی جناب مین بلاتے وقت تین بار قلب کو مکرر دہونے کی تکلیف دی جو قلب ازل
سے ابد تک پاک اور مطہر اور منور تہا بہلا پہر ہم گنہگارون ناپاکون کی نماز دلون کو
غیر اللہ کے تصور سے پاک کئے بغیر کس طرح قبول فرمائے گا نکتہ جس طرح حضور کا قلب تین
مرتبہ آب زمزم سے دہویا گیا اسیطرح آپکی امت پر نماز کے وقت تین تین مرتبہ وضو مین
اعضا کا دہونا فرض اور مستحب ہوا قلب مبارک کو دہوکر سینے مبارک مین حضور کے
ٹانکے لگا کر فوراً ہی ایک تیز رفتار جانور جسکا نام بُراق تہا سواری کے لئے حاضر کیا اور
خود اس پکڑکر جبرئیل امین نے فرمایا حضرت اس بُراق کو اپنی سواری مین قبول اور مشرف
فرمایئے یہ سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ سوار ہونے کا کیا کہ بُراق نے کسیقدر تیزی
اور شوخی کی فوراً ہی حضرت جبرئیل نے بُراق کی گردن پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ بُراق تجھے شرم
نہین آتی آج تو کس عالیشان پیغمبر کی سواری مین شوخی کرتا ہے تجھے خبر نہین کہ آج جناب
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان تجھے اپنی سواری مین شرف بخشنے کا عزم فرماتے
ہین بُراق حضور کا نام نامی سنکر اپنی شوخی پر نادم ہوکر غیرت سے پسینے مین ڈوب گیا۔
نصیحت ایک بے زبان جانور نے اپنی لاعلمی مین ذراسی دیر کے لئے حضور کی اطاعت
نہ کرنے سے کسقدر شرمندہ شرم سے پسینہ پسینہ ہوا افسوس ہمارے حال پر کہ ہم انسان پہر
مسلمان پہر حضور کی امت مین شامل جناب کی شفاعت کی امیدوار بنکر کسقدر رات دن جناب

اکرم سید معظم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے مونہہ موڑتے ہین اور پہر کبہی غیرت ہے نہ شرم
نہ حیا کبہی خوف سے آنسو نکلتے ہین نہ شرم سے پسینا آتا ہے مسلمانون جانور سے حیا شرم
غیرت کا سبق حاصل کرو جب براق کے کان مین حضور کا نام پہونچا فوراً ہی گردن جہکا دی
اور کان ڈال کر کہڑا ہوا حضور اوسپر سوار ہو کر چلے تہوڑی دور جا کر جناب نے ملاحظہ فرمایا
کہ ایک قوم کی قوم کہیتی کرتی ہے لیکن عجیب قسم کی وہ کہیتی ہے ادہر ہل چلایا ادہر سے
کہیت پختہ ہو کر تیار ہوا فوراً ہی کٹ کر غلہ کا ڈہیر ہوا یہ عجیب واقعہ ملاحظہ فرما کر حضور اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امین سے فرمایا کہ یہ کون لوگ ہین یہ کہیتی کیسی ہے حضرت
جبرئیل نے فرمایا کہ یہ لوگ خدا کے رستہ مین جی جان مال اسباب روپیہ پیسہ خرچ کرنے والے
ہین انکے ثواب اور نیک عملون کی ترقی کی صورت اور مثال آپکو دکہائی گئی ہے جو کچہ انہون
نے خدا کے راستے مین دیا تہا وہ بیج اور تخم بنکر آخرت کی زمین مین بویا گیا جب قبولیت
اور رحمت الٰہی کا پانی اوسے پہونچا فوراً ہی کہیتی کی طرح پیدا ہو کر خوب پہل لا کر اپنے مالکون
کو نفع پہونچایا اور آیندہ ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہیگا کبہی انکے کہیت ختم نہ ہون گے کیونکہ عمر
بہر ان لوگون کے ایسے ہی نیک عمل برابر جاری رہے تہے اور ہمیشہ باقی رہنے والے کام دنیا
مین یہ لوگ کرتے تہے یہ عجیب واقعہ حضور ملاحظہ فرماتے ہوئے آگے چلے کچہ دور جا کر ملاحظہ کیا
کہ ایک بدنصیب قوم سخت تکلیف مین مبتلا ہے انہین زمین پر چت لٹا رکہا ہے اور انکے
سرون کو بڑے بڑے وزنی پتہرون سے کچلا جاتا ہے ادہر سر کا کچلا ہوا ادہر فوراً ہی پہر
سالم ہو گیا پہر کچل دیا گیا بدستور یہی حالت چلی جاتی ہے اس حادثہ کو دیکہکر نہایت افسوس

کے ساتھہ حضور نے فرمایا کہ جبرئیل یہ کون بے نصیب لوگ ہین انہے یہ سزا کیون دیجاتی ہے
جبرئیل نے عرض کیا کہ جناب یہ وہ لوگ ہین جو نماز کے وقت سوتے رہتے تہے نمازون کے
لئے سر تکیہ سے نہین اوٹھاتے تھے نکتہ نیند باعث تہی نماز کے لئے نہ اوٹھنے کی اور
نیند کا باعث دماغ تہا پس اصل مین اس جرم کا مرتکب دماغ تہا اس لئے آیہ شریف کے
حکم کی مطابق من اساء فعلیہا خطاوارہی پکڑا جائیگا جو کرے گا وہی بہر لیگا اس لئے
بے نماز کے سر کو عذاب کیا گیا نعوذ باللہ من ذالک آنجناب یہ واقعہ خوفناک دیکھتے ہوے
آگے تشریف لیچلے کچھ تہوڑی دور چلکر ملاحظ کیا کہ کچھ لوگ ننگے کھڑے ہین صرف انکے
ستر اور شرمگاہ پر کچھ دھجیان سی پڑی نظر آتی ہین اس حالت پر انکی کیفیت یہ ہے
کہ جنگل کی گھانس کانٹے پتہر انگارے سب کچھ کہائے جاتے ہین مگر پیٹ نہین بہرتا اس
حالت کو ملاخطہ فرما کر حضور نے فرمایا کہ جبرئیل یہ کون ہین اور کس بدعملی کی انکو یہ سزا
دیگئی ہے عرض کیا کہ حضور یہ لوگ وہ ہین جو اپنے مال کی زکوۃ نہ دیا کرتے تہے زکوۃ بہی آپ ہی
کھا لیتے تھے نکتہ زکوۃ کا مال دینیکی چیز تہی انکے کہا لینے کی نہ تہی دنیا مین ان لوگون
نے نہ کھانے کی چیز کو کھایا خدا نے اوسکی سزا مین کنکر پتہر انگارے جو انکے کہانے کی چیز
نہ تہی انہین کہلائے سچ ہے جیسی کرنی ویسی بہرنی حضور یہ غمناک حادثہ دیکھتے ہوئے
آگے چلے تب ایک اور عجیب واقعہ ملاخطہ کیا کہ ایک جگہ کچھ عورتین مرد جمع ہین انکے
سامنے اچھا نفیس نہایت عمدہ پکا ہوا کہانا اور کھانے مین گوشت رکھا ہوا ہے دوسری طرف
کچا بدبودار گوشت ایک طرف پڑا ہے انہین حکم ہوتا ہے کہ یہ نفیس گوشت حلال طیب

کھانے کھاؤ مگر اوس بدنصیب گروہ نے وہ عمدہ کہانا چھوڑ کر اوس کچے سڑے ہوئے مردار
گوشت کو کہانا شروع کیا حضور اکرم نے یہ حالت دیکھکر نہایت ان نالائقون کے ناجائز فعل پر
نفرت کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہین اور یہ کیون ایسا کرتے ہین عرض کیا کہ حضرت یہ
لوگ وہ ہین جنکے پاس نکاح کے علاقے موجود تہے ان مردون کے پاس حلال جائز بیویان اور
ان عورتون کے پاس شرعی خاوند مگر ان جیشون نے حلال کو چھوڑ کر حرام کی طرف خیال کیا ان
مردون نے رات بہر نکاحی عورتون کو ترستا چھوڑ کر ناجائز عورتون کے پاس راتین گزاریں
اسی طرح ان ناپاک عورتون نے اپنی خاوند سے بے رغبت ہو کر غیرون سے رغبت رکھی
حق تعالے نے انکے عمل کی یہ صورت جناب کو دکھائی حضور جب آگے چلے تب آپکو کہ ایک
بڑا گڑھا خوفناک بھڑکتی ہوئی آگ سے بہرا ہوا کنوان نظر آیا جس وقت آگ کی لوئین کنوے سے
باہر نکلتی ہین تب ننگے مرد عورت جلتے ہوئے اوس لو کے ساتہہ باہر آتے پہر اوسی کنوے مین واپس
گر جاتے ہین جناب نے فرمایا کہ یہ لوگ کون ہین عرض کیا گیا کہ حضور یہ وہی زانی بدکار مرد
عورتین ہین جنکو آپنے ابھی ملاحظہ کیا تہا وہ ان کے ناپاک خیال کی مثال جناب نے ملاحظہ
فرمائی تھی اور یہ اونکے عذاب کی کیفیت آپ دیکھہ رہے ہین نعوذ باللہ اصحاب وہان سے استغفار
پڑہتے ہوئے آگے چلے تہوڑے عرصہ کے بعد دیکھا کہ سر راہ ایک جھاڑ جھنکاڑ کانٹون دار درخت
کھڑا ہے جو کوئی شخص اوسکے پاس سے گزرتا ہے فوراً ہی وہ درخت اوس گزرنے والے کے کپڑے
اور سر کے بال نوچتا ہے حضور نے فرمایا کہ جبرئیل یہ درخت کیسا ہے عرض کیا کہ جناب رہزن
راستہ لوٹنے والون کی روح درخت کی صورت مین آپکے سامنے آئی ہے اسکے بعد کچھ دور

جاکر حضور نے ایک اور واقعہ ملاحظ فرمایا کہ ایک شخص نہایت کمزور ناتوان ہے اوسنے
ایک بڑا گٹھا لکڑیون کا باندہ کر چاہتا ہے کہ اوس بھاری گٹھے کو سر پر اوٹھاے مگر گٹھا وزنی
ہونے کے سبب سے اوٹھ نہین سکتا جب اوس شخص سے وہ گٹھا نہ اوٹھا تو بجاے لکڑیون کے
کم کرنے کے لکڑیان زیادہ کرتا اور پھر اوٹھانا چاہتا ہے اور اسی طرح ہر دفعہ وزن زیادہ ہی کرتا
ہے جناب نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون بے عقل شخص ہے عرض کیا کہ حضور یہ وہ خائن
شخص ہے کہ جو تھوڑی سی امانتون کا بوجہ اوٹھا نہ سکتا تھا مگر پھر بھی امانتون کے زیادہ
کرنے کی کوشش کرتا تھا اخیر اسی حالت مین ہلاک ہوا اور یہی اسکی ہلاکت اور تباہی کا باعث
ہوا یہ واقعہ ملاحظ فرماتے ہوئے حضور آگے چلے تب ایک واقعہ عجیب اور نظر آیا کہ بعضے لوگون
کے حلق چیرے جاتے اور اونکے موںہہ مین چھریان ماری جاتی ہین فرمایا کہ ان لوگون نے کیا قصور
کیا ہے عرض کیا گیا کہ حضور یہ فتنہ پرواز اور جھوٹے واعظ ہین جنکے وعظ سے مخلوق الٰہی مین اختلاف
اور فساد پیدا ہوا تھا قیامت تک اسی طرح انکے موںہہ چیرے جاوینگے نکتہ جس موںہہ سے فساد برپا
کیا مسلمانون کے اتفاق کو توڑا مخلوق مین نفاق ڈالا اسلام کے اتفاقی مسائل مین انقطاع
پیدا کیا وہ موںہہ اوسیطرح چیرا گیا ٹکڑے ٹکڑے ہوا جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا جیسا گناہ ویسی ہی سزا
ہونی مناسب ہے گناہ بھی تفرقہ ڈالنے کا تھا سزا مین بھی ویسا ہی ثابت موںہہ کا چیرا جانا مقرر
ہوا اس واقعہ کے بعد حضور نے یہ دیکھا کہ ایک میدان مین نہایت چھوٹا سوراخ ہے مگر اوس
ننہے سوراخ سے بڑے موٹے بیل باہر نکل کر پھر واپس سوراخ مین جانا چاہتے ہین لیکن جا نہین
سکتے فرمایا کہ جبرئیل یہ کیا واقعہ ہے عرض کیا کہ حضور یہ مثال اوس شخص کی کہ جو چھوٹے موںہہ

سے بڑی بات نکالتا ہے ایک کلمہ جو ظاہر مین چھوٹا سا نظر آتا ہے مگر فساد اوسکا زیادہ ہوتا ہے
فساد کے خوف سے شخص اس کلمہ کے کہنے سے نادم ہوکر واپس لینا چاہتا ہے مگر واپس نہین
لے سکتا سچ ہے ہونٹون نکلی کوٹھون چڑہی تشریح انسان کو اپنا پیٹ حکمت اور فضیلت سے
بھرنا مناسب تہا مگر افسوس بد خبرے اور جھوٹے لوگون نے اپنا پیٹ مرکہنے بیلون سے لبریز
کر لیا جس طرح زمین سے بیلون کا پیدا ہونا محال اور مشکل کام ہے ایسا ہی عقل کے نزدیک
انسان کے موتہہ سے ایسی خراب فتنہ انگیز باتون کا نکلنا محال ہونا چاہیے لیکن یہ لوگ
سمجھتے نہین کہ ذرا ذرا سی باتون سے کیا فساد برپا ہوتا ہے اور چھوٹی سی بات مرکہنے
بیل کی طرح مخلوق کو مارتی اور اذیت دیتی ہے جب حضور کی سواری آگے چلی تب آپکو ایک
گروہ نظر آیا جنکے پیٹ برج کیطرح اونچے اور شیشے کی طرح صاف پیٹ کے اندر سانپ بچھو پھرتے
دکھائی دیتے تھے جب کوئی ان مین سے اوٹھنا چاہتا ہے پیٹ کے بوجہ کے سبب سے فوراً گر پڑتا ہے
تہوڑی دیر مین ایک مہیب شکل کا گھوڑا انکے پیٹون کو کچلتا ہے جسکی وجہ سے یہ لوگ بہت
غل مچایا کرتے ہین فرمایا کہ جبرئیل یہ لوگ کون ہین عرض کیا کہ جناب یہ سود خوار ہین جو قیامت
تک اسی عذاب مین مبتلا رہکر قیامت مین اسی صورت سے اوٹھین گے تشریح سود خوار
شخص کی جسقدر سود لینے کے خیالات وسیع ہوتے ہین خدا نے اونکی نیت کے اندازے پر
اونکا پیٹ برج کی برابر بڑا کر دیا اور سود کا پیسہ جو اوسنے کہایا وہ سانپ بچھو بنا کر اوسکے پیٹ
مین بھر النعوذ باللہ یہ واقعہ دیکھکر جناب افسوس کرتے ہوئے آگے تشریف لے گئے تہوڑی سی
دور جاکر ملاحظہ کیا کہ ایک گروہ انسانی ہے مگر موتہہ اونکے اونٹون کے سے ہین اور ملائک

اونکے مونہہ چیر کر بڑے بڑے انگارے اونکے مونہہ مین ڈالتے ہین وہ انگارے اونکے حلق
سے اوتر کر فوراً پاخانے کے راستے سے باہر نکلتے ہین انگارون کے حلق سے اترتے اور پیٹ
سے باہر نکلتے وقت نہایت درد ہوتا ہے جسکی وجہ سے یہ لوگ چیخکر روتے ہین حضور نے
پوچھا کہ یہ کون ہین عرض کیا کہ یہ یتیمون کا مال کھانے والے ہین یا حضرت جو لوگ یتیمون کا
مال کھاتے ہین وہ انگارے کہاتے ہین یہ لوگ قیامت تک اسیطرح عذاب آلہی مین مبتلا
رہینگے ارشاد ہے کہ جب مین آگے چلا تب دیکھا کہ عورتون کا ایک گروہ ہے جسکو چھاتیون کے
بل اور پیرون کے بل اولٹا لٹکا کر آگ کے کوڑے مارے جاتے ہین حضور نے فرمایا کہ یہ کون
عورتین ہین عرض کیا کہ یا حضرت یہ وہ بدکار عورتین ہین جو حرام کے بچے جنکر اونہین قتل
کرتی تہین یہ حسرتناک واقعہ ملاحظہ فرما کر حضور کی سواری آگے چلی کچھ دور چلکر ملاحظہ کیا
کہ چند آدمی ایک جگہ جمع ہین اور ایک شخص کو پکڑ رکھا ہے اور اوسکے پہلو کا گوشت کاٹکر
اوسے دیتے اور یہ کہتے ہین کہ اسے کہالے جس طرح تو دنیا مین اپنے بہائیون کا گوشت
کہاتا تہا آج اوسکی سزا مین تجھے اپنا گوشت کہانا پڑے گا جناب نے فرمایا کہ جبرئیل یہ شخص
کون ہے عرض کیا کہ یہ غیبت کرنے والا ہے جسپر قیامت تک اسیطرح کا عذاب ہوتا رہیگا معاذ اللہ
من ذلک مسلمانون ہمارے آقا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام واقعات کو
ملاحظہ فرماتے ہوئے بیت المقدس کی جانب تشریف لے چلے یکایک ایک عورت لباس
فاخرہ پہنے ہوئے طلائی زیور سے آراستہ آپکے سامنے آئی اور عرض کیا کہ مجھے حضور سے
کچھ عرض کرنا ہے مگر چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم معصوم تہے اسلئے غیر عورت کی جانب

اصلا توجہ نفرمائی جب سواری جناب کی آگے نکلی تب حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ جناب آپکو
معلوم ہے کہ یہ عورت کون تھی یا حضرت یہ دنیا تھی بڑی زینت اور اہتمام سے آج جناب کے
سامنے حاضر ہوئی تھی اگر آج حضور اس سے کلام فرماتے یا کچھ بھی اسکی طرف التفات کرتے
جناب کی ساری امت دنیا کے بندے ہوکر آخرت کو قطعاً چھوڑ دیتے حضرت جبرئیل ابھی یہ کلام
نہ کرچکے تھے کہ آنحضرت کے سامنے سے ایک بڑھیا گزری پوچھا کہ جبرئیل یہ بڑھیا کون تھی عرض کیا
کہ جناب یہ بھی دنیا تھی مگر پہلی صورت دہوکا دینے کی تھی جب حضور نے التفات نفرمایا تب
اپنی اصلی شکل سے آپ کے سامنے آئی یا حضرت دنیا کی صورت یہ ہے تشریح جس طرح پہلے
مرتبہ میں جناب کے سامنے مصنوعی شکل بنا کر حاضر ہوئی اسیطرح خاصان خدا کے سامنے آتی ہے
جب وہ اسکی طرف التفات نہیں کرتے تب ناچار اپنی اصلی شکل دکہا کر اونکی نفرت زیادہ کرتی
ہے اور جو کم ہمت پست حوصلہ اسکی مصنوعی شکل پر فریفتہ ہوا وہ قطعاً لعنت میں گرفتار ہوا حکایت
ایک روایت میں ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام نے دنیا کو اس صورت میں دیکھا کہ موںہہ کی طرف
نہایت عمدہ اور مزین لباس پہنے ہوئے ہے مگر پشت کی جانب پہٹے پرانے کپڑے ہیں ایک
ہاتھ جو ظاہر کہلا نظر آتا ہے وہ نہایت خوش رنگ حنا سے رنگین ہے اور جو ہاتھ کپڑوں کے
اندر چھپا رکھا ہے وہ خون میں رنگین ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا یہ دورنگی کیسی
عرض کیا کہ جسنے میرا موںہہ دیکھا پشت نہیں دیکھی وہ ہمیشہ میرا عاشق اور طالب رہتا ہے
اور جس بندے کو میری پشت نظر آئی وہ مجھپر لعنت کرتا ہوا بھاگتا ہے لیکن میں اپنے عاشق کو

شروع مین ظاہری زینت اور رنگین حنائی ہاتھ دکہاکر بیہوش کرتی ہون اوسکے بعد اونکا گلا کاٹ کر دوسرا ہاتھ اُنکے خون سے رنگتی ہون ہمیشہ سے میرا یہی طرز عمل ہے جب اِس غیبی واقعے کے ملاحظ کے بعد حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے چلے تب آپکے سامنے ایک بڈہا آیا اور جناب کو آپکی بائین جانب سے پکارا کہ یا محمدؐ ذرا میری بات سُن لیجئے آنجناب نے اسکی طرف بہی کچہ التفات نفرمایا تب داہنی طرف سے حضور کے کان مین آواز آئی کہ یا حضرت کچہ میری سُن لیجئے آنحضرت نے اب بہی توجہ نفرمائی اور سیدھے چلے گئے کچہ دور جاکر حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ جناب جس بڈھے نے جناب کو پہلے پکارا تہا وہ یہود کے دین کی روح تہی اور دوسرا پکارنے والا نصرانی دین تہا اگر آج جناب کچہ بہی اُنکی طرف توجہ فرماتے تو اکثر حصہ آپکی امت کا یہودی نصرانی ہوجاتا مگر الحمدللہ خدا نے حضور کو محفوظ رکہا جو حقیقت مین جناب کی امت کی سلامتی کا باعث ہوا اِس غیبی معائنہ کے بعد جب جناب کی سواری آگے چلی تب ایک زبردست شخص کو دیکہا کہ جناب کی طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہوا چلا آتا ہے حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ اعوذ پڑہ کر اسکی طرف پہونک دیجئے آپ کے پہونکتے ہی وہ شعلے بجھ گئے اور وہ لعین غایب ہوا جبرئیل نے عرض کیا کہ حضرت یہ شیطان لعین تہا آپکے خیال کو پریشان کرنا چاہتا تہا اُن واقعات کے ملاحظ کے بعد جناب کی سواری ایک کہجورون والے میدان مین پہونچی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا حضور یہان آپ اُترکر دو رکعتیں پڑہین جب آنحضرت نماز پڑہ کر فارغ ہوئے تب جبرئیل امین نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کیا مقام ہے یہ یثرب ہے جو جناب کی ہجرت کی جگہ ہے جب مدینہ طیبہ سے چلکر

جناب مصر کی سرزمین پر پہونچے تو ایک جگہ سے نہایت خوشبو آئی فرمایا کہ یہ خوشبو کیسی

ہے عرض کیا گیا کہ حضرت فرعون کی دختر کی ایک مسلمان خادمہ تھی یہ اوسکی قبر سے خوشبو

آتی ہے پھر آگے جاکر چند مقام پر آپکو نمازین پڑہوائین اور عرض کیا کہ یہ شہر مدین حضرت

شعیب کا شہر یہ شجرہ موسیٰ علیہ السلام یہ کوہ طور یہ حضرت مسیح کی پیدایش کی جگہ ہے حضور

ان واقعات کو دیکھتے جگہ جگہ متبرک مقامات مین نمازین پڑہتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ

یکایک حضور کے کان مین ایک آواز آئی اے اللہ جو تو نے مجھسے وعدہ فرمایا ہے وہ جلدی

عطا فرما دے کیونکہ اب میرے اندر سامان عیش و آرام کا بہت کثرت سے موجود ہو چکا ہے اب

انکے برتنے والے بھیجدے ارشاد ہوا کہ خوش ہو جا ایک ایک مسلمان مرد مسلمان عورت

تیرے لئے ہے فرمایا کہ جبرئیل یہ کون بولتا ہے اور کون جواب دیتا ہے عرض کیا کہ حضور یہ

جنت ہے جو خدا کی جناب اپنی اندر آنیوالے مسلمانون کو طلب کرتی ہے اور حضور رب العزت

وعدہ کرتا ہے کہ بہت جلد تجھے سارے مسلمان دئے جائینگے ساتھہ ہی اسکے ایک بدبو آئی

اور آواز آئی الٰہی میرے اندر عذاب کے سامان بہت کچھ جمع ہو چکے ہین اب وہ کافر کہان ہین

جلد مجھے عطا کئے جائین ارشاد ہوا کہ جلدی نکر ایک ایک کافر مرد عورت تجھے دیا جائے گا

فرمایا کہ جبرئیل یہ کون ہے عرض کیا حضور یہ دوزخ کی آواز ہے جو خدا کے دشمنون کو

طلب کرتی ہے وہان سے حکم ہوتا ہے کہ عنقریب وہ وقت آنیوالا ہے کہ ایک ایک کافر

تیرے اندر داخل کیا جائیگا حضور جنت دوزخ کا کلام انکا سوال و جواب سنکر آگے چلے تو ملاحظہ

کیا کہ ایک گروہ ہے جنکے مونہہ زبان اور ہونٹ لوہے کی قینچیون سے کاٹے جاتے ہین حضور نے
پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین عرض کیا کہ یہ لوگ بادشاہون امیرون کے مخبر ہین جو رعایا کی طرف سے
جھوٹی خبرین پہونچا کر لوگون پر ظلم کراتے تھے حضور افسوس کرتے ہوئے آگے چلے تھوڑی دور جا کر
ملاحظہ کیا کہ کچھ لوگ گرفتار ہین اور ملایک اونکے جسم سے گوشت کے ٹکڑے کاٹتے اونہین
کھانے کو دیتے ہین حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ جناب یہ لوگ غیبت کرنے والے ہین اب
قیامت تک یہ اپنا گوشت آپ کھاتے رہین گے فرماتے ہین کہ ہینے اور ایک گروہ کو دیکھا
جنکا مونہہ سیاہ ہے آنکھین نیلی نیچے کا ہونٹ اونکا زمین پر پڑا گھسٹتا ہے اوپر کا ہونٹ سر پر
رکھا ہے پیپ لہو اونکے مونہہ سے جاری جسکی بو سے میدان سڑا جاتا ہے فرمایا کہ جبرئیل
یہ کون لوگ ہین عرض کیا کہ جناب یہ شراب خوار زناکار ہین فرماتے ہین کہ میرا گزر ایک اور
گروہ پر ہوا جنکے مونہہ سور کے سے تھے اونکی زبانین پشت کی جانب سے کھینچی گئی تھین اور
وہ سخت عذاب مین مبتلا تھے حضرت جبرئیل نے کہا کہ یا حضرت یہ جھوٹی گواہی دینوالی قوم ہے
حضور نے فرمایا کہ پھر میرا گذر عورتون کے ایک گروہ پر ہوا جنکو آگ کے کپڑے پہنا کر آتشین
کوڑے مارے جاتے تھے ان کوڑون کی تکلیف سے یہ عورتین کتون کی طرح روتی اور غل
مچاتی تھین پوچھا کہ جبرئیل یہ عورتین کون ہین عرض کیا کہ میت پر بیان کرنے والیان
خاوند کو ستانے والیان عورتین ہین حضور فرماتے ہین کہ میرا گزر ایک اور قوم پر ہوا جنکے
مونہہ کالے تھے اونکے سینے پر آگ طبق رکھے تھے رال کے کپڑے پہنے ہوئے تھے جس مین
آگ بھڑکتی تھی ملایک اونکو آگ کے گرز مارتے تھے حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ حضور یہ

گانے بجانے والے لوگ ہین جو ایسے تو بہ مر گئے تہے حضور فرماتے ہین کہ ایک گروہ مجہے نظر آیا
جو آگ مین جلایا جاتا تہا اور جل چکا اور پہر زندہ ہوا پوچہا کہ جبرئیل یہ کون ہین عرض کیا کہ حضور
یہ والدین کے نافرمان ہین جسطرح انہون نے مان باپ کو نافرمانی کرکے جلایا تہا اُسکے عذاب
مین قیامت تک جلتے رہین گے حضور فرماتے ہین کہ ایک جماعت کو مین نے دیکہا کہ ملایک
انہین چہریون سے ذبح کر رہے ہین انکے حلقون سے سیاہ نہایت بدبودار خون نکلتا ہے
یہ لوگ مر کر پہر اوسیوقت زندہ ہوتے اور پہر ذبح کیئے جاتے ہین اے جبرئیل یہ کون ہین عرض
کیا کہ جناب یہ قاتل خونی لوگ ہین جنہون نے ناحق خون کیئے تہے اب اوسکی سزا ہیں یہ ہمیشہ
ذبح ہوتے رہین گے حضور ارشاد کرتے ہین کہ مین نے ایک گروہ کو بڑے پہاڑ کی برابر دو
پتہرون کے نیچے پستے دیکہا فرمایا کہ یہ کون ہین عرض کیا کہ حضور یہ مغرور متکبر لوگ ہین انکا غرور
قیامت تک اسی طرح توڑا جائیگا یہ سب واقعات ملاخطہ فرماتے ہوئے آگے چلے کہ سامنے سے
بیت المقدس کا دروازہ نظر آیا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ کے دروازے پر
براق سے اُترے جبرئیل امین نے براق کو ایک پتہر سے باندہا اور جناب کو اپنے ساتھ مسجد اقصیٰ مین
لے گئے حضور فرماتے ہین کہ مسجد مین تمام لوگ پہلے سے جمع تہے سب سے اول جناب کی نظر
ایک دراز قد خوبصورت بزرگ پر پڑی پوچہا کہ اے جبرئیل یہ بزرگ کون ہین عرض کیا کہ
حضور یہ آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہین آپ اُنکو سلام کیجئے جناب نے حضرت
آدم کو سلام کیا حضرت آدم نے سلام کا جواب دیا پہر ایک اور بزرگ جنکا سر سفید چہرہ
نورانی اونکی صورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک سے بہت ملتے تہے فرمایا

کہ جبرئیل یہ کون ہیں عرض کیا کہ یہ جناب کے دادا حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں ان کے بعد آپ نے ایک شخص دراز قد کو ملاحظہ کیا سوال کیا کہ یہ کون ہیں عرض کیا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہیں انکے بعد حضرت عیسیٰ روح اللہ اور دیگر انبیاء کو ملاحظہ فرمایا اور انسے ملاقات کی اتنے میں حضرت جبرئیل امین نے صخرہ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر اذان کہی آپکی اذان سے دروازے آسمان کے کھلے اور ملایک نازل ہونے لگے یہانتک کہ ساری مسجد سارا جنگل زمین سے آسمان تک بھر گیا ادہر حضرت جبرئیل نے تکبیر فرمائی اودہر صفیں درست ہوئیں انبیاء اور فرشتے صفیں باندہ کر کھڑے ہوئے مگر سوقت تک امام کی جگہ مصلے خالی تہا کسی کی یہ ہمت نہ تہی کہ مصلے پر چلا جائے ہر ایک پیغمبر کو اسوقت نماز پڑھانے کی تمنا تہی لیکن ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء جسکا حصہ ہے اوسیکو ملے گا نہ آدم صفی اللہ کو یہ مرتبہ ملا نہ ابراہیم خلیل اللہ کو نہ موسیٰ کلیم اللہ کو نہ عیسیٰ روح اللہ کو اتنے میں حضرت جبرئیل صفوں سے باہر آئے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ اے امام الاولین والآخرین مصلے پر تشریف لیچلیے آپکا انتظار کرتے ہیں کیا آپ سے زیادہ افضل کوئی اور آئیگا مجھے قسم ہے رب العزت کی میں مشرق سے مغرب تک جنوب سے شمال تک زمین سے آسمان تک اڑا ہوں مگر آپ سے زیادہ افضل کسی کو نہیں پایا آجکی امامت کے قابل صرف آپ ہیں یہ کہکر جناب کا ہاتھ پکڑکر مصلے پر کھڑا کر دیا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوگانہ پڑھایا جب جناب نے سلام پھیرا تب حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ یا سید المرسلین آپکو خبر ہے کہ سوقت آپ کے پیچھے کون کون ہے فرمایا کہ مجھے

معلوم نہین عرض کیا کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار نبی اور سارے رسول اور ساتون آسمان کے ملایک اس نماز مین آپ کے پیچہے موجود ہین اسکے بعد تمام انبیا نے آپکو حلقے مین لیکر کہڑے ہوئے پہر سب سے اول حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خطبہ کے طور پر کچہہ فرمایا جسکے الفاظ یہ تہے کہ خدا کا شکر ہے جسنے مجہے خلت کا مرتبہ عطا کیا اور نمرود کی آگ کو مجہپر گلزار کیا میری نسل مین بکثرت انبیا پیدا کئے انکے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کہڑے ہوے اور یہ فرمایا الحمد للہ حق تعالیٰ نے مجہے ہمکلامی کا مرتبہ عطا فرمایا فرعون کو میرے ہاتہہ سے غارت بنی اسرائیل کو مصر مین آباد کیا اور بہت سے معجزے میرے ہاتہہ سے دکہائے انکے بعد حضرت داود کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ الحمد للہ خدا نے مجہے بادشاہت دی مجہہ پر زبور نازل کئے لوہے کو میرے ہاتہہ مین نرم کیا پہاڑ اور جنگل میرے لئے مسخر کئے اور مجہے حکمت کے فیصلے ناطق عطا کئے انکے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام اوٹہے اور فرمایا کہ الحمد للہ خدا نے ہوا کو میرے لئے مسخر کیا انسان اور جنات اور چوپائے میرے تابع کئے مجہے جانورون کی بولیان تعلیم فرمائین اور بڑا ملک مجہے عطا کیا انکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوٹہے اور فرمایا کہ خدا نے مجہے اپنے حکم سے پیدا کیا اور مجہے سکہا دی توراۃ اور انجیل بغیر استاد کے مین مٹی کا جانور بنا کر اپنی پہونک سے زندہ بنا کر اڑاتا ہون اندہے مادر زاد کو چنگا کوڑہی کو اچہا مردے کو جلاتا ہون خدا کے حکم سے شیطان مجہہ سے دور رہتا ہے خدا نے مجہے آسمان پر زندہ اوٹہایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جناب محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء والمرسلین اوٹہے اور یہ فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر نے خدا کی تعریف بیان کی اب مین بہی بیان کرون گا الحمد للہ رب العالمین سب تعریف اوس خدا کی جسنے مجہے سارے

جہان کے لئے رحمتہ بناکر بھیجا سارے عالم کے لئے مجھ اکیلے کو رسول اور ہادی بنایا میرے اوپر
وہ قرآن مجید جو حق اور باطل میں پورے طور سے فرق کرتا ہے نازل کیا پھر اوس قرآن میں
ہر ایک اصول کو بیان فرمایا اوسنے میرا سینہ کھول دیا میری ساری بھول معاف کر دی میرے
ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھہ ملایا کوئی جگہ میرے ذکر سے خالی نہ چھوڑی مجکو سب سے اول نبوت عطا
کی سبکے بعد خاتم الانبیاء بناکر بھیجا مجھے روف الرحیم کا خطاب عطا کیا میری اُمت کو
ساری امتوں پر بزرگی دی میری ساری امت کو منصب نبوت یعنی مرتبہ امر بالمعروف کرنیکا
دیا اُنہیں دنیا میں سب سے پیچھے پیدا کیا آخرت میں سب سے اول بخشیگا جب
حضور نے اپنا خطبہ ختم کیا تب جد الانبیاء حضرت خلیل اللہ نے فیصلے کے طور پر یہ فرمایا کہ
اے گروہ انبیاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے وہ وہ فضائل بیان کئے کہ بلا شک وہ
تم پر سب پر فضیلت لے گئے اور سب پر بڑھ گئے وجہ فیصلے کی یہ ہے کہ اکثر اگلے پیغمبروں کے
بیان میں وہ باتیں مذکور ہیں جو جلد فنا ہونے والی یا صرف جسم پر اثر ڈالنے والی تہیں
جیسے حضرت سلیمانؑ اور داودؑ کا بادشاہ ہونا جنات کا مسخر ہونا یا حضرت عیسیٰؑ کا مردونکو
جلانا اندہوں کو اچھا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب فانی چیزیں ہیں مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سارے معجزے اور فضائل روحانی اور باقی رہنے والے ہیں نیز جناب نے اپنے
ساتھہ میں اپنی ساری امت کو بزرگی دلوائی دیگر انبیاء میں ایسا کوئی وصف نہیں ہے
پس نفع عام نفع خاص پر ضرور مقدم ہوتا ہے اسلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

صاف طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین فیصلہ دیا اور جناب کا سارے انبیاء
پر فضل ہونا اعلان کے ساتھہ بیان کر دیا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس معرکہ سے فارغ
ہوئے فوراً آنحضرت کے سامنے دو برتن لائے گئے ایک مین دودہ دوسرے مین شراب تھی
آنجناب نے شراب سے نفرت فرمائی اور دودہ کا برتن لیکر نوش کیا حضرت جبرئیل نے عرض
کیا کہ آج آپکی نفرت سے شراب آپکی امت پر حرام کی جائیگی اور جناب نے جو دودہ کو پسند اور
شراب کو ناپسند کیا پس آپ نے ہدایت اور اسلام کو اپنی امت کے لئے اختیار کیا اور گمراہی
اور غباوت سے امت کو بچانے کی کوشش کی جب حضور یہان سے فارغ ہوکر چلے ایک
گروہ حوران جنت کا آپکو ایک جگہ بیٹھا نظر آیا فرمایا کہ تم کون ہو عرض کیا کہ حوران جنت
ہین بیویان پاک لوگون کی جنکے ایمان شرک سے محفوظ ہین جنکے عمل گناہون کے میل سے
صاف ہین یہ سنکر حضور آگے چلے مسجد کے دروازے پر ایک زینہ جناب کو نظر آیا جسکے دونون
طرف ملایک زمین سے آسمان تک صف بستہ موجود تھے ایک پٹری سونے کی دوسری
سفید چاندی کی اسپر جواہرات کی مرصع کاری حضرت جبرئیل آپکو اوس سیڑہی سے لیکر اوپر
چڑہے اور آسمان دنیا تک پہونچے پہلے آسمان کا دروازہ کہلوایا اوس دروازے کا نام
باب الحفظہ ہے اس دروازہ کا داروغہ اسمٰعیل نامی فرشتہ ہے جو ستر ہزار ملایک پر افسر ہے
اور ان ستر ہزار مین سے ہر ایک فرشتہ کے ماتحت ستر ستر ہزار ملایک اور ہین یہ فرشتہ آنحضرت
کی ابتدائے پیدائیش سے آجتک آپکی زیارت کا مشتاق تہا جب حضرت جبرئیل نے دروازہ
کھلوایا تو جواب آیا کہ کون دروازہ کہلواتا ہے فرمایا کہ مین ہون جبرئیل پوچھا کہ یہ

آپ کے ساتھہ کون ہین حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ جناب محمد رسول اللہ نبی اخر الزمان ہین
آج حضور رب العزت ہین آپکو بلایا ہے حضور معراج کے لئے جاتے ہین فوراً داروغہ نے
دروازہ کہولا اور مرحبا مرحبا کہکر آپ سے نہایت ادب سے سارے آسمان کے فرشتون نے
ملاقات کی اور اسقدر خوش ہوئے کہ اللہ اکبر حضور فرماتے ہین کہ جب مین پہلے آسمان
پر پہونچا تب وہان ایک بزرگ دراز قد بیٹھے ہوے ملے انکی داہنی طرف ایک دروازہ
تہا جس مین سے نہایت خوشبو آتی تہی بائین جانب دوسرا دروازہ تہا جس مین سے
بدبو آتی تہی اور کچھ باریک باریک سفید رنگ کے کپڑے آپکی داہنی طرف تہے اور سیاہ چھوٹے
چھوٹے سے بہنگے آپکی بائین طرف تہے جسوقت یہ بزرگ اپنی داہنی طرف دیکھتے خوش ہوتے
جب بائین جانب ملاحظ فرماتے روتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جبرئیل یہ کون بزرگ ہین یہ دروازے کیسے ہین یہ کیون ہنستے اور کیون روتے ہین یہ
باریک سے سفید اور سیاہ جانور کیسے ہین عرض کیا کہ حضرت یہ بزرگ حضرت آدم علیہ السلام
ہین سفید سے جانور جو انکی داہنی طرف ہین یہ مسلمانون کی روحین ہین بائین جانب
سیاہ جانور کافرون کی روحین ہین اور داہنی طرف کا خوشبودار دروازہ جنت کا دروازہ
ہے بائین جانب کا بدبودار دروازہ جہنم کا دروازہ ہے یہ دونون طرف آپکی اولاد کی
روحین ہین جب آپ اہل جنت کی طرف دیکھتے ہین خوش ہوکر ہنستے ہین جب دوزخی
لوگون کی طرف دیکھتے ہین تب غمگین ہوکر روتے ہین آپ انکے پاس جاکر سلام علیک
کرین یہ سنکر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور حضرت آدم کو سلام کیا

آدم علیہ السلام نے آپ کے سلام کا جواب اس طور سے دیا علیک السلام مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح فرزند صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہے اور آپ پر سلام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمان دنیا کے عجائبات ملاحظہ کرتے ہوئے دوسرے آسمان پر پہونچے حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کہ تم کون ہو فرمایا کہ مین جبرئیل ہون یہ آپ کے ساتھ کون ہین فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پوچھا کہ یہ کیون آتے ہین کیا انکو بلایا گیا کہا کہ ہان آج حضور کو خداوند تبارک و تعالے لے نے مقام عالی مین طلب فرمایا ہے ملایک نے یہ سنکر بہت جلد دروازہ آسمان کا کہولا اور چارون طرف سے مرحبا کا غل مچا ارشاد ہے کہ مین نے دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ اور حضرت یحیٰی علیہما السلام کو دیکھا آنجناب نے دونون پیغمبرون سے ملاقات فرمائی دونون پیغمبرون نے مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح کی مبارک الفاظ سے آپکا خیر مقدم کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے آسمان کی سیر فرماتے ہوے تیسرے آسمان پر تشریف لے گئے ارشاد ہے کہ وہان پہونچکر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ میرے بھائی یوسف کی ایسی شکل ہے کہ جیسے چودہوین رات کا چاند یوسف ایسے ہین جیسے چاند اور آپ کے مقابلہ مین جہان بھر کے حسین ایسے ہین جیسے ستارے حضرت یوسف علیہ السلام نے آپکا خیر مقدم کیا اور مرحبا مرحبا کا غل مچا اسکے بعد آپ تیسرے آسمان سے گزر کر چوتھے آسمان پر پہونچے یہان آپ نے حضرت ادریس سے ملاقات فرمائی سلام علیک کے بعد فرمایا کہ ادریس مبارک ہو خدا نے تمکو آسمان پر زندہ بلایا اور جیتے جی جنت مین پہونچایا عرض کیا کہ حضور مین نے ابھی جنت دیکھی بھی

نہین کیونکہ آجتک مین جس محل کے قریب جاتا ہون آواز آتی ہے کہ اے ادریس یہ محل
تیرا نہین ہے یہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک مسلمان شخص کا
محل ہے اے ادریس ان محلون مین کوئی شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے
نہین آسکتا یا حضرت کاش مین بہی آپکی ہی امت مین ہوتا تو میرے لئے نہایت بہتر ہوتا
یہ سنکر آپ وہان سے چلکر پانچوین آسمان پر پہونچے دروازہ کہلوایا اوپر پہونچکر دیکہا کہ ایک
بزرگ بیٹھے کچھ وعظ و نصیحت فرما رہے ہین پوچہا کہ اے جبرئیل یہ کون بزرگ ہین عرض کیا
کہ یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہین اور انکے گرداگرد بنی اسرائیل کے بزرگ لوگ بیٹھے ہین
آپ اونکو کچھ نصائح بتاتے ہین حضور ہارون علیہ السلام سے ملاقات فرماتے ہوئے چھٹے
آسمان پر تشریف لے گئے دروازہ کہلواکر اوپر گئے وہان ایک بزرگ کو بیٹھے دیکہا جب
حضور سلام کرتے ہوے سامنے سے گزرے تب وہ بزرگ رونے لگے کہ بنی اسرائیل گمان
کرتے تہے کہ موسی پیغمبر تمام جہان سے زیادہ بزرگ ہین مگر آج اونکا خیال غلط ثابت ہوا
لو دیکہو ایک فرزند میرے بعد نبی ہوکر کس عالی مقام تک پہونچایا گیا پہر اگر وہ تنہا عالی
مقام تک تشریف لیجاتین تو خیر انکی ساری امت بہی میری امت سے پہلے جنت مین
جائیگی یہ فرما کر وہ بزرگ روئے آنحضرت علیہ السلام نے پوچہا کہ جبرئیل یہ کون ہین عرض
کیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہین جبرئیل یہ کیون روتے ہین عرض کیا کہ صرف اس غم مین کہ آپکی
امت انکی امت سے زیادہ جنت مین جائیگی انکی دعا تہی کہ میری امت جنت مین زیادہ
جائے مگر اب وہ خیال انکا غلط ہوا اسلئے روتے ہین غایت نوح علیہ السلام کے ساڑہے

نوسو برس کی کوشش موسی علیہ السلام کی سالہا سال کی کوشش الغرض ایک لاکھ چوبیس

ہزار انبیاء کی سبکی مجموعی کوشش اور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی چند روزہ

کوشش لاکھوں مرتبہ زیادہ مقبول بارگاہ خداوندی ہے جسکی طرف قرآن مجید بھی اشارہ

کرتا ہے وکان فضل اللہ علیک کبیرا اے پیغمبر تمپر خدا کا بہت ہی بڑا فضل ہے حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے آسمان سے سیر کرتے ہوئے ساتویں آسمان پر پہونچے حضور فرماتے

ہیں کہ ساتواں آسمان اسقدر نورانی نور علی نور ہے کہ جسکو آنکھ دیکھ نہیں سکتے وہاں پہونچکر

ملاحظہ کیا کہ ایک بزرگ طلائی کرسی پر ایک مکان کی دیوار سے کمر لگائے بیٹھے ہیں قریب

انکے ایک قوم نہایت گورے رنگ کی سفید لباس پہنے دوسری قوم آدہی جنکے مونہہ سفید اور

آدہے سیاہ آپ کے پاس بیٹھی ہے حضور اکرم کی صورت دیکھکر وہ میلے مونہہ والی لوگ اوٹھے اور

تین مرتبہ تین نہروں میں غسل کیا ہر دفعہ کے غسل میں اونکی سیاہی کم ہوتی جاتی تھی تیسری

نہر میں نہانے سے بالکل اونکے چہرے صاف اور روشن ہوئے آنحضرت نے پوچھا کہ جبرئیل یہ

کیا مکان ہے یہ بزرگ جو کرسی پر بیٹھے ہیں کون ہیں یہ سفید رنگ والے کون یہ اوہے سفید

آدھے سیاہ مونہہ والے کون ہیں یہ نہریں کیسی ہیں عرض کیا کہ یہ مکان بیت المعمور آسمانی

کعبہ ہے یہ بزرگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں یہ سفید رنگ لوگ آپکی امت کے دیندار کامل

ایمان والے لوگ ہیں اور یہ دوسرے وہ لوگ ہیں جو اچھے اور برے عمل کرتے ہیں نیکیوں کی وجہ

سے آدہا مونہہ انکا سفید گناہوں کی وجہ سے آدہا مونہہ سیاہ ہے جن نہروں میں انہوں نے غسل

کیا پہلی نہر کا نام رحمت الٰہی دوسری کا نام مغفرت الٰہی تیسری کا نام نہر طہور ہے گنہگار لوگ

ان نہرون مین غسل کرنے کے بعد گناہون سے پاک ہوئے اور یہ سب کچھ آپکا طفیل ہے یا
حضرت یہ بیت المعمور آسمانون کے فرشتون کا کعبہ ہے ستر ہزار روز نئے فرشتے اس کی زیارت کو
آتے ہین پہر قیامت تک ان فرشتون کو نا الغیب نہو گا حضور اکرم یہ باتین سنتے ہوے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت مین تشریف لائے اور آپکو سلام کیا حضرت ابراہیم نے
آپکے سلام کا جواب اور بہت سی مبارکیان دیکر رخصت کیا حضور اکرم وہان سے رخصت ہوکر بیت المعمور
مین داخل ہوے حق تعالے نے ایک فرشتہ بہیجا جسنے آسمانون پر ایسے مقام عالی پر کھڑے
ہوکر اذان کہی جہان آجتک کوئی مقرب سے مقرب فرشتہ نہ پہونچ سکتا تہا حضور کے طفیل
سے آپ کے موذن فرشتے کو خدا نے یہ مقام عالی مرحمت فرمایا نکتہ حضور کا موذن آسمانون پر
نور سے بنا ہوا فرشتہ تہا دنیا مین سیاہ رنگ کا بلال حبشی تہے اللہ اکبر اس روحانی اور
نورانی قوت اور فیض کو حضور اکرم کے ملاحظہ کیا جائے کہ دنیا کے کالے موذن کو آسمانون کے
نور علی نور فرشتے کے پاس کہینچکر لے گئے کیونکہ بلال رض شب معراج مین حضور کے ساتہہ آسمانون پر
موجود تہے سبحان اللہ کیا اجتماع ضدین ہوا ہے اوس فرشتے نے اذان شروع کی اللہ اکبر
اللہ اکبر حق تبارک و تعالے نے جواب مین فرمایا صدق عبدی انا اللہ الاکبر موذن سچا ہے
مین اللہ سب بڑون سے بڑا ہون پہر موذن فرشتے نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ فرمایا
رب العالمین نے سچا ہے موذن میرے سوا کوئی معبود نہین موذن نے کہا اشہد ان محمد رسول اللہ
حق تعالے نے فرمایا بیشک مین نے اونہین رسول بنا کر بہیجا ہے مین نے ہی اونکو اپنا امین
بنایا مین نے اونکو سب پر برگزیدہ کیا شرافت اہل ایمان غور کرین کہ یہ کیا مبارک وقت ہو

بیت المعمور آسمانی کعبہ ہے موذن خدا کا مقرب فرشتہ اذان دیتا اور کہتا ہے کہ اشہد ان
محمد رسول اللہ یعنی جناب محمد رسول اللہ خدا کے سچے رسول ہین پھر وہان جناب محمد رسول اللہ
بھی بذات خاص تشریف رکھتے ہین آپ کے سامنے مؤذن کے جواب مین حق تعالے آنحضرت
کی رسالت امانت دیانت کی تصدیق فرماتا ہے شاہد اور مشہود دونون ایک ہی جگہ جمع
ہین سبحان اللہ سبحان اللہ پھر موذن فرشتے نے کہا حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح چلو نماز کی
طرف چلو بھلائی کی طرف اور رب العزت نے جواب دیا سچا ہے مؤذن مین نے ہی فرض کیا ہے
نماز کو جو شخص اسکو ادا کریگا وہ سارے گناہون سے پاک ہوگا پھر ارشاد ہوا کہ اے
نبی چلئے نماز پڑہائیے حضور بیت المعمور مین داخل ہوئے سارے آسمان کے فرشتون نے
آپ کے پیچھے نماز پڑہی اور تمام ملایک کو اپکی اقتدا اتباع کا شرف حاصل ہوا بشارت مسلمانون
خوش ہو جاؤ اگر ہمارا خاتمہ ایمان پر خدا نے کر دیا تو ایک دن انشاء اللہ ہمارے لیے بھی ایسا
ہی آئیگا جب ہم قبرون مین پڑے ہونگے اور نکرین فرشتے ہمارے سامنے ہونگے اور ہم اپنی
زبان سے ربی اللہ ونبیی محمد رسول اللہ کہتے ہون گے تب حق تعالے بذات خاص فرمائیگا
صدق عبدی صدق عبدی میرا بندہ سچا ہے قبر مین پڑا ہوا سچ بول رہا ہے خداوند کریم یہ
کلیمی مرتبہ ہر ایک مسلمان کو اور خاص اس عاجز محمد ابراہیم کو نصیب کرے آمین ثم آمین
ثم آمین جب حضور بیت المعمور سے نماز پڑھا کر باہر تشریف لائے حق تبارک وتعالے شانہ
نے آپکو تین خطاب امامت کے صلے مین عطا فرمائے یا محمد انک سید المرسلین امام المتقین
وقائد الغر المحجلین اے نبی تم سارے نبیو اور رسولون کے سردار ہو اے نبی تم جہان بھر

متقی پرہیزگاروں کے امام ہوائے نبی تم لوگون کو جنت کی طرف لیکر چلنے والے ہو۔ فرماتے
ہین حضور کہ وہان میرے سامنے سارے نبی پیش ہوئے کسی نبی کے ساتھہ چالیس آدمی
مسلمان ہین کسی کے ساتھہ دس کسی کے ساتھہ دو اور بہت سے ایسے پیغمبر نظر آئے جنکے
ساتھہ ایک ہی مسلمان نہ تھا ساری عمر مین اونپر کوئی شخص بھی ایمان نہ لایا مرتبہ مسلمانون
یہ ایسی بات ہے کہ جب کہین کوئی بڑا بادشاہ آتا ہے تب ساری فوجین فوجون کے افسر بادشاہ
کے سامنے پیش ہو کر سلام کرتے ہین اسی طرح سارے انبیاء اور اونکی امتین حضور اکرم کے
سامنے پیش ہوئین کیا اچھے لقب اس امت کے ہین جو نبیون کا سردار انکو نبی عطا ہوا
روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سارے انبیاء حضور کے سامنے سے گزر چکے تب ایک عظیم
الشان گروہ اہل اسلام کا آپ کے سامنے پیش ہوا فرمایا کہ یہ کون ہین عرض کیا گیا کہ یہ حضرت
موسیٰ اور اونکی امت ہے حضور انور کو موسی علیہ السلام کی امت کی کثرت دیکھکر خیال ہوا کہ
شاید موسیٰ کی امت میری امت سے زیادہ جنت مین جائیگی اور اسوقت حضور انور کے دل مین
کچھ ملال بھی ہوا لیکن اوسیوقت وہ قوم آپکی نظرون سے غائب ہو کر ایک دوسری امت جو
پہلی امت سے ہزار ہا مرتبہ زیادہ اور کثرت سے تھی آپ کے سامنے پیش ہوئی اور کہا گیا کہ اے
جناب آپ غم نہ کرین یہ آپکی امت آپ کے سامنے حاضر ہے جو تمام امتون سے زیادہ ہے علاوہ
اس موجودہ جماعت کے ایک اور جماعت آپکی امت کی ایسی ہے جن مین ستر ہزار بلا حساب بلا سوال
جنت مین جائینگے بعض روایتون مین ہے کہ اون ستر ہزار مین ایک ایک کے ساتھہ اور ستر
ستر ہزار بلا حساب بخشے جائینگے مثال جس طرح دنیا کے بادشاہ کا ملک دولت مال

سلطنت سے پیٹ نہین بھرتا اگر سات ولائتین قبضے مین آ جائیگا تب آٹھوین ولایت کا
خیال کرے گا اسی طرح نبیون کا پیٹ امت کے مسلمانون سے نہین بھرتا جتنا بڑا نبی ہوگا
اوسیقدر اوسکی خواہش اور حرص امت کے لیئے زیادہ ہوگی پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کا تو خطاب حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم قرآن مجید مین موجود ہے آپ جسقدر امت
کے اسلام لانیکی حرص کرین تھوڑی ہے حضور کی حرص اور دنیا کے بادشاہون کی حرص مین
زمین آسمان کا فرق ہے اور یہان یہ مثل صادق ہے کہان یہ کمینے کہان وہ جان افلاک
چہ نسبت خاک را بعالم پاک حضور اپنی امت کی کثرت دیکھکر خوش ہوئے اور سدرۃ المنتہی
کی جانب چلے فرماتے ہین کہ سدرۃ المنتہی عجیب شکل کا درخت ہے سونیکی ٹھنیان زمرد کے
پھل جیسے بڑے مٹکے چارون طرف سے ملا ئیکنے اوسے گھیر رکھا ہے یکایک اوس درخت
پر تجلی ہوئی حضرت جبرئیل خوف الٰہی سے ایسے باچیز ہوگئے جیسے پرانا بوریا اوس درخت کے
پتے پتے پر لاکھون فرشتے سنہری ٹڈون کی صورت کے بیٹھے نظر آتے تھے جب ہزار ہا فرشتون
نے ایک آواز سے تسبیح الٰہی ادا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوف سے کانپنے لگے جبرئیل امین
نے فرمایا اے محمد آگے آؤ ڈرو نہین آپکو کیا ڈر ہے آپکا نام عرش الٰہی پر لکھا ہوا ہے لاالٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ تو صبح جب آپکا اسم مبارک عرش الٰہی پر لکھا ہے تب ضرور ہے کہ کسی
بھی عرش الٰہی تک پہونچیگا اور ابھی عرش الٰہی لاکھون مقامات طے کرنے کے بعد آئیگا اے
حضرت ہنوز روز اول ہے ابھی سے ڈرنیکا کیا موقعہ ہے حضرت جبرئیل کی باتون سے آپکے
دل کا ڈر کم ہوا اور آپ آگے چلے سدرۃ المنتہی کے طے کرنے کے بعد جب سرا پردۂ شہنشاہی نظر آیا

جبرئیل امین نے اپنا قدم پیچھے ہٹایا نبی کریم نے جبرئیل کو بلایا اور یہ فرمایا کہ کیا تم سا
رفیق مجھے تنہا چھوڑتا ہے عرض کیا کہ یہ مقام عالی حضور کو خدا مبارک کرے جبرئیل کی
مجال نہین جو بال برابر آگے چل سکے اگر یک سر موے برتر پرم ؛ فروغ تجلی بسوزد پرم
جبرئیل امین پیچھے ہٹے اور سرا پردا شہنشاہی سے ایک فرشتہ نمودار ہوا آپ نے جبرئیل امین
سے پوچھا کہ تم اس فرشتے کو جانتے ہین عرض کیا کہ حضور جبرئیل نے آجتک اس فرشتے
کو پہلے کبھی نہین دیکھا یہ کہتے ہوئے جبرئیل رہ گئے اور وہ سرا پردے سے آنیوالا فرشتہ آپ کو
اوٹھا کرلے چلا اور ستر ہزار پردے ظلمات کے طے کئے جن مین ہر ایک پردا پانسو برس کے
رستے کا موٹا تہا ان ظلمانی پردون کے بعد یہ فرشتہ بہی غائب ہوا اور ایک زمردین تخت
جسکا نام رفرف تہا جسکا نور سورج سے بدرجہا زیادہ تہا آیا اور حضور انور کو سوار کرلیا پہر
خدا ہی کو معلوم ہے کہ کسقدر مقامات طے کرنے کے بعد عرش آلہی کے قریب پہونچایا حضور
فرماتے ہین کہ عرش آلہی کے انوار طاقتِ بیان سے باہر ہین وہان پہونچنے کے بعد آنحضرت کو
ہمکلامی رب العزت سے ہوئی جناب نے سجدہ کیا ارشاد ہوا اے محمد ہمارے لئے کیا تحفہ
لائے عرض کیا التحیات للہ والصلوات والطیبات آلہی ساری عبادتین بدن کی ساری
عبادتین، مال کی ساری عبادتین دل اور زبان کی میری اور میری امت کے آج حضور
کی نذر گزرانتا ہون اور یہی حضور کے لئے تحفہ لایا ہون حق تعالےٰ نے اُنکی نذر کو قبول
فرماکر ارشاد فرمایا کہ مانگو کیا مانگتے ہو عرض کیا آنحضرت ابراہیم خلیلا آلہی تو نے حضرت
ابراہیم کو مرتبہ خلت کا عطا کیا اپنا خلیل فرمایا مجھے اسکے بدلے کیا ملا ارشاد ہوا آنحضرت

خلیلا وحبیبًا تمہیں مرتبہ خلیل کا بہی دیا اور مرتبہ حبیب کا بہی عطا کیا اے محمد تو میرا خلیل بہی
ہے اور حبیب بہی ہے الٰہی تو نے موسیٰ سے ہمکلامی فرمائی ارشاد ہوا کلمتہ فوق الطور
وکلمتک علی بساط النور موسیٰ سے طور پر کلام کیا اور تم سے عرش کے پاس اپنی حضوری
مین کلام کیا الٰہی تو نے داؤد کو ملک عظیم عطا کیا لوہے کو اونکے ہات مین موم سا نرم کیا ارشاد
ہوا داؤد کو بڑا ملک دیا تم کو بڑی نبوت عطا کی اونکے ہات مین لوہا نرم کیا آپ کے لئے سخت
دلون کو نرم کیا الٰہی تو نے سلیمان کو بڑا ملک دیا ہوا تابع کی جنات کو مطیع کیا مجہے اسکے
بدلے کیا عطا ہوا ارشاد ہوا کہ تمہارا ذکر زمین سے آسمان تک بلند کیا آپ کو اپنے عرش
کے خزانون سے بڑا خزانہ سورت فاتحہ اور سورۂ بقر کا خاتمہ یعنی امن الرسول سے اخر تک
اور ایۃ الکرسی عطا کی الٰہی تو نے حضرت عیسیٰ کو تورات انجیل تعلیم فرمائی اونکو اندہون جذامیون کو
اچہا کرنا مُردون کو جلانا عطا کیا ارشاد ہوا کہ تم کو رحمت العالمین بنایا تمہاری امت کو
بہترین امت کیا آپکو شفاعت کا منصب دیا اپنی کتاب کو آپکی امت کے سینون مین لکہا
فاوحی الی عبدہ ما اوحی ترجمہ خاص طور سے نازل فرمایا اللہ نے حضور کی طرف جو کچہ بہی
نازل فرمایا حق تعالےٰ نے اس مقام مین چند باتین آنحضرت سے بلا واسطہ ارشاد فرمائین
اول اے نبی ہمنے تمہاری اُمت کے گناہون کو دیکہا پہر سوائے بخشنے کے اور کچہ تمہاری
اُمت کے حق مین مناسب نجانا دوسرے حضور اکرم نے عرض کیا کہ الٰہی بروز قیامت میری
امت کا حساب میرے سپرد کیا جائے تاکہ غیر لوگ انکے عیبون پر مطلع نہون جواب ملا
کہ تم اپنی امت کے عیب دوسرون کو دکہانا نہین چاہتے مگر اے نبی ہم اپنے بندون اور

تمہاری امت کے عیب تمکو بھی دکہانا نہین چاہتے تیسرے ارشاد ہوا کہ اے نبی اگر ہم
آپکی امت کو اپنے ہم کلامی سے مشرف کرنا نہ چاہتے تب قیامت کے دن اون سے حساب
مطلق نہ لیتے اونہین حساب کی تکلیف نہ دیتے اب قیامت کا حساب اون کے لیئے باعث
رحمت کا ہوگا نہ سبب عذاب کا چوتھے اے نبی اگلی امتون نے میری نافرمانی کی مین نے
اونپر عذاب بہیجا کسیکو غرق کیا کسی پر پتھر برسائے کسیکو مسخ کیا مگر آپکی امت گناہ کریگی ہم
آپکے طفیل مین اونپر رحمت نازل کرینگے سچ ہے وما ارسلناک الا رحمتہ للعالمین جہان
بھر کے لئے حضور رحمت ہین پانچوین اے نبی آپکی امت مجمع مین میری اطاعت کریگی
اور خلوت مین میری نافرمانی مگر ہم اپنے کرم سے اونکے ظاہر پر نظر کرینگے اور اونکے باطن کے
گناہون کو بخشدینگے چھٹے مین اپنے بندونکی روزی کا ضامن ہون مگر آپکی اُمت میری
ضمانت پر اعتبار نہین کرتی ناحق روزیکی غم مین مُبتلا رہتی ہے اے نبی آپکی اُمت
لوگونکی شرم سے گناہ چھوڑتی ہے مگر میری شرم کچھ نہین کرتی اے نبی کیا میرے بندون کے
آنکھین یا مین دیکھنے سُننے والا نہین ہون اونکو چاہئیے کہ وہ میری شرم کرین ساتوین
اے نبی ہم نے جنت آپکی امت کے لئے دوزخ آپکی دشمنون کے لئے پیدا کی ہین آپکی امت
دوزخ مین جانے کی کوشش کرتی ہے جنت سے بہاگتی ہے آے نبی آپکی امت مجھسے
نفرت میرے غیرون سے رغبت مجھسے بُرائی میرے غیرون سے محبت اور دوستی کرتی ہے
آے نبی مین آپکی اُمت سے روزونکی کہٹی عبادت آج ایک ہی دن مین نہین طلب کرتا
پہر وہ مجھسے سالہائے سال کے روزے آج ہی ایک دن مین کیون طلب کرتے ہین آے نبی

مین آپکی امت کے روزی ایک کی دوسرے کو نہین دیتا وہ میری عبادت میرے غیرونکو کیون

دیتے ہین اے نبی نعمتین ہین دون شکریہ غیرون کا کرین آے نبی ہین بندون کی شکایت ملایک

کے سامنے نہین کرتا وہ میرا شکو رات دن میرے غیرون سے کیون کرتے ہین یہ سب کچھ سُنکر

حضور نے عرض کیا کہ اے مولا پھر اب حضور میری گنہگار امت پر کچھ عذاب نازل کرین گے ارشاد

ہوا کہ جب تک وہ شرک نہ کرین گے ہم سبکو بخشدینگے آے نبی سارے انبیاء کے لئے جنت حرام

ہے جب تک تم جنت مین نہ چلے جاؤ اور ساری امتون پر جنت حرام ہے جب تک تمہاری امت

جنت مین نہ جائے حضور فرماتے ہین کہ اوسوقت میرے کان مین قلم کے لکھنے کی آواز آئی ارشاد ہوا

کہ اے نبی ہمنے آسمان زمین کی پیدایش کے دن تم اور تمہاری اُمت پر پچاس وقت کی نمازین

فرض کی ہین اب تم بھی پڑہو اور اپنی اُمت کو حکم دو کہ وہ بھی ان نمازون کو ادا کرین اس قسم

کے حکم احکام جناب کو ملے اور بہت کچھ رحمتین برکتین حضور کو عطا ہوئین ارشاد ہوا السلام علیک

ایہا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ آپ پر ہمارا سلام اور رحمتین برکتین نازل ہونگی حضور اکرم نے جواب

مین عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین الٰہی آپکا سلام ہمپر اور جناب کے سارے

نیک صالحین بندون پر شفقت ہمارے شفیع اور شفیق نبی کریم علیہ السلام نے حق تعالےٰ

کا سلام اپنے اوپر جمع کے صیغہ سے لیا اور پھر نیک صالحین بندون کا الگ ذکر کیا اس جمع کے

صیغہ مین حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کے گنہگار ناکارا لوگون کو اپنے دامن مین چھپایا

اور اللہ تعالےٰ کے سلام کا مستحق بنایا ورنہ کجا اللہ تعالےٰ کا سلام اور کجا ہم گنہگار بھلا جب حضور

اکرم نے ہمین ایسے خاص وقت مین فراموش نکیا عین وفات مبارک کے وقت آپ ہمین

نہ بھولے تب قیامت مین کس طرح بھولین گے ضرور آپ اپنی امت کے گنہگارون کی شفاعت فرماکر بخشوائینگے ؎ چہ غم دیوار امت راکہ دارد چون تو پشتیبان ؛ چہ باک از موج بحر آنراکہ باشد نوح کشتیبان ؛ اوسوقت حضور معلی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محو تجلیات آلہی تھے آپ کو کچھ خبر نہ ہوئی اور اوسی طرح پچاس نمازون کا حکم لیکر چلے آئے مگر چھٹے آسمان پر واپس آتے ہوئے حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی حضرت موسی نے پوچھا کہ یا حضرت کہیئے کیا کیا حکم احکام ملے آپ نے فرمایا کہ پچاس وقت کی نمازین ایکدن رات مین پڑہنے کے لیئے ارشاد ہوا ہے عرض کیا کہ یا حضرت جلدی واپس جایئے اور معاف کرایئے بھلا ایکدن مین پچاس نمازین کس طرح ادا ہونگی بنی اسرائیل سے دو نمازین ادا نہین ہوئین آپ کی اُمت سے پچاس کسطرح پڑھی جاینگی یہ سُن کر اتو حضور کو بھی خیال آیا اور خود واپس ہوکر وہین پہنچے کہ جہان پہلی نمازین فرض ہوئی تہین نکتہ کیا موسیٰ ہمارے پیغمبر سے زیادہ سمجھہ رکھتے تھے جو آپکو خیال آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً خیال نہ آیا جواب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت موسی کی اوس وقت ایسی حالت تہی کہ حضور اکرم محو دیدار و تجلی الہی تھے جو ہر ایکطرح سے عقل ہوش کو فنا کردیتی ہے اور موسی اسوقت اس قرب اور تجلی سے دور اور محجوب تھے اور عالم ہوش مین تھے بھلا دیدار حقیقی کا تو کہنا کیا ہے فانی عشق فانی وصال فانی محبوب کے دیدار کی طلب مین دیکھ لو عورت سی نازک چیز دیدار یوسفؑ مین ایسی غافل ہوئین کہ بجائے ترکاری کے ہاتھ کاٹ ڈالے اور خبر نہ ہوئی بھلا دیدار کی لذت سے الگ کوئی بڑا مرد سے مرد اپنا ہاتھ کاٹ کر دکھلائے فرہاد نے کوہستان کھود مارے شیرین کا دیدار کہکر

ادہم فقیر نے شاہ بلخ کی لڑکی کے جمال کو دیکھکر سمندر خالی کرنے پر کمر باندھ لی الغرض یہ بھاری
شاق سے شاق محنت گے پہاڑون کا سر پر اُٹھا لینا دیدار محبوب کے وقت آسان ہو جاتا ہے
اسی طرح حبیب نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم دیدار الٰہی کو دیکھ رہے تھے اللہ اکبر اوس
دیدار کے وقت پچاس تو پچاس اگر پچاس ہزار نمازین بھی مولے فرض کرتے تو آنحضرت سب کے
سب منظور فرماتے کیا پچاس نمازین فرہاد کی کوہ کنی سے بھی زیادہ شاق کام تھا کیا شیرین
کا حُسن حُسن مولے سے بھی زیادہ بڑھا ہوا تھا کہ فرہاد شیرین کے حُسن کو دیکھکر پہاڑ توڑنے پر
طیار ہو جائے اور توڑ ڈالے اور جنابِ رسولِ اکرم مولے کے دیدار کو دیکھکر پچاس نمازون کے
پڑہنے سے انکار کر دیتے ہرگز ہرگز نہین یہی وجہ تھی کہ حضور پچاس کے پچاس نمازین قبول
اور منظور کر کے چلے آئے جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور اثر اوس تجلی کا کم ہوا ادہر موسیٰ
پر شریعت کا اثر طاری تھا موسیٰ نے آپ پر وہی اثر ڈالا تو آپ بھی سمجھ گئے کہ مین اوسوقت
محو تجلی تھا ساری امت تو محو تجلی نہ ہوگی وہ کسطرح یہ مشکل کام کریگی فوراً واپس گئے ایک سفید
نور جو ابر کیصورت مین تھا اوس نے آپکو اپنے اندر لیا تب آپ نے سجدہ کیا اور امت کی پینتالیس
نمازون کی معافی کے لئے عرض کیا ارشاد ہوا کہ جاؤ پانچ نمازین معاف کین حضور وہ پانچ نمازین
معاف کروا کے خوش ہو گئے اور پینتالیس نمازین منظور کر لین اور یہی خیال ہوا کہ ایسے محبوب
کے لیے پینتالیس نمازین پڑہنا کیا حقیقت رکھتا ہے مگر پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ جناب
پینتالیس نمازین بہت ہین پھر حضوری مین حاضر ہوئے الغرض پانچ دفعہ کی شفاعت سے
پینتالیس نمازین معاف پانچ باقی رہین اور ساتھ ہی یہ ارشاد ہوا ما یبدل القول لدی وما

انا بظلام للعبید اے نبی کریم نہ ہماری بات بدلی جاتی ہے اور نہ ہم کسی پر ظلم کرنا یا زیادہ مشقت
ڈالنا پسند کرتے ہیں تم اور تمہاری امت پانچ نمازیں پڑہیں ہم پانچ کو ہی پچاس لکھتے رہینگے
پڑہنے میں پانچ ثواب میں پچاس پانچ پڑھو پچاس لکھواؤ ایک کے دس پاؤ پھر بھی پڑہنے سے
جی چراؤ تو تمہاری کم نصیبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت شاد و خوش ہو کر واپس آئے
پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا حضرت کچھ اور کم کراؤ بنی اسرائیل سے دو نمازیں
ادا نہ ہوئیں آپکی امت سے پانچ کیونکر ادا ہونگی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ موسیٰ اب تو مجھے حضوری میں جاتے ہوئے نہایت شرم آتی ہے موسیٰ پچاس کی پانچ رہیں اور
کہانتک کم ہونگی یہہ سن کر حضرت موسیٰ بھی خاموش ہوئے اور حکم الٰہی پانچ نمازوں کا قایم اور
محکم ہوگیا نکتہ پانچ دفعہ کی سفارش سے پانچ نمازیں باقی رہیں پینتالیس معاف ہوئیں ہر دفعہ
آنحضرت کو دیدار الٰہی اور مولے سے ہمکلام ہونا نصیب ہوتا تہا یہ پانچ دفعہ میں معافی ہوئی اگر
اللہ چاہتا تو ایک دفعہ میں معاف کر دیتا یہ پانچ کی خصوصیت کیا تہی اس میں یہ اشارہ ہے کہ جب
پانچ دفعہ کی حضوری جو نمازیں معاف اور کم کرانے کے لئے تہی وہ ایسی چیز تہی کہ پانچوں دفعہ دیدار
الٰہی اور ہمکلامی میسر ہوئے تو خیال کرو کہ جو لوگ پانچ دفعہ مسجدوں میں نماز پڑہنے نماز ادا کرنے
کے لئے حاضر ہوں گے انہیں دیدار الٰہی اور ہمکلامی کس طرح نہ مرحمت ہوگی اس لئے حدیث شریف
میں آیا ہے کہ جب بندہ نماز کی نیت باندھتا ہے تو رب العالمین سامنے تشریف لاتے ہیں جب
کوئی محروم القسمت نمازی نماز کے اندر اپنی نگاہ دوسری طرف لیجاتا ہے تو وہ مولے فرماتا ہے کہ
بندے ہم تیرے سامنے ہیں تو ہمیں نہیں دیکھتا۔ کیا کوئی شے ہم سے بھی زیادہ خوبصورت اور

جہی تجھے نظر آگئے جو ہمین چھوڑ کر اُدہر چلا گیا ادہر آ وہمین نہ چھوڑو ہمارا چھوڑنیوالا فلاح
نہین پاتا نکتہ پینتالیس کیون معاف ہوئین پانچ کیون باقی رہین چار باقی رہتین یا چھہ باقی
رہتین پانچ کے عدد کی کیا خصوصیت ہے **جواب** جنت کے دروازے پر اور نیز کلام مقدس مین
یہ قانون لکھا ہوا ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا جو شخص ایک نیکی کرکے لائیگا وہ ایک کی
دس پائیگا وہان ازل مین نمازین پچاس تہین اور بات ازل کی بدلی ہی نہین جاتی رحمت
کے تقاضہ آپکی شفاعت سے محنت مین تخفیف ہوئی. ظاہرداری پڑھنے مین پانچ مگر لکھنے
مین وہی پچاس حکم مین پانچ ثواب مین پچاس تو گویا وہ پچاس کی پچاس قائم رہین. دوسری
وجہ پانچ اور پچاس مین علم حساب مین صرف ایک صفر یعنی نقطہ کا فرق ہے اور دہلی کے محاورہ
مین نقطہ کو نکتہ بہی کہتے ہین پہر مولے کے نکتہ نوازی کی صفت بہی مشہور تہی وہ صفت یہان
ظاہر ہوئی ایک نقطہ اوٹھالیا ہزارون نمازی ہوکر جنتی ہوگئے اگر یہ نقطہ نہ اُٹھایا جاتا تو ہزارون
مین ایک یا دو نمازی ہوتے پہر جو حکم کی تعمیل نہ کرتا وہی دوزخی ہوتا. مولے کے نکتہ نوازی کی صفت
نے ظہور کیا ایک نقطہ اوٹھالیا اور ہزارون کو بخشدیا بڑا بہاری بوجہ لوگون کی گردنون سے
اُٹھہ گیا جب یہ نمازون کا عمل ارحم الرحمین کی حضوری مین پہنچا پہر وہی رحمت کا نقطہ ملا کر
پانچ کو پچاس بنا یا وہی نقطہ وبال جان تہا وہی نقطہ راحت جان ہوگیا حکم ہوا کہ اے نبی
جنت کی سیر کرو اور دوزخ کو بہی دیکہو آنحضرت بموجب حکم آلہی جنت مین تشریف لے گئے
فرماتے ہین کہ جنت کی چار دیواری سونیکی ہے جنت کا دروازہ چالیس برس کے رستہ
کا چوڑا ہے جنت کے دروازے پر لکہا ہے کہ خیرات کا دس گونا ثواب ہے اور قرض

دینے کا اٹھارہ گونا ثواب ہے حضور نے فرمایا کہ جبرئیل اسکا کیا سبب ہے عرض کیا
کہ سائل تو کبھی بلا ضرورت بھی مانگتا ہے ور دینے والا دیتا ہے اور قرض نہین طلب کرتا
مگر سخت ضرورت والا اسلیئے قرض کا زیادہ ثواب ہے حضور نے فرمایا کہ جنت مین
موتی کے خیمے ہین جنت کی زمین کی مٹی مشک خالص کی ہے فرماتے ہین کہ جنت
مین ایک موتی کا قبہ دیکھا جسکے اندر سے جنت کی چارون نہرین دودہ شراب شہد
پانی کی جاری ہین فرمایا کہ جبرئیل یہ نہرین کہان سے آتی ہین عرض کیا اس
قبے سے نکلتی ہین جب حضور کے لئے وہ قبا کھولا گیا تب آپ نے ملاحظ کیا کہ قبہ کے
چارون ستونون پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوا ہے اور بسم اللہ کے نقش سے چار نہرین
اس طرح جاری ہین کہ بسم اللہ کی میم سے پانی کی نہر لفظ اللہ سے دودہ کی نہر رحمان
کی میم سے شراب طہور کی نہر رحیم کی میم سے پانی کی نہر ارشاد ہوا کہ جو شخص بسم اللہ
الرحمن الرحیم پڑھے گا وہ ان نہرون سے پیئے گا حضور نے جنت مین ایک عظیم الشان
محل دیکھکر پوچھا کہ یہ محل کس کے لئے ہے عرض کیا ہے کہ جو کسی نابینا کا ہات پکڑکر سات
قدم رستہ چلا ئیگا حق تعالے یہ محل اوس مسلمان کو عطا کرے گا حضور فرماتے ہین کہ
مین نے جنت مین سرخ یاقوت کا محل دیکھا جسکے نیچے نہر جاری نہر کے کنارے
ایک حور موتھ دہو رہی تھی فرمایا کہ یہ محل کسکا ہے عرض کیا یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے
ارشاد فرماتے ہین کہ مجھے عمر کی غیرت اور حیا یاد آئی اسلیئے مین عمر کے محلون مین
داخل نہ ہوا اسی طرح حضور اکرم عجائبات جنت کے ملاحظ فرماتے ہوئے جنت سے

باہر تشریف لائے جبرئیل امین سے عرض کیا کہ حضور جہنم کی بھی سیر کریں گے فرمایا کہ ہان یہ فرماتے ہی دوزخ کی طرف سے پردہ اوٹھایا گیا العظمۃ اللہ وہ عذاب وہ بلا وہ مصیبت وہ آفت خچر کی برابر بچھو اونٹون کی برابر سانپ معاذ اللہ معاذ اللہ قسم قسم کے عذاب کی حالت دیکھتے ہوئے حضور نے پہاڑون کی برابر لوہے کی چکیان دیکھیں فرمایا کہ جبرئیل کیا خدا کے دشمن یہان چکیان پیسین گے عرض کیا کہ حضور دوزخی چکیان نہ پیسین گے بلکہ خود دوزخی لوگ ان چکیون مین پسین گے اللھم حفظنا عن عذاب النار اور بہت سی باتین جہنم کی ملاحظہ فرما کر حضور نے آسمانون سے بیت المقدس کی زمین پر نزول فرمایا براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوئے ان ایام مین عرب کے قافلے مکہ معظمہ سے بیت المقدس گئے وہان سے تجارت کا مال فروخت کرکے واپس آرہے تھے رَوحاء مقام پر جناب کو ایک قافلہ ملا جنکا ایک اونٹ کھویا گیا تھا وہ لوگ اونٹ کی تلاش مین جنگل جنگل پھرتے تھے حضور براق سے اترے انکے خیمہ مین گئے خیمہ خالی تھا حضور نے وہان پانی نوش فرما کر سوار ہو کر آگے چلے دوسری جگہ اور ایک قافلہ اہل عرب کا ملا آپکی سواری کی رفتار کی شدت سے ایک اونٹ ڈر کر بھاگا دوسرا اونٹ گر پڑا جب سواری جناب کی تنعیم مین پہونچی ملاحظہ کیا کہ ایک خاکی رنگ کا اونٹ قافلے کے آگے ہے اور قافلہ عنقریب داخل مکہ ہوا چاہتا ہے یہ سب وقعات دیکھکر جناب صبح صادق کے وقت مکہ معظمہ مین بی بی ام ہانی کے گھر مین تشریف لائی فرمایا کہ ام ہانی آج رات کو

ہم بیت المقدس گئے وہاں ہزارہا انبیاء سے ملاقات کی اور پھر صبح کو فجر کی نماز
مکہ مین پڑھی بی بی ام ہانی نے عرض کیا کہ حضور آپ کو خدا کی قسم قریش سے اس واقعہ
کا ذکر نہ کرنا وہ کم بخت آپکی شان مین گستاخی آپ کے کلام کی تکذیب کرین گے
ام ہانی نے آپ کا چادر اپکڑا اور باہر جانے سے روکا لیکن حضور نے چادرے کو
جھٹکے سے چھڑایا جسکی وجہ سے جناب کا سینہ مبارک کھل گیا فرماتے ہین ام ہانی
کہ جناب کے قلب مبارک سے ایسا نور چمکا جسکی چمک سے آنکھین بند ہوئین اور
قریب تہا کہ آنکھین جاتی رہتین کہتی ہین کہ مجھے ٹھہر انگیا فوراً سجدے مین گری
اس عرصہ مین حضور نے مکان سے باہر آکر قریش کے مجمع مین معراج کا واقعہ بیان
کیا قریش نے آپ کی تکذیب کی جناب کو جھٹلایا مگر جناب ابو بکر نے آپ کی تصدیق
فرمائی بعض قریش نے کہا کہ اگر آپ سچے ہین تو کچھ علامتین رستے کی اور حالات
بیت المقدس کی عمارت کے بیان کرین جناب نے فرمایا تمہارے چند قافلے
مجھے رستے مین ملے مگر ایک قافلہ تنعیم مین تہا جو عصر کے قریب مکہ مین داخل ہو جائیگا
قریشی رستے پر جا بیٹھے اتفاق سے اوس قافلہ مین کچھ حرج ہوا اوسکے آنے مین دیر
ہوئی جناب نے حضور رب العزت مین دعا فرمائی حق تعالے نے سورج کو غروب ہونے
سے ٹھیرایا قریب ایک گھنٹے کے سورج ٹھیرا رہا اور قافلہ مکہ مین داخل ہوا کفار نے
کہا کہ یہ محمد کا جادو ہے بعضون نے کہا کہ اچھا اگر حضور بیت المقدس ہو آئے ہین تو
مسجد کا نقشہ بیان کیجئے مینارے کتنے برج کتنے در کتنے محرابین کتنے منبر کیسا انکا حال ہے

فرمایا کہ میں رات کو گیا رات ہی کو واپس آیا لیکن میرا خدا مجھے یہ باتیں بھی بتائیگا

حضرت جبرئیل بیت المقدس کو لیکر آپ کے سامنے حاضر ہوے حضور خاص بیت المقدس

کو دیکھتے جاتے اور کفار مکہ کے سوالات کا جواب فرماتے جاتے تھے جب سب کچھ

ٹھیک ٹھیک بتا دیا چاروں طرف سے آوازیں آئیں کہ یہ محمد کا جادو ہے سحر ہے

سحر ہے کسی نے آپ کے چھپر مبارک پر مٹی ماری کسی نے کچھ کہا ناچار حضور غمگین

ہو کر مکان پر چلے آئے خلاصہ یہ ہے کہ جناب کی ہر ایک عورت مرد بڈھے جوان نے صرف مکہ

سے بیت المقدس تک ایک رات میں جانا پھر واپس مکے آجانا عقل کے خلاف جانکر انکار کیا

حضور کو جھٹلایا مگر صد آفرین ہے جناب ابوبکرؓ کو جسوقت جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے

بیت المقدس جانا آپکے سامنے بیان کیا تو ابوبکر نے اسکی تصدیق کرنے میں تامل کیا جناب نے

فرمایا کیا تم بھی کفار کی طرح انکار کرو گے عرض کیا کہ حضور نہیں یہ آپ کیا ذرا سی بات کی مجھسے تصدیق

کراتے ہیں آپ کوئی بڑی بات فرما کر مجھسے تصدیق چاہیں اور وہ بڑی بات یہ ہو کہ آپ صرف

بیت المقدس نہیں گئے بلکہ ساتوں آسمان کی بھی سیر فرمائی یہ پورا واقعہ بیان کرتے

تاکہ ابوبکر نہایت زور سے اوسکی تصدیق کرے فرمایا کہ بات تو یہی ہے مگر میں ڈر کے

مارے ظاہر نہ کرتا تھا کہ شاید تم بھی انکار کرو عرض کیا کہ معاذ اللہ میں ہرگز انکار نکرونگا

جو کچھ جناب فرماینگے فوراً منظور کرونگا کیونکہ جب میں آپکے فرمانے سے حضرت جبرئیل کا آسمان

سے دنیا میں ایکدن میں دس دس مرتبہ آنا تسلیم کرتا ہوں اگر آپ ایکرات میں آسمان پر گئے تو کونسا

بعید امر ہے جسکا میں انکار کروں جو خدا جبرئیل کو آسمان سے زمین پر لاتا ہے وہی خدا محمد کو زمین سے آسمان پر لیگیا

چوتھا وعظ ہجرت کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

ترجمہ اے نبی جب مشورے اور تدبیرین کرتے تھے مکے کا فر آپ کے محبوس اور بند کرنے یا نکالدینے یا قتل کردینے کی اور اللہ اسباب پیدا کرتا تہا اونکے ہلاک کرنے کے اور اللہ اچھا تدبیر کرنیوالا ہے یعنے اے نبی کافر تمہاری اذیت اور قتل کا سامان اور تدبیرین کرتے اور اللہ اونکے قتل کا ارادہ کرتا تہا پہر خدا ہی غالب رہا اور اوسیکا حکم نافذ ہوا تہوڑے ہی سے عرصہ مین سارے دشمن ہلاک ہوئے اور حضور کا بول بالا ہوا یہ آیت شریفہ مدینہ طیبہ مین نازل ہوئی تہی اور واقعہ ہجرت کا مکہ مین تہا اتنے عرصہ کے بعد یہ احسان اور نعمت آپکو اسلئے یاد دلائی گئی تاکہ مدینہ کے منافق اور یہودی لوگ جان لین کہ حضور کی اذیت کے لئے ہماری خفیہ تدبیرین باعث ہونگی ہماری ہلاکت کا اور مدینہ مین رسول کے دشمنون کا وہی انجام ہوگا جو مکہ مین ہوا حدیث شریف مین آیا ہے القرآن ہو الدواء قرآن مجید سارے مرضون کا علاج اور ہر ایک بیماری کی دوا ہے اس مبارک ایت کا خواص یہ ہے کہ اگر کوئی مظلوم کسی ظالم کے پنجے مین گرفتار ہو یا ناحق کسی مقدمہ مین پہنس گیا ہو یا شہر یا محلے یا گاؤن کے لوگ دشمن

ہوئے ہوں گاؤں سے نکالنے کا فکر کرتے ہوں یا کوئی اور آفت ناگہانی آن پڑی ہو اس مبارک ایت کو سات ہزار مرتبے روزانہ سات دن تک ٹھیک دوپہر کے وقت پڑھنا قطعی طور پر نجات اور رہائی حکم الٰہی سے بخشتا ہے تشریح ٹھیک بارہ بجے اس عمل کو شروع کیا جاے پھر چاہے جتنی دیر میں پورا ہو پورا کیا جائے کوئی حرج نہ ہوگا۔

ہجرت مبارک کے راز اور نکتے

پہلا نکتہ خدا نے حضور سے وطن کیوں چھڑایا ہر ایک انسان کی طبیعت وطن اور پیدایش کی جگہ سے زیادہ مانوس ہوتی ہے حب الوطن مشہور بات ہے حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر وطن کا ایک گڑھا بھی انسان کے نزدیک بڑے بڑے خوش نما ملکوں سے زیادہ محبوب اور پیارا ہوتا ہے پھر وطن بھی خانہ کعبہ رب جلیل کا گھر جسکی تعمیر کرنی والے حضرت ابراہیم خلیل اور حضرت اسماعیل جہان بھر کا عبادت خانہ عبادت الٰہی بجالانے کی جگہ سے ادنے مسلمان کو بہت محبت اور انس والفت ہوتی ہے پھر مقابلے اسکے سید العابدین سردار مرسلین کو عبادت خانہ سے کیا کچھ عشق ہوگا اور ہونا چاہیئے اسی لئے ہجرت کے وقت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روتے جاتے اور مڑ مڑ کر کعبہ کو دیکھتے اور یہ کہتے تھے کہ اے کعبہ تو ساری جہان سے زیادہ مجھے محبوب اور پیارا ہے اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں ساری عمر میں ایک دم کے لیے بھی تجھ سے جدا نہ ہوتا جب حضور کی محبت کی کعبہ کے ساتھ یہ حالت تھی ادہر حضور کو خدا نے اپنی محبت اور مرضی کے لئے خاص کر لیا تھا اور حضور

کے دل میں سوائے اپنے عشق اور محبت کے کسی دوسری شے کی محبت نام کو باقی رکھنا نہیں پسند فرماتا تھا اسلئے حضور کو آپ کے محبوب کعبہ سے چھڑایا اور کعبہ سے جناب کو ہجرت کا حکم دیا کیونکہ ایک دل میں دو عشق ایک قلب دو محبوب نہیں سما سکتے ما جعل اللہ الرجل من قلبین فی جوفہ ترجمہ ایک سینہ ایک دل میں خدا نے دو دل نہیں بنائے دو چیزوں کی محبت دو معشوقوں کا خیال ایک دل میں قایم نہیں رہ سکتا ایک کی جانب میلان زیادہ ایک کی طرف کم ہونا لازمی بات ہے ایک کا باقی رہنا دوسرے کا فنا ہونا ضروری امر ہے اس لئے فانی کی محبت کو فنا کیا گیا یعنے کعبہ کے محبت کو حضور سے چھڑایا اور یہاں سے ہجرت کا حکم دیا چنانچہ اس راز کو سردار اولین وآخرین خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات مبارک کے وقت اپنی زبان مبارک سے کھولا تھا لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلاً ولکنی اتخذت اللہ خلیلا یعنی اگر میں سوائے اللہ کے کسی کو دوست دلی بناتا تو ابو بکر کو بناتا مگر میں نے سب تعلق قطع کر کے صرف ایک اللہ کو اپنا دوست اور محبوب بنا لیا اس حدیث نے صاف ظاہر کر دیا کہ لوگون تمہارے مبارک رسول نے تمامی سارے علاقوں سارے محبوبوں اور دوستوں سے کنارہ کشی اختیار فرما کر صرف ایک محبوب حقیقی کو اپنا محبوب بنا لیا ہے ابتدا میں حضور نے کعبہ کو چھوڑا آخر میں صدیق سے شخص کی محبت کو چھوڑا ایک مولی کی محبت کے رشتے کو کامل طور سے جوڑا ماسوا اللہ کے سب کو دل سے فنا کیا اور ایک باقی کا ساتھ لیا مولف اے لوگون عشق حقیقی کے پہلی سیڑھی ترک وطن ترک احباب ہے خدائے پاک کے محبت کے ساتھ کسی دوسرے کی محبت رکھنی ضدین کا جمع کرنا ہے اور یہ تمام عاقلون کے نزدیک سخت محال

اور اشکال ہے دو بادشاہ در یک اقلیم نہ گنجند کا مضمون ہے دوسرا نکتہ عزت اور وجاہت
انسان میں دو طرح کی ہوتی ہے ایک اپنی ذاتی و دوسری خاندانی اپنے بزرگون باپ دادا قوم
خاندان کی وجہ سے یا مال کے سبب سے وطن کی قدامت کے سبب سے ذاتی وجاہت اصلی
عزت ہے اور ہر خاندان کی وجہ سے بزرگون کے سبب سے یا مال کے یا وطن کے سبب سے جو
عزت ہوگی وہ عارضی اور بے اعتبار ہے کیونکہ مانگی ہوی ہے غیر شخص یا دوسری چیز کے سبب سے
حاصل ہوئی ہے رب جلیل کو اپنے حبیب پاک کو اصلی اور ذاتی وجاہت اور عزت عطا فرمانی منظور
تھی اس لئے سارے سامان عارضی وجاہت کے ندارد کردئے ایک نہایت غریب مفلس
خاندان میں جناب کو پیدا کیا خود حضور کو ساری عمر نبی فقیر بنا کر رکہا والدین کا حضور کے ایسے
وقت مین انتقال ہوا کہ آپ نے دونون مین سے کسی ایک کو بھی نہ دیکہا چچا ابو طالب کے پاس
حضور نے وقت مبارک کو پورا کیا آپکی قوم اسلام کی وجہ سے سخت دشمن مقابل تہی وطن کی
عزت کو ہجرت کا حکم دیکر مٹایا آپ سے وطن چھوڑایا محض غیر وطن جسکی آب وہوا بھی سخت
خراب طاعون اور بخار کا مسکن تہا وہ حضور کو رہنے کو دیا اس مین خدا کو یہی ظاہر فرمانا مقصود
تہا کہ محمد کا جلال اور نور آفتاب کی مانند ہے آفتاب کو چاند ستارون وغیرہ کے نور کی کیا ضرورت
کسی روشن چراغ کی کیا حاجت تہی جو آپکو کسی قسم کی روشنی یا کسی غیر کی عزت سے عزت دیتا
آپ تو خود وہ تہے جنکی شان یہ تہی وصلی اللہ علی نور کزو شد نورہا پیدا زمین در عشق او
ساکن فلک در حب او شیدا تیسرا نکتہ مکہ معظمہ خدا کی طرف سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کی برکت سے متبرک ہو چکا تہا اور سارے جہان سے زیادہ اوسکی تعظیم توقیر خدا کی طرف سے

مقرر ہو چکی تھی اگر سید المرسلین علیہ السلام بھی اسی جگہ فروکش رہتے زیادہ تر کوئی نئی بات
پیدا نہوتی جناب سید المرسلین علیہ السلام کی کوئی وجاہت اور بزرگی ظاہر نہ ہوتی خدانے
آپکو بدتر سے بدتر زمین کی طرف جسکا جاہلیتہ مین یثرب نام تہا جو قسم قسم کے وبا ڈنکا گہر
جس کی آبادی نہایت پریشان جسکی رعایا حد درجے کی مفلس محتاج تہی ہجرت کا حکم دیکر
اوس بدتر زمین کو افضل اور نہایت متبرک بنایا جناب کی دعا تہی آلہی ابراہیم خلیل اللہ نے
مکہ کے لئے برکت کی دعا فرمائی مین مدینہ کے لئے برکت کی دعا کرتا ہون آلہی اسکی زمین سے
وبا کو نکال دے اسکے باغات زراعت مین برکت عطا کر اس بستی کی اہل ایمان کے دلون مین
محبت دے اب حضور کی دعا اور جناب کے قدمون کا طفیل ہے جو مدینہ طیبہ اکثر باتون مین
مکہ پر فوقیت رکہتا ہے آج سے نہین سیکڑون برس سے ائمہ مجتہدین مین اس بات کا اختلاف
ہے کہ مکہ معظمہ افضل ہے یا مدینہ طیبہ بعض کے نزدیک مکہ افضل ہے بعض کے نزدیک مدینہ منورہ
افضل ہے فقیر کے نزدیک عابدون کے لئے مکہ افضل اور عاشقون کے لئے مدینہ طیبہ بہتر اور
افضل ہے قدر این مے نشناسی بخدا تا نہ چشی اکثر مجتہدین اور فقہائے کاملین کا اسی بات
پر اتفاق ہے کہ قبر شریف کی وہ مبارک زمین جو حضور کے نورانی جسد مطہر سے متصل یا قریب
ہے وہ بیت المقدس اور مکہ معظمہ سے افضل ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ بیت المقدس یا کعبہ کو
دیگر انبیاء علیہم السلام کی سبب سے شرف اور بزرگی حاصل ہوئی اور مدینہ طیبہ کو جناب سید المرسلین
کے سبب سے عزت ملی پس جیسا حضور اکرم کا مرتبہ سب انبیاء پر زائد ہے اسی طرح مدینہ کا
رتبہ ساری بستیون پر فوق ہونا چاہئے مکہ معظمہ پہلے ہی سے اچھا تہا پہر اچھے کو اچھا بنانا

تحصیل حاصل اور فضول بات ہے بُرے کو اچھا اور پھر اچھوں سے اچھا بنانا یہ بڑا کمال اور یہ طفیل ہے محض حضور اکرم کا۔

ہجرت کا واقعہ

جب خدا کی فضل سے چمکارے توحید کے جگہ جگہ سے چمکتے ہوئے نظر آنے اور نعرے لا الہ الا اللہ کے کعبہ کے اس پاس سُننے جانے لگے مکہ کے بچوں اور غلاموں عورتوں میں سلام کا اثر توقع سے زیادہ پیدا ہونے لگا مکہ کے سارے کافر نہایت بے چین ہو کر تڑپتے انگاروں پر لوٹتے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہلاکت کی ہجد کوششیں کرنے لگے لیکن جسے خدا رکھے اوسے کون چکھے کفار کے سارے منصوبے بیکار اور غلط ہوئے کوئی تدبیر ایسی نہ بن پڑی جسکے سبب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی دعوت کرنے سے باز رہتے ناچار بڑے بڑے کفار پرانے نبھکاروں نے پوشیدہ طور سے ایک مکان میں جمع ہو کر مکان کا دروازہ بند کیا لیکن یہ یقینی بات ہے کہ حق کا راضی رحمان بُری بات کا ساتھی شیطان ہوتا ہے ابلیس لعین نے اس موقعہ کو غنیمت جانا فوراً ہی ایک بزرگ شخص کی صورت بنا کر آیا اور دروازہ پر آواز دی کہ لوگوں دروازہ کھولو ابوجہل نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے اور کیوں آئے ہو شیطان لعین نے کہا کہ میں ایک ضعیف بڈھا پُرانا نہایت تجربے کار ہوں شہر نجد سے آیا اور تمہارے اس مبارک مشورہ میں شریک ہو کر سعادت حاصل کرنی چاہتا ہوں (فائدہ اوسی دن سے محاورے عرب میں ہر مکار عیار دھوکے باز کو شیخ نجدی کے لقب سے

یاد کرتے ہین) مکہ کے سارے بڑون کا نچوڑ پہر اوس مین شقی ازلی ابلیس لعین کا شامل ہونا زہر ہلاہل کو مات کرتا تہا جب مجلس آراستہ ہوئی کفار مکہ نے باہم قسمین کہائین کہ آج کوئی شخص اسے دینے مین کمی نہ کرے (تعجب) اے خدا کیا یہ نالائق لوگ حضور پرنور ابو القاسم جنت کے تقسیم فرمانے والے کی شان عالی مین توہین کرنے اور جناب کے ذات عالی کو تکلیف پہونچانے کے لئے باہم قسمین کہاتے اور عہد وپیمان کرتے اور یہ کہتے ہین کہ لوگو آج ہم مین سے کوئی شخص محمد بن عبد اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بابت برائی از بہت ہلاکت موت وشہادت کی راے دینے مین کوتاہی نہ کرے ادہر یہ تیاریان ہو تین ادہر رؤف ورحیم جناب رسول کریم یہ خبر سنکر فرماتے اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون اے مولا میری قوم کو ہدایت فرمادے راہ رست دکہادے کیونکہ یہ لوگ نا سمجھ ہین جانتے نہین جب کفار مکہ کے باہم عہد وپیمان ہوچکے تب ہر ایک شخص اپنی اپنی راے پیش کرنے اور اپنی گوز انگارے بہجبہلنے لگا ایک کافر ابو البختری نامی بولا کہ اس شخص (یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم) کو ایک تنگ تاریک مکان مین بند کیا جائے صرف ایک چہوٹا سا روشن دان باقی رکہا جائے اوسی روشن دان سے روز کچہ قدر قلیل کہانا دانہ دیا جائے چند روز کے بعد بے مارے آپ مرجائیگا (اعاذہ اللہ روحی فداہ) شیطان یعنی شیخ نجدی اس راے پر سخت معترض ہو کر بولا بئس ما قلت یا ابا البختری اے ابو البختری تیری راے نہایت ناقص ہے اے لوگو تمہین معلوم نہین یہ (یعنی رسول اکرم) وہ شخص ہے کہ اگر اسے سات قفلون مین بند کرکے رکہو گے تو بہی اسکی خوشبو با۔

نکل آئیگی اور پہران کے مان نے والے اوس بوکو پاکر مکان کو توڑین اور اپنے امام کو نکال کر لیجائینگے لوگون کیامیرا یہ اعتراض ٹہیک نہین ہے تمام مجلس سے مرحبا آفرین کے نعرے بلند ہوئے عمرو بن ہشام نامی کافر نے کہا کہ اچہا اگر وہ راے ناپسند ہے تو یہ کیا جاے کہ اُنکو (یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو) ایک اونٹ کے کمر پر رسیون سے باندہ کر اوس اونٹ کو ملک حجاز سے باہر نکالا جائے اسصورت مین مکہ کے لوگ نہایت آرام سے ہوجاینگے اور نہایت سہولت سے پیچہا چہوٹ جائیگا لعین نے سُنکر کہا کہ یہ راے پہلی راے سے بہی زیادہ خراب اور بُری ہے کیونکہ تم نہین جانتے کہ محمد بن عبداللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کا شیرین کلام عالی اخلاق ایسا دلون کو مسخر کرنے والا ہے کہ چند روز مین ہزارون معتقد مرید آپ کے ساتہہ ہون گے اور ایک دن مکہ پر چڑہائی ہوکر بچہ بچہ تمہارا قتل کیا جائیگا اے لوگو یہ راے بہی غلط ہے اگر کوئی اور رائے ہو تو پیش کرو یہ سُنکر ابوجہل نے کہا کہ میری ایک راے ہے اگر شیخ نجدی اور حاضرین مجلس پسند اور منظور کرین وہ یہ ہے کہ اسوقت مکہ مین پندرہ بیس خاندان ہین جو محمد بن عبداللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) سے سخت نالان ہین صرف ایک بنی ہاشم کا خاندان اونکا طرفدار ورنہ سب گہرانے اونسے بیزار ہین سوانے بنی ہاشم کے ہر ایک گہرانے سے ایک ایک جوان ہتیارون سے مسلح لیا جاے اور وہ سب کے سب رات کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گہر مین کود کر سب کے سب دفعتہ وار کرین اور آپکو شہید کرکے اپنے گہر چلے جائین جب صبح کو بنی ہاشم کو خبر ہوگی تب ایک گہرانے قومون اسقدر گہرانون سے کہان تک لڑے گا آخر لاچار ہوکر خون بہا (یعنی سوا ونٹ) لیکر فیصلہ ہوجائیگا

(مؤلف) واللہ تم باللہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم روحی فداہ کے جسم اطہر کے ایک قطرہ کے خون بہا میں عرش سے فرش تک سارا جہان بھی اگر دیا جاے تو بھی کافی نہ ہوگا پھر کہاں سو اونٹ ناپاک اور کہاں وہ جان افلاک چہ نسبت خاک را بعالم پاک ابوجہل کی یہ راے شیخ نجدی اور ساری مجلس نے پسند کی اور یہی بات مقرر ہوکر مجلس برخاست ہوئی ادہر حضرت جبرئیل امین تشریف لاے اور ساری کیفیت بیان فرمائی کہ کفار قریش مشورہ کرتے تھے کہ حضرت کو کسی مکان میں بند کریں یا جلاوطن کردیں یا قتل کریں یہ خبر سنکر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے عرض کیا کہ آج کی رات آپ اپنے بستر پر نہ سوئیں بلکہ یہاں سے ہجرت کریں اور آپ کے ساتھ ابوبکر ہجرت کرینگے یہ سنکر آپ خوش ہوے اور حضرت ابوبکر سے اونکے مکان پر جاکر سارا حال بیان کیا جناب صدیق اکبر ایک عرصہ سے اپنی اور حضور کی ہجرت کا سامان طیار کر چکے تھے اور وجہ اسکی یہ تھی کہ حضرت ابوبکر نے ہجرت سے پہلے خواب دیکھا تھا جس میں خدا نے ابوبکرؓ پر سارے حالات ظاہر کردئے تھے (صدیق اکبر کا خواب) تاریخ الخمیس میں ہے ایک رات کا چاند آسمان سے اترکر مکہ معظمہ کی زمین پر نازل ہوا سارا مکہ کا میدان اسکے نور سے روشن ہوا پھر وہ چاند زمین سے آسمان پر گیا پھر دوبارہ وہاں سے اترکر بجاے مکہ معظمہ کے مدینہ منورہ کی زمین پر نازل ہوا اور بہت سے ستارے بھی چاند کے ساتھ ساتھ مدینہ منورہ کی زمین پر اترے پھر وہ چاند نہایت روشن اور چمک کے ساتھ مدینہ سے مکہ معظمہ واپس آیا اور وہ ستارے بھی چاند کے ساتھ مدینہ سے مکہ آے اسکے بعد دوبارہ

وہ چاند اپنے ستارون کو ساتھہ لیکر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ واپس آیا اور بی بی عائشہ کے حجرہ مین داخل ہوا جسکی زمین شق ہوئی وہ ماہتاب اوس زمین مین چھپ گیا خواب کی تعبیر مین جناب صدیق اکبر کو حضرت یوسف صدیق اللہ کے مانند نہایت ملکہ تہا آپنے اپنے خواب کی خود ہی تعبیر فرمائی کہ وہ چودہوین رات کا چاند جناب سید المرسلین ہین کہ سب سے پہلے اس چاند نے مکہ کی زمین کو نور نبوت سے روشن کیا پہر وہ چاند حرم سے نکل کر آسمان پر گیا یعنی جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج مین آسمان پر گئے وہان سے اترکر مدینہ جاوینگے یعنی آپ مکہ معظمہ سے ہجرت کرینگے یہ ستارے جو آپ کے ساتھہ تہے یہ حضور کے صحابی ہین جو آپ کے ساتھہ مکہ سے مدینے ہجرت کرینگے دوسری مرتبہ وہ چاند معہ ستارون کے مکہ معظمہ آئیگا مطلب یہ ہے کہ ایک دن مکہ معظمہ فتح اور مکہ مین اسلام کا غلبہ ہوگا اسکے بعد وہ چاند کا معہ ستارون کے پہر واپس مدینہ تشریف لائیگا عائشہ صدیقہ کے حجرہ مین داخل ہونا اسکا یہ مطلب ہے کہ حضور بیمار ہوکر عائشہ صدیقہ کے حجرہ مین قیام پذیر ہونگے اسکے بعد حجرہ کی زمین پہٹ کر چاند کا اوس مین غروب فرمانا اسکا یہ مطلب ہے کہ آپ انتقال فرماکر اوسی حجرہ مین مدفون ہونگے جس طرح خدا نے ابوبکر کو دکھایا تہا وہ سب کچھ اوسی طرح پورا ہوا خدا نے اس خواب مین ابتدائے بعثت سے انتہا تک کے سارے واقعات دکھائے تہے جسکے سبب صدیق اکبر کو معلوم ہوچکا تہا کہ ایک دن ضرور ایسا ہونا ہے کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ترک وطن فرمائینگے اور مکہ سے مدینہ ہجرت کرجائینگے اسی بنیاد پر صدیق ہی کے پرانے رفیق سفر کا سامان طیار کرکے عرصے سے ہجرت کے منتظر تہے جب ان نابکاران

مکہ نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے شہید کرنے کا عزم کیا اوسیوقت حضرت روح الامین تشریف لائے اور سارے مشورون کا خلاصہ بیان کیا اور یہ فرمایا کہ آج رات کو حضور پر حملہ ہوگا آج جناب رات کے وقت یہان سے ہجرت کرین اور اپنے بچھونے پر اپنی جگہ حضرت علی کو سلا آئین اور ابوبکر کو اپنے ساتھہ لیجائین یہ حکم سنکر جناب اکرم اوسیوقت عین دوپہر کے وقت ابوبکر صدیق کے مکان کی طرف تشریف لے چلے کسی نے ابوبکر سے کہا کہ آج ٹہیک دوپہر کے وقت حضرت تمہارے گہر چلے اتے ہین صدیق اکبر یہ سنکر گہبرائے اور فرمایا کہ خدا خیر کرے یہ بے وقت تشریف لانا خالی از علت نہین اتنے مین جناب بہی تشریف لے آئے اور یہ فرمایا کہ اے ابوبکر ایک راز کی بات ہے اگر تمہارے گہر مین کوئی غیر شخص ہو تو اوسے ہٹا دو عرض کیا کہ حضرت اسوقت میرے گہر مین میری اہلیہ ہے یا حضور کی اہلیہ تیسری آپکی سالی ہین اور کوئی غیر نہین یہ سنکر جناب نے ارشاد کیا کہ ابہی میرے پاس جبرئیل امین آنکر مجھے ہجرت کا حکم دیگئے ہین ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ حضور اگر اجازت ہو تو غلام بہی جناب کی رکاب مین پکڑ کر ساتھہ چلے فرمایا کہ ابوبکر یہ تم کیون کہتے ہو تمہارے ساتھہ لیجانے کا حکم عرش اعلیٰ سے آیا ہے یہ بشارت سنکر ابوبکر صدیق شوق مین آکر رونے اور یہ عرض کرنے لگے کہ یا حضرت مین نے چھہ مہینہ پہلے سے سارا سامان سفر کا تیار کر لیا ہے جسوقت جناب فرمائین مین حاضر کرون حضور نے فرمایا کہ مجھے ابہی حکم ثانی کا انتظار ہے حکم آتے ہی نکل چلین گے یہ فرما کر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے مکان سے نکلکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ اے علی ہم آج رات کو مکہ سے ہجرت کرینگے تم ہماری جگہ ہمارے بستر پر لیٹ جانا تا کہ کفار

تمکو میری جگہ لیٹا دیکھکر یہ سمجھینگے کہ محمد ابہی لیٹے ہین جب تک مین گھر سے دور نہ چلا جاؤن تم میرا چادر اُڑھے لیٹے رہنا اے علی جسوقت تک تم میرا چادر اُڑہے رہوگے کوئی تکلیف تمہین نہ پہونچے گی حضرت علی نے آپکی جگہ آپ کے بستر پر سونا نہایت خوشی سے منظور کیا یہ واقعہ اندہیری راتون کا تہا جب رات ہوئی اور خوب اندہیرا ہوا کافر تلوارین لیکر حضور کے مکان کے چارون طرف جمع ہوئے اور ہر طرف سے جناب کے مکان کا حصار کرلیا انتظار یہ تہا کہ جب آپ سو جائینگے اوسوقت گہر مین گہسکر آپ کو شہید کرین اہی انتظار مین کافر کہڑے آپس مین باتین کرتے تہے کہ دیکہو یہ شخص کیسی جہونٹی باتین کرتا او سکہتا کہ اے مکے والون اگر تم میری اطاعت کرو اور مسلمان ہو جاؤ تو خداوند کریم تمہین دنیا مین عرب اور عجم کا بادشاہ بنائیگا اور آخرت مین ایسے ایسے میوے کے باغ عطا کرے گا جنکے پہلون کا ایک دانہ سارے جہان کے لئے کافی ہے اور اگر میری اطاعت نہ کروگے آخرت مین ہمیشہ بھڑکتی آگ مین جلتے رہوگے اور دُنیا مین لعنت کے چُھری سے ذبح کئے جاؤگے کافرون کی یہ باتین سُنکر حضور بستر پر لیٹے ہوئے فرماتے تہے کہ اے نادانون مین نے جو کچہ تم سے کہا سچ کہا اور ہمیشہ یہی کہونگا لیکن اے ابوجہل تو ضرور ایمان سے محروم رہکر جہنم مین جائیگا ہمیشہ اوسی آگ مین جلایا جائیگا کافر گھڑی گھڑی آپکی باتون کا مذاق اُڑاتے قہقہے لگاتے تہے لیکن وہ سب کچہ آپکا فرمان نہ تھا بلکہ رب العالمین کا ارشاد عالی تہا وما ینطق عن الھوی حضور کوئی فقرہ بغیر حکم نہ فرماتے جو کچہ آپ سے اللہ کہلواتا وہی کہتے تھے چند ہی روز مین سب کچہ ظہور مین آیا انجناب کی باتین ماننے والے عرب اور عجم کے مالک روم شام کے بادشاہ ہوئے

نہ ماننے والے کس ذلت اور خواری سے بدر وغیرہ کے میدان جنگ مین مرکر جہنم واصل ہوئے ٹھیک آدھی رات کے وقت حکم ہوا کہ حضرت اُٹھیے اب سونے کا وقت نہین ہے آنحضرت نے فرمایا کہ جبرئیل چارون طرف کافر جمع ہین مین کس طرح جا سکتا ہون عرض کیا کہ سورۃ یٰسین شریف کی آیت ہین انا جعلنا فی اعناقھم اغلالا فھی الی الاذقان فھم مقمحون وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشیناھم فھم لایبصرون یعنی ہمنے ان کفار کی گردنون مین ایسی طوق ڈالا ہے جسکی وجہ سے وہ گردن نہین اوٹھا سکتے اور ہمنے ان کافرون کو دیوار دین کے اندر گھیر دیا یہ کچھ دیکھہ نہین سکتے پڑھیے اور تھوڑی سی خاک پر دم کرکے ان کافرون کی طرف پھینک دیجیے حضور نے تھوڑی سی خاک پر یہ مبارک آیتین پڑھ کر دم کرکے کافرون کی طرف پھینکدی ایک مٹھی خاک ستر آدمیون کے مونہون سرون آنکھون مین بھری مگر عجب طرفہ یہ تھا کہ بجاے تکلیف ہونے کے سب کو غفلت کی نیند آئی خدا نے سبکو اندھا کیا اور اپنے رسول کو سب کے سامنے سے سلامت نکال لے گیا حکمت خدا نے یہان عجیب معجزہ آپکے ہاتھ سے ظاہر کیا اول ایک قدر قلیل مٹھی بھر خاک کا ستر سے زیادہ کافرون کے مونہہ سر آنکھین ناک کانون مین بھر نا دوسرے حضور نے خاک ایک جانب پھینکی تھی اور کافر حضور کے مکان کے چارون طرف احاطہ کئے کھڑے تھے خاک پھینکی گئی ایک طرف قدرت الٰہی سے پہونچگئی چارون طرف تیسرے جب کسی کی آنکھون مین خاک یا تنکا گرتا ہے تب سخت بے چینی کے سبب ذرا نیند نہین آتی مگر یہان قدرت نے خلاف عادت یہ کام کیا کہ جنکی آنکھون مین خاک پڑی انھین آرام کی نیند آئی سبحان اللہ غور سے مسلمانون خدا نے وہ رحمت والے

پیغمبر ہمین عطا فرمائے جنکے غصہ بہرے ہاتھہ سے اگر خاک بہی کسی دشمن کی آنکھون مین ڈالی گئی وہ بھی راحت اور آرام کا سرمہ بنی بہلا خیال کرو کہ جب مسلمان کے لئے آپ نے اپنے ان مبارک ہاتون سے مغفرت کی دعا کی ہوا سکے کیسے کچہ مرتبے ہون گے سبحان اللہ خاک پڑتے ہی سارے کافر سو گئے اونکے ساتہہ شیطان بہی سو یا جیسے سب غافل ہوئے حضور اکرم سبکے سامنے گہر سے نکلے حضرت علی آپکی چادر مبارک اوڑہکر آپکی جگہ لیٹ گئے امام غزالی نے لکھا ہے کہ حق تعالے نے حضرت جبرئیل اور میکائیل سے فرمایا ہمنے تمہے باہم بہائی بہائی بنایا اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ کی اب کونسا تم مین سے اپنی عمر کم اور بہائی کی عمر زیادہ ہونی چاہتا ہے دونو فرشتون نے اپنی ہی عمر کی زیادتی چاہی حکم ہوا کہ آج تم علی بن ابی طالب کی برابری نہ کر سکے جیکہ علی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہم بہائی تہے دیکہو علی نے اپنی جان اپنے بہائی پر نثار کردی اب تم جاؤ اور علی کی حفاظت کرو حضرت جبرئیل اور میکائیل اُترے اور حضرت علی کی سرہانے کہڑے ہوکر رات بہر حفاظت کرتے رہے اور یہ کہتے رہے کہ واہ واہ اے علی حق تعالے تمہارا ذکر ملائک مین فرمارہا ہے کہ دیکہو جان نثار بندے ایسے ہوتے ہین ادہر آنحضرت گہر سے نکل کر ابوبکر کے مکان پر پہونچکر آپ کو ساتہہ لیکر غار ثور کی طرف روانہ ہوتے اودہر سے ایک کافر بہاگا ہوا آیا اور یہ کہا کہ لوگو تم کس انتظار مین یہان کہڑے ہو محمد بن عبد اللہ ابوبکر کے مکان سے ہوتے ہوئے جنگل کی جانب گئے اور تمہارے مونہہ پر خاک ڈالگئے یہ بات سنکر جو کافر اپنا مونہہ اور سر دیکہتا ہے خاک مین بہرا ہوا پاتا ہے ابوجہل نے کہا کہ یہ بات جہوٹی ہے دیکہو محمد وہ چادر اوڑہے سوتے ہین جب

کفار مین باہم اختلاف ہوا سب کے سب تلوارین لیکر ایکدم حضور کے مکان مین کود ے
ان کی آہٹ سے حضرت علیؓ نے اوٹھکر فرمایا کہ لوگون یہ مداخلت بیجا کیسی ہے تم کسطح
مکان مین بلا اجازت چلے آئے ابوجہل لعین نے کہا کہ محمدؐ کہان ہین علیؓ نے جواب دیا کہ مین
انکا محافظ نگہبان نہین ہون اونکا نگہبان اللہ ہے وہ آپ کو جہان چاہا لے گیا لوگون کیا
تم بنی ہاشم کی تلوار سے ناواقف ہو جو اسطح بیخوف ہوکر گھر مین چلے آئے بہت جلد باہر نکل
جاؤ ورنہ یہ تلوار ہوگی اور تمہاری گردنین ایک بہی زندہ نہ جائیگا مکہ والون کو حضرت علیؓ
سے کوئی تعلق نہ تہا جب آنحضرت کو وہان نہ دیکہا تب گہبرائے ہوئے وہان سے نکلکر چارون
طرف تلاش کیا مگر کہین نہ پایا رات بمشکل سے کاٹی علی الصباح بڑے بڑے قائیف دانا کہوجی
لوگون کو جمع کیا اور آپ کی تلاش مین جنگل کی طرف نکلے اوسطرف ابوبکر صدیق آپکو لیکر غار ثور
مین پہونچے رستے کی کیفیت یہ ہوئی کہ جس وقت حضور ثور پہاڑ کے قریب پہونچے جناب صدیق
اکبر نے آپکو اپنے کندہے پر سوار کیا اور نقش قدم حضور کا زمین سے اوٹھاکر اپنی پشت پر
رکھ لیا غار کے موہنہ پر پہونچکر حضور کو غار کے باہر چہوڑا خود اندہیرے تنگ اور تاریک غار مین
کالی رات مین بچہوؤن کے گہر مین گہس کر ہاتھون سے غار کی زمین صاف کی جسقدر سوراخ
نظر آئے سب مین اپنے کپڑے پہاڑ کر رکہے اور سارے سوراخون کو بند کیا صرف ایک سوراخ
باقی رہا اور کپڑا ختم ہوا اوس مین اپنے پیر کی ایڑی رکھکر اور حضور کو اندر بلاکر عرض کیا کہ
آپ میرے زانون پر سر رکھکر سو جائین کیونکہ آپ ساری رات جاگنے اور تکلیف سے رستہ
چلتے رہے ہین جب آفتاب نبوت نے غار مین آرام فرمایا اوہر خدا کے حکم سے ایک درخت

ببول کا بہت دور کی فاصلہ سے آیا اور غار کے موہنہ پر چھایا ادہر مکڑی آئی اوسنے غار کے
موہنہ اور سارے ببول کے درخت پر بہت جلد جالا پورا کر رستہ بند کیا اس طرح سے رات ہی
رات مین جنگلی کبوتر کو حکم ہوا اوسنے غار کے موہنہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیئے اشارات عقلمندون
کو اشارہ بھی کافی ہوتا ہے مگر نادان قتل ہوجانے کے بعد بہی نہین سمجہتا غار کے موہنہ پر ببول کے
درخت کا آنا کفار کو نصیحت کرنا مقصود تہا کہ لوگون غار والون کو تکلیف دینا یا غار کے اندر جانا
اپنے لئے کانٹے بونا عذاب کا سامان پیدا کرتا ہے ہوشیار ہوجاؤ کانٹون بہرا رستہ ہے مکڑی
کا جالا پورا اعلان تہا کہ مکہ والون تمہارا سارا مکر ہمارے سامنے ایک مکڑی کے جالے سے
زیادہ کمزور ہے دیکھو ہماری مکڑی کے جالے کو تم نہین توڑ سکتے کبوتر کا انڈے دینا اس مین اعلان
تہا کہ تم اس نبی کو شہید نہین کر سکتے انکی نسل انکی اولاد انکی امت انکی تابعدار ہمیشہ اور ہر جگہ
شہرون جنگلون مین پرندون کی مانند باقی رہینگے شہر اور جنگل انسے آباد ہون گے کبوتر ونکا انڈے
دینا حضور کے بقاء نسل کی طرف اشارہ تہا حضور غار مین صدیق اکبر کے زانو پر سر رکھکر سوگئے
ایک زہریلے سانپ نے ابوبکر کے پیر کی ایڑی مین کاٹا جسکی وجہ سے صدیق اکبر کو سخت تکلیف
ہوئی تکلیف سے روتے مگر زانون کو حرکت نہ دیتے مبادا آپکی آنکھہ کہل جائے اور آپکو تکلیف ہو
میری جان نکل جائے بلا سے مگر جان جہان کو کسی طرح اذیت نہ ہوجائے واہ رے عشق واہ رے
محبت تیرا کیا کہنا ہے ابوبکر کی جان سخت بیچین تہی مگر حرکت نہ تہی تکلیف کی وجہ سے آپ کے
آنکہون سے آنسو نکل کر حضور انور کے چہرہ مبارک پر گرے حضور کی آنکھہ کہلی فرمایا کہ ابوبکر تمہیں
کچہ تکلیف ہے عرض کیا کہ کوئی زہریلا سانپ مجہے کاٹتا ہے جناب نے فرمایا کہ وہ پیر میرے پاس

لائے حضور نے اوس سانپ کے کاٹے پر دم کیا فوراً زہر اور ساری تکلیف دور ہوئی اس تکلیف
کے سبب سے ابو بکرؓ کو پیاس لگی عرض کیا کہ جناب مجھے پیاس بہت سخت لگی ہوئی ہے فرمایا کہ غار
کے دوسرے کنارے پر جاکر دیکھو خدا نے تمہارے لئے پانی بھیجا ہے جب ابو بکرؓ غار ثور کی دوسری
جانب پہونچے تب وہان دودہ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ سرد شہد سے زیادہ شیرین
پانی بہتا ہوا ملا جسکے پیتے ہی ساری پیاس بجھ گئی عرض کیا کہ جناب یہ پانی کہان سے آیا تہا
فرمایا کہ رب العالمین نے تمہارے لئے جنت سے بھیجا تہا ہجرت کی رات غار کے واقعات
یہ تھے ادہر صبح کو کافرون کا مجمع جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش مین باہر نکلا
پیرون کے نقش کو دیکھتے ہوئے غار ثور تک پہونچے کھوجیون نے کہا کہ بس آگے ایک پیر کا نقش
ہے دوسرا نقش قدم غائب ہے ابو بکر کا نقش یہ ہے محمد کا نقش قدم غائب ہے ہمارے نزدیک
سوا اس غار کے اور کہین نہین گئے اسی غار مین تلاش کرو یہ سنکر کفار مکہ بولے کہ تم بیوقوف ہوئے ہو
بہلا غار کے اندر کوئی کس طرح جا سکتا ہے غار کے موہنہ پر ببول کا درخت مانع موجود ہے بالفرض
اگر کوئی کسی طرح چلا بھی جائے تو یہ جالا مکڑی کا کس طرح ثابت رہ سکتا ہے اور پھر یہ وحشی
جنگلی کبوتر جواب اطمینان سے انڈے لئے بیٹھے ہین یہ کسطرح یہان رہ سکتے ہین پس یہ
خیال غلط ہے کہ محمد یہان چھپے بیٹھے ہین یہان کوئی ہرگز نہین ہے اس قیل وقال اور جھگڑے
کے وقت جناب صدیق اکبر نے عرض کیا کہ جناب اگر یہ کافر غار مین موہنہ ڈالکر ذرا بھی غور سے
خیال کرین تو ہمین دیکھ لین گے حضور نے فرمایا ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما اے ابو بکر تم کیا خیال
کرتے ہو اُن دو شخصون کی نسبت جنکا تیسرا ساتھی اور محافظ خود رب العالمین ہو نہ گھبراؤ خدا نے

ان سب کو اندھا کر دیا ہے یہ کسی طرح ہمیں نہیں دیکھ سکتے کیا قدرت ہے ایک مکڑی کے سبب
حضور کو کفار کی آنکھوں سے چھپا لیا ایک مچھر نے نمرود سے بادشاہ کا کام تمام کیا کبھی اوسکی
سرکار میں مچھر سپہ سالاری کرتا ہے کبھی مکڑی حق کے پیارون کی پردہ داری راز داری کرتی ہے
ہرچند کفار نے کوشش کی مگر کہیں حضور کا پتہ نہ لگا مجبور ہو کر وہان سے واپس مکہ میں آئے
مگر یہ نفیب ابوجہل کو چین نہ تہا ایک منادی کرنے والیکو بلا کر منادی کرائی کہ جو کوئی محمد کو لائیگا
یا اونکا پتہ بتائیگا سو اونٹ انعام پائیگا یہ سنکر بہت سے نفسانی طمع میں آنکر حضور کی تلاش
میں پہرنے لگے لیکن کسی کو کہیں پتہ نہ لگا تین روز تک حضور برابر غار میں رونق افروز رہے
چوتھے دن ابوبکر صدیق کا غلام دو اونٹ لایا اور حضور کو مع حضرت ابوبکر کے سوار کرکے تری
کے رستے سے مدینہ لیکر چلا ایک اونٹ پر حضور اکرم اور ابوبکر سوار دوسرے پر عامر بن فہیرۃ ابوبکر
صدیق کا غلام سوار ہو کر مدینہ کا رستہ لیا پہلی منزل میں دوپہر کیوقت ایک سایہ دار جگہ میں
حضور کو ٹہیرا کر جناب صدیق کہیں جنگل کی طرف نکلے مبادا کوئی دشمن ساتھ لگا چلا آتا ہو مگر
کوئی نظر نہ آیا صرف ایک غلام کو بکریان چراتے دیکھکر اوسے حضور اکرم کے پاس لائے جناب نے
چرواہے سے فرمایا کہ تیری بکریون میں دودھ ہے عرض کیا میرے سارے ریوڑ میں ایک بھی بکری
دودھ کی نہیں فرمایا کہ دودھ پیدا کرنا مولے کے اختیار میں ہے تو بے دودھ کی بکری ہمارے سامنے
لاؤ وہ گڈریا ایک بیمار دبلی سی بکری حضور کے پاس لایا آنحضرت نے اپنا دست شفا اوس بیمار
بکری کی پشت پر رکھا فوراً وہ بکری تندرست ہوگئی اوسیوقت اوسکے تہنون سے دودھ ٹپکنے لگا
کئی برتن اوسکے دودھ سے بہرے تو حضور نے پیا پھر ابوبکر صدیق نے پیا اوس چرواہے کو بلایا

عامر بن فہیرۃ غلام کو دیا اس عجیب واقعہ کو دیکھکر چرواہا حیران ہوکر پوچھتا تھا کہ آپ کون ہین
حضور نے فرمایا کہ اگر تو کسی سے نکہے تب مین بتاؤن محمد بن عبداللہ خدا کا رسول مین ہی ہون
عرض کیا جنکو مکے والے صابی کہتے ہین فرمایا کہ وہ ایسا ہی خیال کرتے ہین عرض کیا کہ یا حضرت
وہ کچھ ہی کہین مگر مین گواہی دیتا ہون کہ آپ خدا کے رسول ہین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کیونکہ مردونکو
جلانا بیمارونکو تندرست کرنا سوکھے چشمونکو جاری کرنا بجز خدا کے دوسرے کا کام نہین ہے لطیفہ اسجگہ حضور دہوپ کی گرمی
سے بچکر ٹہیرے تھے خود دہوپ کی گرمی سے بچے ...... مگر ایک شخص کو جہنم کی گرمی
سے بچایا کافر کو مسلمان بنایا واللہ کیا فیض ہے دریا فیض محمدی ہے آئے جسکا جی چاہے تھوڑی
دیر مین صدیق اکبر نے عرض کیا کہ حضور چلنے کا وقت ہوگیا حضور سوار ہوکر تھوڑی دور چلے
تھے کہ مکہ سے سراقہ بن مالک آپکی تلاش مین ابوجہل کے اشتہار کے موافق سو اونٹون کی
طمع مین آپ کے قریب آن پہونچا جسوقت ابوبکر صدیق نے اس دشمن کو آتے دیکھا بے چین ہوکر
رونے لگے حضور نے رونے کا سبب پوچھا عرض کیا کہ سراقہ بن مالک آپکی ایذا رسانی کے لئے
چلا آتا ہے اور بہت ہی قریب پہونچ گیا ہے فرمایا کہ ابوبکر کیا اپنے جان کے غم مین روتے ہو
عرض کیا کہ سو جانین ہون تو ہی حضور پر نثار کر دون مجھسے لاکھون پیدا ہوجاینگی حضرت
مین تو حضور کی جان کے غم مین روتا ہون جسکا ثانی پیدا نہوا حضور نے سراقہ کے حق مین بددعا
فرمائی اوسیوقت مع گھوڑے سراقہ نصف قد زمین مین دھنس گیا گھبرا کر غل مچایا کہ حضور
معاف کیجئے مین تہ دل سے آپ کا دوست ہوا حضور نے عرض کیا کہ مولے اگر سراقہ سچا ہے
تو اسے نجات دے فوراً گھوڑا زمین سے باہر نکل آیا سراقہ نے گھوڑے سے اترکر پرچے کو پھینکر

عرض کیا کہ حضور نے مجھپر بڑا احسان فرمایا میں اسکے شکریہ میں کچھ حضور کی نذر کرنا چاہتا فرمایا
کہ مجھے ضرورت نہیں ہے عرض کیا کہ میں جان گیا کہ ایکدن جناب مکے پر غالب آئینگے حضور مجھے
ایک امان نامہ تحریر فرمادیں جسدن آپ غالب آئیں مجھے امن ملے فرمایا کہ ابوبکر امان نامہ لکھدو
پھر فرمایا کہ اے سراقہ ایکدن ایسا ہی ہوگا کہ کسرے شاہ فارس کے ہاتھون کی کنگن جو جواہرات
کے بنے ہوئے ہین تیرے ہاتھ مین پہنائے جاینگے اس قسم کی پیشین گوئی کے طور پر فرماکر سراقہ کو رخصت
کیا اور خود مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے دوسرے منزل مین جناب کا قیام ام معبد نامی
عورت کے مکان پر ہوا جب نماز کا وقت آیا حضور نے پانی طلب فرمایا وضو کیا وضو کی جگہ
پر ایکدرخت عظیم الشان عجیب اوصاف والا پیدا ہوا جسکے پھل ورس گھاس کی رنگت کی تھے
جسکا ذائقہ شہد سے زیادہ شیرین جسکی خوشبو عنبری تھی جس بیمار نے کھایا تندرست ہوا جس
بھوکے نے چکھا شکم سیر ہوا جس پیاسے نے مونہہ پر رکھا سیراب ہوا اس درخت کا نام شجرۃ المبارک
مشہور ہوا چند سال تک برابر اس درخت کی یہی حالت رہی ایکدن صبح کیوقت اوس درخت
کے سارے پتے گر گئے اور درخت سوکھہ گیا اس واقعہ کو دیکھکر لوگون کو سخت حیرانی اور غم ہوا کوئی سبب
بظاہر درخت کے خشک ہوجانے کا معلوم نہ ہوا چند روز کے بعد خبر آئی کہ آنسرورعالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے وفات فرمائی یہ درخت بھی آپکی ذات کے طفیل سے ہرا تھا اسلئے وفات کے بعد خشک
ہوا حضور نماز سے فارغ ہوکر بیٹھے ام معبد صاحب خانہ ایک بکری جسکے کبھی دودھ پیدا ہی
نہوا تھا ذبح کرانے اور مہمانون کے لئے کھانا طیار کرانے لائین حضور نے جب بکری کو چھوا فورًا
اوسکے تھنون سے دودھ ٹپکنے لگا گھر والون نے آپکا معجزہ جان کر بطور تبرک اوسکا دودھ

نکالا ایک برتن جو اونٹنی کے دودہ سے بہرتا تہا بہر گیا پہر دوسرا برتن پہر بڑے بڑے تین برتن دودہ
سے بہرے اور بارہ سال تک برابر اسی طرح وہ بکری دودہ دیتی رہی ام معبد نے دوسری
بکری ذبح کرائی اور بہت جلد گوشت ابال کر حضور کے سامنے لائین آپ کے ساتھیون نے
کہا یا آپ نے کہا یا ام معبد کے گہر والون نے کہا یا آس پاس کے گہرون نے کہا یا مگر جتنا وہ گوشت
تہا اوتنا ہی رہا کم نہ ہوا ان معجزات کو دیکہکر ام معبد اور انکے خاوند مشرف باسلام ہوے
اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہا نتیجہ جسکے ہاتہون نے ناکارہ جانورون مین دودہ کی
نہرین چلادین وہ ذات مسلمانون کے دلون مین کسقدر نور کی نہرین جاری کریگی جس مقدس
ذات کی برکت سے قلیل گوشت کثیر ہوا اوسکی محبت اور پیروی تہوڑے عملون کو بہت کیون
نکریگی یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلعم علیہ وآلہ اسیطرح برکتون کا مینہ برساتے معجزات
دکہاتے مدینہ کی طرف مکہ سے ہجرت کئے چلے جاتے تہے اہل مکہ کو آپ کے اسطرف جانے کی
مطلق خبر نہ تہی ایکدن زمین آسمان کے درمیان سے ہاتف نے پکارا جزی اللہ رب الناس
خیر جزائہ ٭ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ٭ ہما نزلا بالہدی ثم اغتدت ٭ فقد فاز من امسی رفیق محمد اللہ
جزائے خیر عطا فرمائے اون دونو رفیقون کو جو مکہ سے چلکر ام معبد کے خیمہ تک پہونچے جس ہدایت
کے ساتہہ وہ وہان اترے اوسی ہدایت کی طرف ام معبد کو بہی لگا لیا پس بامراد ہے وہ شخص
جو محمدؐ کا دوست ہوکر رہے پورا ایک قصیدہ ہاتف نے آپکے واقعات کا پڑہا تب مکے والون کو
علم ہوا کہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم اس رستے سے مدینہ جائینگے جب جنابؐ مدینہ طیبہ کے قریب پہونچے
ایک شخص بُرَیدَہ نامی ستر جوان ساتہہ لئے حضور کے شہید کرنے ابوجہل سے سو اونٹ لینے کی

غرض سے رستے بین ملا جناب نے پوچھا کہ بھائی تمہارا نام کیا ہے عرض کیا کہ بریدہ حضور
نے فرمایا کہ انشا اللہ کام ٹھنڈا ہے پھر فرمایا کہ قوم اور قبیلہ تمہارا کیا ہے عرض کیا کہ اسلم
حضور نے فرمایا کہ کام سلامت رہیگا ہے پھر فرمایا کہ اسلم دو ہین تم کون سے اسلم قبیلہ سے
ہو عرض کیا بنو سہم سے فرمایا کہ نیک قرعہ نکلا ہے جب حضور اوسکا نام نشان دریافت
کر چکے تب بریدہ نے عرض کیا کہ آپ کون ہین فرمایا مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب رسول اللہ
ہون یہ سنکر جو بریدہ کافر تھا حضور کے قتل کے لئے آیا تھا جناب کے اخلاق دیکھکر فوراً کلمہ
شہادت اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ معہ ستر اپنی قوم والونکے پڑھا اور مسلمان
ہوا اور عرض کیا حضور آپ مدینہ اسطرح نہ داخل ہون بلکہ آپ کے ساتھہ جھنڈا علم اور نشان سرداری
ہونا لازم ہے اپنے عمامہ کو اتار کر اپنے برچھے پر لگایا اور نشان سرداری ہاتھہ مین لیکر حضور کے
آگے آگے روانہ ہوا غنایت بریدہ آئے تھے حضور کو شہید کرنے وہان خود شکار ہوئے کیسے دشمن
تھے اب کیسے دوست ہوئے اسی شان وشوکت کے ساتھہ حضور مدینہ طیبہ پہونچے اہل مدینہ آپکے
آنے کی خبر سنکر سیکڑون آدمی آپکے لینے اور استقبال کرنے کو رستے پر آنکر کھڑے ہوتے تھے کئی
دن کے انتظار کے بعد حضور وہان پہونچے بخاری شریف کی روایت ہے کہ جناب کی صورت مبارک
دیکھکر مدینہ کے لوگ یہ رجز پڑھتے تھے طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع ٭ وجب الشکر علینا
ما دعا اللہ داع واہ واہ قسمت کی خوبی آج مدینہ کی گھاٹیون سے نبوت کے چاند نے طلوع فرمایا
اسکا شکر ہمارے اوپر قیامت تک واجب اور لازم رہیگا یعنی آج خدا نے وہ نعمت عظمی عطا
فرمائی ہے کہ جسکا شکریہ کبھی ادا نہ ہوسکے گا عمر ختم ہوجائے گی مگر شکریہ پورا نہ ہوگا حضور کے

تشریف لانے کی خوشی میں ہر ایک مرد عورت بڈھا جوان لڑکے بچے مست اور محو تھے آج
کوئی اہل مدینہ کی خوشی کا نقشہ کھینچ نہ سکتا تھا اہل مکہ کا آپکی جانب یہ خیال اور چند منزلوں
کے فاصلہ پر مدینہ کی کیفیت حضرت عیسی علیہ السلام کا مقولہ مشہور ہے کہ نبیؑ وطن میں بقدر رہیگا
مشاہدہ کے لحاظ سے بھی درست ہے کہ لعل بدخشانی اپنے کان میں کوئی عزت نہیں پاتا کان
سے باہر نکل کر بادشاہوں کا زیور شہنشاہوں کے سر کے تاج کا عزت دینے والا ہوتا ہے
اسی عزت اور وقار کے ساتھ حضور مدینہ منورہ کے قریب پہونچکر تین میل ورے ٹھیرکر مسجد قبا کی
بنیاد ڈالی کچھ دن یہان قیام فرما کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے آج اہل مدینہ کا شوق اور
کوشش جانیں اشتیاق سے نکلی جاتی ہیں ہر شخص یہ تمنا کرتا اور خدا سے دعا کرتا ہے کہ آلہی
آج اپنے رسول کو میرے گھر میں لا کر آباد کر جناب کی سواری کو بہت سے لوگ انصاری لپٹ گئے
ہر ایک شخص آنجناب کی سواری کو اپنی جانب کھینچتا تھا اس کشمکش اور کوشش کو دیکھکر حضور
نے فرمایا کہ میری سواری کو خدا کی طرف سے حکم ہوچکا ہے اسے چھوڑ دو یہ خود جہان حکم ہوگا وہان
پہونچکر ٹھیر جائیگی لوگوں نے آپکی سواری کو چھوڑ دیا مگر خدا کی جناب میں دعائیں کرتے تھے کہ آلہی
یہ دارین کی سلطنت دولت بادشاہت ہمیں نصیب ہو یکایک آپکی سواری حضرت ابو ایوب
انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہونچکر بیٹھ گئے ہرچند لوگوں نے سواری کو وہان سے
چلانا چاہا مگر نہ چلی حضور سواری سے اُترے اور یہ فرمایا کہ یہی جائے حیات ہماری یہی جائے
وفات یہی جائے بعث ہے حشر اور نشر ہمارا اسی جگہ سے ہوگا وہ دن اور آجکا دن آفتاب
نبوت اسی جگہ تشریف رکھتے ہیں اور عشاق اور زائرین کی آنکھیں اور دل روضہ مبارک

کی جاتی تھین یہی جگہ الجھکر رہجاتی ہین آن تلث یا ریحا الصبا یوما الی ارض الحرم ؛ بلغ سلامی روضۃ فیھا النبی المحترم ؛ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کیوقت سراقہ بن مالک سے فرما گئے تھے کہ ایکدن شاہ فارس کے ہاتھون کی کنگن تیری ہاتھون پہنائے جائینگے جب زمانہ حضرت امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کی خلافت کا ہوا اور فارس کا ملک مسلمانون کے ہاتھ لگا غنیمت کے مال مین شاہ فارس کے ہاتھ کے جواہرات کے کنگن اور کمر کی تلوار آئی اوسیوقت جناب امیر المومنینؓ نے سراقہ کو بلا کر وہ کنگن سراقہ کے ہاتھ مین پہنائی اور تلوار کمر سے باندہی اور یہ کہا کہ سراقہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھاؤ اور یہ کہو کہ الٰہی تیرا شکر ہے کہ اونٹ چرانے والے کو فارس کے بادشاہ کے ہاتھ کے کنگن پہنائے فارس کے بادشاہ سے لئے اور گنوار کو دئے اس کے بعد وہ کنگن سراقہ کو دیدئے کیونکہ حضور کی وصیت ہی جو آج بائیس تئیس سال کے بعد پوری ہوئی نتیجہ اسقدر کثیر مال ایک اعرابی کو حضور کی وصیت کے سبب حضرت عمرؓ نے دیدیا کسطرح ہو سکتا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا باغ فدک وغیرہ کی چند کہجورین اگر حضرت فاطمہ کا حق ہوتا اور آپ نہ دیتے ہم اہل سنت اسبات کے تسلیم کرنے کو تیار نہین ہین سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ۔

پانچوان وعظ اخلاق مبارک کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ط ترجمہ اے نبی آپکا بڑا وسیع خلق ہے

حدیث شریف مین آیا ہے کہ بعضے لوگون نے بی بی عائشہ صدیقہ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ ام المومنین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارک کا حال بیان کیجیے فرمایا کہ لوگون تمنے قرآن مجید پڑھا ہے عرض کیا کہ ہان پڑھا ہے فرمایا کہ یہ سارا قرآن آپ کا اخلاق ہے یعنی جو کچھ خدا کی مرضی ہے اور قرآن کا حکم ہے وہی آپکا عمل درآمد تہا وہی آپ کی عادت تہی شفا شریف مین حدیث ہے بی بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ حضور اکرم کو کبھی اپنی ذات کے لئے غصہ نہین آیا اور نہ کبھی حضور نے اپنے نفس کا کسی سے بدلا لیا جب آپکو غصہ آیا خدا کے مرضی کے خلاف کامون پر یا شریعت کی حق تلفی کرنے پر آپکو غصہ آیا تشریح صاحب اخلاق اور خُلق والا ہونے کے لئے بہت سے نیک خصلتون کی ضرورت ہے منجملہ اونکے دو باتین نہایت ضروری ہین ایک حلم دوسرے سخاوت بغیر ان دو خصلتون کے اخلاق کی تکمیل نہ ہوگی یہ دونون باتین حضور اکرم مین کمال درجہ تہین سخاوت حضور کی مشہور ہی حضور کے حلم کا مختصر سا یہان ذکر کیا جاتا ہے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حلم کا بیان

نبوت کے بعد حضور تین سال تک خفیہ طور سے نبوت کا اعلان کرتے رہے چوتھے سال حکم ایا

فاصدع بما تومر حکم الٰہی کا اعلان اپنی نبوت کا اظہار کیجئے اس ایت کے نازل ہونے کے
بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی الاعلان کلمہ طیبہ کا اعلان کرنا شروع کردیا بعض
وقت آپ مکہ معظمہ کے بازار میں اسلام کی دعوت کے لئے تشریف لے جاتے دوکان دوکان کھڑے
ہوکر فرماتے واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیا ایک اللہ کی عبادت کرو بت پرستی چھوڑ دو ابولہب
اپکا رشتہ کا چچا آپ کے پیچھے پھرتا جس جگہ آپ کھڑے ہوکر کلمہ کی طرف بلاتے وہیں ایک
پتھر جناب کی پشت مبارک پر مارتا اور بلند آواز سے کہتا کہ لوگوں اس جادوگر دیوانہ
کی بات ہرگز نہ ماننا دیکھو بزرگوں کی بات کا چھوڑنا سخت عیب ہے مکہ معظمہ کے سارے
بازار میں برابر اپکو پتھر مارتا پھرتا تھا حضور اکرم بہت سے پتھر کھاتے مگر کبھی موںہہ موڑ کر نہ دیکھتے
کہ کس دشمن نے یہ پتھر مارا جب حضور واپس آتے پیروں سے موزے نکالتے وہ موزے پانی کے ڈول
کی طرح حضور کے جسد مبارک کے خون سے بھرے ہوئے ہوتے پنڈلیاں اور پشت مبارک
زخمی ہوتے تشریح اللہ اکبر حضور اکرم کو امت سے کیا خاص تعلق تھا پہلے اسلام کی دعوت
کرتے مسلمان بناتے ہوے جسم مبارک سے خون بہایا جب وہ لوگ مسلمان ہوئے ساری ساری رات
اُن گنہگاروں کے غم میں انسو بہاتے پہلے امت کی غم میں جسم مبارک میں خون باقی نہ رہا پھر روتے
روتے انسوں باقی نہ رہے حضور کے یہ اخلاق تھے امت کا حضور کے ساتھہ یہ سلوک تھا۔
ببین تفاوت رہ از کجا تا بکجا ایک دن حضور کعبہ کے پاس نماز پڑہتے تھے عقبہ بن ابی معیط
نے حضور کے گلہ میں چادر ڈالکر پھانسی لگائی اور چادر کو دونوں طرف سے کھینچنا
شروع کیا اس صدمہ سے حضور کا سانس گھٹ گیا اور انکھیں باہر نکل ائیں حضرت

ابوبکر جو اسوقت یہان موجود تہے دوڑے اور یہ کہا کہ ظالمون کیا جہنم سے نجات دلوانے والیکو پہانسی دیتے ہو اپنے بخشوانے والے کو قتل کرتے ہو جو اللہ کو ایک کہے اوسے اذیت دیتے ہو اون ظالمون نے حضور اکرم کو چہوڑ کر ابوبکر صدیقؓ کو اسقدر مارا کہ جناب کے سر کے بال اُکہڑ کر گر گئے اور آپ بیدم ہوے سانس آنا بند ہوا آپ کے گہر والے آپ کو مردہ کی طرح اوٹہا کر گہر لے گئے پورے تین روز تک ابوبکر بیہوش رہے لوگون کو یقین تہا کہ ابوبکر مرجائینگے چوتھے روز آپ کے ہونٹون مین حرکت معلوم ہوئی آپ نے ذرہ ذرہ آنکہین کہولین لوگون نے عرض کیا کہ اے ابوبکر آپکا مزاج کسطرح ہے چار دن بیہوش رہکر جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ سوال کیا کہ لوگون مجہے یہ بتاؤ کہ میرے رسول کیسے ہین حضور کا مزاج کس طرح ہے ہم نے جناب کو کفار کے گہیرے مین گہرے ہوے دیکہا تہا عرض کیا کہ حضور بہت اچہی طرح ہین فرمایا میرے دل کو چین نہین آتا جس طرح بنے مجہے حضور کی زیارت کرادو جب تک مین اپنی آنکہون سے آپ کو زندہ سلامت نہ دیکہہ لون گا تندرست نہ ہون گا عرض کیا کہ آپ کی حالت بہت نازک ہے آپ کو وہان تک جانے مین سخت تکلیف ہوگی فرمایا کیا مردہ کو روح سے ملنے مین تکلیف ہوگی یا بیمار کو آب حیات تک پہونچنے مین اذیت ہوگی اگر میری زندگی چاہتے ہو تو مجہے اسیوقت حضور اکرم کی زیارت کراؤ ناچار آپ کے گہر والون نے آپ کو گود مین اوٹہا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت تک لے گئے حضور اکرم نے آپکی یہ حالت دیکہکر بہت افسوس ظاہر کیا حضور رونے لگے ابوبکرؓ نے آپ کی صورت دیکہکر فرمایا کہ لوگون بس ابوبکر اب تندرست اور اچہا ہوگیا فرق حضرت ابوبکر کو حضور

اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے روحانی عشق تہا اور زلیخا کو حضرت یوسف علیہ السلام سے جسمانی
عشق تہا جب زلیخا کی آبرو پر آن بنی اور زلیخا کے عشق کا حال زلیخا کے خاوند عزیز مصر کو معلوم
ہوا فوراً زلیخا نے حضرت یوسف کو متہم کیا جیل مین بھیجنے کا مشورہ دیا مگر دیکھو سچا عشق
حضرت ابوبکر کا تہا کہ حضور کے عشق مین جان دینے کو طیار تہے اور انجام کار رسول کے
عشق مین جان دی کافرون کی عقل پر پردہ تہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کے
گلہ سے پھانسی نکالنے کے لئے تشریف لائے تہے اور کافر اوسکے بدلہ مین حضور کے گلہ مبارک
مین پھانسی ڈالتے تہے واللہ کیا حضور کا اخلاق تہا پھانسی کھاتے اور پھانسی دینیوالون
کو پھانسی کے بدلہ دعائے خیر دیتے ایک دن حضور کعبہ کے سامنے نماز پڑہتے تہے کفار نے
آپکی کمر پر اونٹ کی اوجڑھی اونٹ کا خون اور گوبر لاکر رکھدیا جب آپ سجدہ سے نہ اوٹھ سکے
کفار نے بہت قہقہہ لگائے خوش ہوئے کیا قدرت الہی ہے کہ کعبہ خدا کا گھر ہو ابراہیم ع
خلیل اللہ کا تعمیر کیا ہوا مکان ہو یہان پتھر پرستی بت پرستی کو نہایت تعظیم اور وقعت کی نگاہ
سے دیکھا جائے اور جب خدا کا پیارا رسول اپنے اللہ کو سجدہ کرنے نماز پڑہنے آئے اون پر
نجاست ڈالی جاسے بہ بری گت کی جائے نعوذ باللہ من ذالک ایک دن عقبہ کافر نے حضور
کے چہرہ انور پر تہو کا حق تعالے نے وہ تہوک عقبہ کے مونہہ پر انگارہ بناکر واپس کیا جسکے
سبب عقبہ کے مونہہ پر زخم ہوا مرتے مرتے اوس کافر کے مونہہ پر اوس انگارہ کا نشان باقی
رہا ایک دن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کے میدان مین تشریف لے گئے وہان ابوجہل اور
اوسکے غلام اور دوست بہی موجود تہے حضور نے ابوجہل کو اسلام کی دعوت دی اسلام کی

طرف بلایا لعین نے حضور کو گالیاں دین آپکو برا کہا سر مبارک حضور کا زخمی کیا آپکی گردن پر پیر رکھکر کھڑا ہوا اور سخت تکلیفین دین حضور نہایت غمگین ہوکر روتے ہوے اپنے گہر واپس آے اس واقعہ کو حضرت حمزہ رض کی خادمہ دیکھہ رہی تہی اوسنے حضرت حمزہ کی بیوی سے آنکر سارا حال بیان کیا حضور کی چچی حضرت حمزہ رض کی اہلیہ کو بہت رنج ہوا جب حضرت حمزہ باہر سے گہر مین آئے بیوی کو غمگین پاکر پوچہا کہ غم کا کیا سبب ہے بیوی نے کہا کہ آج ہمارے یتیم فرزند محمد بن عبد اللہ کو ابو جہل نے ایسا مارا ہے کہ دشمن کا بہی دیکہنے سے کلیجہ پہٹتا تہا یہ سنکر حضرت حمزہ رض کو بہت غصہ آیا کہانا چہوڑکر حرم شریف مین پہونچکر ابو جہل کو ایسا مارا کہ اوسکا سر پہٹ گیا اور یہ فرمایا کہ کیا تو نے محمد کو لاوارث سمجھہ لیا ہے خبردار ہوجا کہ حمزہ بہی اوسکا حمایتی ہے ابو جہل کو حضرت حمزہ رض مارپیٹ کر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے دیکھا کہ جناب نہایت خاموش آنکھون مین آنسو بہرے بیٹھے ہین عرض کیا کہ آج آپ یا حضرت اسطرح کیون بیٹھے ہین فرمایا کہ اے حمزہ رض نہ پوچھو اوسکا حال جس کے والدین اوسے چہوڑ گئے دادا بہی انتقال کر گئے اوسکی قوم اوسکی جانی دشمن ہوئی گہر گہر اوسکے قتل کرنے اذیت دینے کا انتظام ہو رہا ہو یہ سنکر حضرت حمزہ نے فرمایا کہ حضور آپ غم نہ کرین جس مردود ابو جہل نے آپکا ایک جگہ سے سر مبارک زخمی کیا تہا مین نے اسکے بدلے تو جگہ سے اوسکا سر پہوڑا ہے اب آپ سر اوٹھائین خوش ہوجائین آپکا دشمن ذلیل ہوا یہ سنکر حضور نے فرمایا کہ اے چچا میرا دل اس بات سے خوش نہ ہوا حضرت حمزہ نے کہا کہ حضور آپ وہ بات فرمائین کہ جس سے آپکا دل خوش ہو مین وہی کرون گا حضور نے فرمایا کہ یہ مارپیٹ

آپ کچھ بھی نہ کرتے صبر اور بدلہ کسی سے نہ لیتے بلکہ اسکے بدلہ مین آپ مسلمان ہوتے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہین اوسوقت خوش ہوتا یہ سنکر حضرت حمزہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ پڑھا مسلمان ہوے اور حضور کے ساتھہ اسلام کی مددگاری مین احد کی لڑائی مین شہید ہوکر سید الشہدا کا لقب پایا سبحان اللہ کیا وسیع اخلاق تھے کہ اپنی تکلیف کے بدلہ مین دشمن کو تکلیف دینا آپکو پسند نہ تہا بلکہ کافر کا مسلمان ہونا آپکو اچہا معلوم ہوتا تہا دوزخ سے نکالکر جنت مین لیجانا آپکو خوش کرتا تہا سچ ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اے نبی ہم نے آپکو سارے جہان کے لئے رحمت بنایا ہے جب حضور کا شہرہ زیادہ ہوا ابوجہل لعین نے آپ کے شہید کرنے کی یہ تدبیر نکالی کہ اپنے گہر مین ایک کنوان کہودکر اوسپر کچی لکڑیان پاٹ کر فرش بچھایا خود لب فرش بیمار بنکر پڑا جب حضور اکرم نے ابوجہل کی بیماری کی خبر سنی آپ بیمار پرسی کے لئے ابوجہل کے مکان پر تشریف لے گئے سبحان اللہ کیا اخلاق ہین دوستان را کجا کنی محروم ** تو کہ با دشمنان نظر داری ** ہم مسلمان امت کے گنہگارون کو آپ کیون بہولین گے ہرگز نہین جب حضور اوس کنوے کے قریب پہونچے فوراً حضرت جبرئیل تشریف لائے اور حضور کو آگے جانے سے روکا اور حقیقت حال بیان کی حضور ابوجہل کے مکان سے واپس ہوے ابوجہل لعین نے جو مکر سے بیمار بن کر پڑا تہا جب حضور کو واپس جاتے دیکھا گہبراکر آپکو بلانے کے لئے دوڑا اوس گہبراہٹ مین اوسے کنوان یاد نرہا فوراً اپنے کہودے ہوے کنوے مین خود گرا اور چاہ کندہ را چاہ درپیش کا مقولہ صادق ہوا ابوجہل کے گہر والے دوڑے رسیان کنوے مین ڈالین جو رسی ڈالتے وہی چہوٹی ہوجاتی یا ٹوٹ جاتی جب یہ واقعہ ابوجہل نے

دیکھا کنوے کے اندر سے غل مچا کر بولا کہ میں اس کنوے سے کسیطرح نہ نکل سکونگا جب تک محمدؐ بن عبداللہ آنکر مجھے یہاں سے نہ نکالینگے لوگوں نے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا حال بیان کیا وہ مبارک نبی مجسم اخلاق سنتے ہی ابوجہل کے مکان پر تشریف لائے اور کنوے کے موںھہ پر کھڑے ہوکر فرمایا کہ اگر میں تجھے اس کنوے سے نکالوں تو تو اسلام قبول کرے گا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے گا ابوجہل نے کہا ضرور میں مسلمان ہوجاؤنگا کسیطرح آپ مجھے یہاں سے باہر نکالیں جس کنوے میں بڑی بڑی رسیاں چھوٹی پڑتی نہیں یا ٹوٹ جاتی نہیں وہاں حضور نے اپنا دست کرم کنوے میں ڈالکر ابوجہل کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا لوگوں یہ وہ نبی ہیں جو ہزارہا میل گہرے دوزخ کے کنوؤں سے امت کے ہزاروں گنہگاروں کو کھینچ کر باہر لائینگے اس مبارک ذات کے لئے یہ حقیر سا کنواں کیا چیز تھا جب حضور اکرم نے ابوجہل کو باہر نکالا فرمایا کہ اب اپنا وعدہ وفا کرو کلمہ پہرو لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ کہو لعین شقی ازلی نے اپنا موںھہ پہیر کر یہ کہا کہ مجھے آج معلوم ہوا کہ آپ پورے جادوگر ہیں سچ ہے یہ کافروں میں سے تھا جنکے دلوں پر خدا نے شقاوت کی مہر لگائی تھی یہ کسیطرح بھی مسلمان نہیں ہوسکتا تھا جنگ احد میں عتبہ بن ابی وقاص کافر نے تیر مارکر حضور اکرم کا دانت شہید کیا ہونٹ زخمی ہوا عبداللہ بن شہاب کافر نے چہرہ مبارک پر تیر مارکر چہرہ انور کو لہو لہان کیا ابن قمیہ کافر نے سر مبارک پر پتھر مارا جسکے سبب دو کڑیاں لوہے کی خود کی آپ کے سر مبارک میں گھس گئیں ایک کافر نے آپ کے داہنے ہاتھ پر تلوار ماری ابن قمیہ کافر نے غل مچایا کہ مسلمانوں بھاگ جاؤ تمہارے محمدؐ شہید ہوگئے اسی موقعہ پر

چہرہ مبارک سے خون جاری تہا حضرت علی خون کو دہوتے تہے مگر کسی طرح خون نکلنا بند نہوتا تہا ناچار بوریا جلا کر زخم مین بہرا جب خون بند ہوا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضرت نوح علیہ السلام نے زخمی ہوکر قوم پر بد دعا کی کہ الہی ایک بہی کافر زمین پر زندہ نہ چہوڑ اگر آپ بہی کافرون پر بد دعا فرمائین تو اچہا ہے سُنکر حضور نے فرمایا کہ مین نبی بد دعا کرنے والا قوم پر لعنت اور عذاب مانگنے والا نہین ہون بلکہ مین نبی امن اور رحمت والا بنا کر بہیجا گیا ہون اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون اے اللہ میرے کافر امت کو مسلمان کردے میرے تکلیف پہونچانے والون کو اسلام کی دولت سے مالا مال کردے جنت مین پہونچادے سبحان اللہ کیا عالی اخلاق کیا رحمت والا مزاج ہے اپنا خون ہو مگر قاتلون کے لئے جنت اور مغفرت کی دعائین کی جائین نہ ایسا کہین سُنا نہ دیکہا اللہ اکبر قاتل کا قصور معاف کرنا بہی بڑا رتبہ ہے مگر یہان بجاے معاف کرنے کے قاتلون کیلئے دعای خیر کرنا یہ اور بڑا مرتبہ ہے حضور غزوۂ ذات رقاع کے سفر سے واپس اتے تہے رستہ مین ایک جگہ دوپہر کیوقت آرام کرنے کے لئے لشکر ٹہیرا صحابہ کرام ایک جگہ سائے دار درخت کے نیچے ٹہیرے حضور اکرم نے دوسری جگہ تنہا درخت کے سایہ مین آرام فرمایا جب لوگ غافل ہوکر سو گئے بعضے کافرون نے موقعہ پاکر غورث بن حارث کافر پہلوان کو کچہہ طمع دیکر بہیجا اور یہ کہا کہ یہ موقع غنیمت ہے وہ دیکہو حضور تنہا پڑے سوتے ہین اگر اسوقت آپکو شہید کیا جائے تو سارا قصہ پاک ہوجائے غورث کافر تلوار لیکر آپ کے شہید کرنے کے لئے آیا قریب آنکر چاہتا تہا کہ حضور کے حلقون مبارک پر تلوار ماری کراتنے مین جناب کی آنکہہ کہلی غورث کافر نے کہا کہ حضور اسوقت آپکو میری تلوار

سے کون بچائیگا حضور نے ہنس کر فرمایا کہ جو ہمیشہ بچاتا ہے وہی اللہ آج بھی تیرے ہاتھ سے بچائے گا اوسی وقت حضرت جبرئیل آئے اور ایک ہاتھ غورث کافر کے مارا تلوار اوسکے ہاتھ سے گری حضور اکرم اوٹھے اور وہ تلوار ہاتھ مین لیکر فرمایا کہ بھلا تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائیگا غورث نے کہا کہ آپکا اخلاق مجھے بچائیگا حضور نے مسکرا ہی اوسکا قصور معاف کیا اور تلوار غورث کو واپس دی جب غورث اپنی قوم مین پہونچا حضور کے اخلاق عالی کا ذکر کیا کہ مین نے ایسا باحیا بامروت باخیر با اخلاق بزرگ شخص آجتک نہین دیکھا سبحان اللہ حضور جب خیبر کی لڑائی مین تشریف لے گئے اور خیبر فتح ہوا ایک یہودی عورت نے گوشت مین زہر ملا کر آپ کے لئے پکا کر لائی آپ نے اوس عورت کی دل جوئی کے خیال سے وہ کہانا نوش فرمانا شروع کیا ایک نوالہ کھایا تھا کہ اوس گوشت سے آواز آئی کہ یا رسول اللہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے آپ مجھے نوش نہ فرمائیں حضور نے ہاتھ کھینچا اور اوس عورت سے فرمایا کہ کیا تو نے اس گوشت مین زہر ملایا ہے عورت نے کہا کہ آپکو کس نے بتایا کہ اس مین زہر ہے فرمایا کہ مجھے خود اس گوشت نے خبر دی ہے عورت نے عرض کیا کہ ہان حضور مجھ سے خطا ہوئی آنجناب نے اوس یہودیہ کے اقرار کے بعد اوسکا جرم معاف کیا اور پوچھا کہ یہ تو نے کیون کیا یہودیہ نے عرض کیا کہ اس خیال سے کہ اگر آپ سچے نبی ہونگے تب آپکو کچھ ضرر نہ ہوگا اور اگر آپ سچے نہین ہین تو ہمارا پیچھا اسان چھوٹ جائیگا حضور نے اس زہر دینے والی کو چھوڑ دیا اسکا گناہ معاف فرمایا حالانکہ ساری عمر وفات تک وہ زہر ہمیشہ آپکو تکلیف دیتا رہا اور ہمیشہ حضور کو کمر مبارک پر پچھنے لگانے کی ضرورت ہوتی رہی اور وفات مبارک کے وقت بھی فرماتے تھے

کہ اسوقت وہ زہر میرے شہ رگ کو کاٹ رہا ہے ہائے زہر کہا کر اپنی شہ رگ کٹوا دی مگر قاتل
کا ناخن تک بھی نہ کاٹا واہ رے عالی اخلاق جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ حدیبیہ
سے فارغ ہوکر مدینہ طیبہ پہونچے سارے یہودی جمع ہوکر لبید بن اعصم جادوگر کے پاس گئے
اور یہ کہا کہ محمدؐ نے ہمین سخت تنگ کیا ہے اگر تو محمدؐ پر جادو کردے تو ہم تجہے بہت سا مال
دین لبید جادوگر نے آپکی برتی ہوئی کنگہی اور سر مبارک کے اترے ہوئے بال منگائے اور
اون بالون مین جادو کی چند گرہ لگائین پہر کہجور کے گابہ مین رکہکر ایک پرانے کنوے کی تہ مین
ایک بہاری پتہر کے نیچے اس جادو کے پتلے کو دبا یا اس سحر کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی یہ حالت ہوئی کہ دین کے کامون مین آپ بدستور تندرست اور ہوشیار تہے مگر دنیاوی
معاملات مین جناب کے مزاج مین بہول پیدا ہوئی تہی حضور کہانا نہ کہاتے اور فرماتے کہ مین نے
کہالیا پانی نہین پیا اور خیال کرتے کہ پی لیا اسیطرح اکثر دنیا کے متعلق کامون مین حضور
کے مزاج مین نسیان پیدا ہوا تہا چالیس دن تک جناب اسی تکلیف مین مبتلا رہے ایک
دن حضور نے جناب باری مین اپنی شفا کے لیئے دعا فرمائی جب حضور رات کو سوئے خواب
مین دیکہا کہ دو شخص آسمان سے اُتر کر آے ایک حضور کے سرہانے دوسرا پیرون کی جانب کہڑا
ہوا ایک نے دوسرے سے پوچہا کہ حضور کا مزاج کسطرح ہے دوسرے نے جواب دیا کہ آپ پر
جادو ہوا ہے کس نے جادو کیا جواب دیا کہ لبید بن اعصم یہودی نے کس چیز پر جادو کیا ہے
جواب دیا کہ حضور کے سر مبارک کی بال اور پرانی کنگہی اور کہجور کے گابہہ پر وہ کس جگہ چہپا کر رکہا ہے
جواب دیا کہ ذی اروان نامی کنوے مین یہ خواب دیکہکر حضور اوٹہے اور بی بی عائشہ سے فرمایا

کہ آج رب العالمین نے ہمارے مرض کے متعلق شافی بیان کر دیا چند صحابہ کو ساتھہ لیکر
حضور ذی اروان کنوی پر ہوپچے غوطہ خوروں کو اندر اتار اغوطہ خور کنوے کی تہ مین سے ایک بڑی
وزنی تہہر کے نیچے سے وہ جادو کا پتلہ نکالکر لا یا جس مین حضور کے سر مبارک کے بال تہے
ایک کنگہی تہی کہجور کے پیا یہ مین رکہی ہوئی گابہہ تانت سے بندہا ہوا گیارہ گرہ اوسمین
لگی ہوئی تہین ہر چند اوہنین کہولا نہ کہلین آخر اسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام دو سورتین
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس لیکر نازل ہوئے حضور نے یہ سورتین پڑہین
ہر آیت کے ساتھہ خود بخود ایک گرہ کہل جاتی تہی اور ہر گرہ کہلتی اوہر حضور کے مزاج مین صحت
کے آثار پیدا ہوتے جب جناب تندرست ہوئے لوگون نے عرض کیا کہ اس جادوگر کو سزا دینی
چاہئے فرمایا کہ نہین مطلب آرام سے تہا خدا نے مجہے شفا دی آرام بخشا مین اپنا بدلا نہ لونگا
پس حضور نے ایسے جانی دشمن کا جرم معاف کیا سبحان اللہ عبداللہ ابن اُبی منافقون کا سردار
حضور کا دشمن تہا کسقدر جناب کی توہین کرتا جناب کے شہید کرنے کا فکر رکہتا تہا اسی نے مسجد
ضرار مدینہ مین بنوائی بظاہر یہ مسجد تہی اندر خانہ کمین گاہ تہی روم کے نصرانی بادشاہ سے فوج
کا دستہ لاکر یہان رکہا جاتا جورات کے وقت موقعہ پاکر حضور اور حضور کے اہل بیت کو شہید کرتا
حق تعالے نے وحی بہیجکر اس کی اصلیت سے حضور کو واقف فرما کر اس مسجد کو منہدم کرایا اور
جڑ بنیاد سے اکہڑوا کر پہنکوایا اس منافق نے کئی مرتبہ سفر کے موقعہ پر اندہیری راتون مین آپ پر
حملہ کرنے کا انتظام کیا حضور کی آبرو پر حملہ کیا بی بی عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما کو
تہمت لگائی چالیس روز تک حضور کو کیسا کچہ غمگین رکہا حق تعالے نے سورت نور کا ایک

رکوع بی بی عفیفہ معصومہ کی عصمت کے ثبوت مین نازل فرما کر ہمیشہ کیلئے عصمت کو قائم کیا
ایسے جانی دشمن کے ساتہہ ایسے عالی اخلاق برتنا اگر عقلاً ناممکن نہین تو دشوار تو ضرور ہے
جب یہ منافق عبداللہ بن ابی بیمار ہوا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اسکی بیمار پرسی فرمانے تشریف
لے گئے فرمایا کہ عبداللہ تو سچا خالص مسلمان ہو جا منافق نے کہا کہ فلان فلان شخص آپ کے
صحابی خالص اور سچے مسلمان ہوئے پہر کیا وہ موت سے بچ گئے ہین خالص مسلمان ہو کر
موت سے بچ جاؤن گا یہ سنکر حضور وہان سے مایوس ہو کر چلے آئے جب یہ منافق مرگیا اسکا
بیٹا بڑا پختہ مسلمان تہا حضور کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے باپ کا انتقال
ہوا یہ سنکر حضور نے اپنا کرتا پیرہن شریف اوتہین دیا اور یہ کہا کہ یہ سب سے نیچے کفن مین
اپنے باپ کو پہنا دینا اور جب جنازہ طیار ہو مجہے بُلانا ابن ابی منافق کو کفن سے نیچے وہ
متبرک کرتا پہنا یا گیا جب جنازہ تیار ہوا حضور کو اطلاع کی گئی حضور اقدس اوس دشمن منافق
کے جنازہ کی نماز پڑہنے کہڑے ہوے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ منافق کے جنازہ کی نماز
پڑہینگے حضور آپ کو خدا نے منع کیا اور فرمادیا ہے کہ اگر آپ ستر مرتبے منافقون کے لئے دعا
کرینگے مگر ہم اونہین نہ بخشین گے حضور اکرم نے فرمایا کہ اے عمر اللہ تعالے نے مجہے قطعی ممانعت
نہین کی ہے اگر میری ستر دفعہ کی دعا اللہ تعالی قبول نہ کریگا تو مین ستر سے بہی سے زیادہ
دعا کرون گا تب شاید میری دعا قبول ہو کر یہ مردہ بخشا جائے اے عمر اگر مجہے یہ معلوم ہو جاے
کہ یہ منافق ستر دفعہ سے زیادہ دعا کرنے سے بخشا جائے گا تب مین ضرور ستر سے زیادہ مغفرت
کی دعائین کرکے اسے بخشواؤن گا حضور نے اس دشمن کے جنازہ کی نماز پڑہی جب اسے

دفن کیا اور قبر مین لٹایا فرمایا کہ اسے قبر سے نکالو منافق کا جنازہ قبر کے پٹاؤ کرنے سے
پہلے قبر سے نکالا گیا حضور اکرم نے اپنے دشمن کے جنازہ کو اپنی گود مین لٹایا اپنے شفا
بہری موںہہ سے آبحیات لعاب مبارک اپنے موںہہ سے اوس منافق کے موںہہ مین ڈالا اور
ایک دوسرا کرتا بطور تبرک اوس منافق کو اوڑہا کر قبر مین دفن کیا تشریح منافق کافر
مشرک کی کسیطرح بخشش نہ ہوگی حضور نے فرمایا کہ میری نماز میرے تبرکات نے اوس منافق کو
کوئی نفع نہ پہونچایا وہ سارے تبرکات اوس منافق سے جدا کئے گئے اور چہین لئے گئے
پہر اسکی قبر مین آگ بہڑکائی گئی معاذ اللہ من ذالک لیکن الںسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے اخلاق کا اندازہ کرو جب دشمنون منافقون کے ساتہہ شفقت کا یہ معاملہ تہا تب فریقون
دوستون کے ساتہہ کیا معاملہ ہوگا حضور کے اس اخلاق کو دیکہکر ایک ہزار آدمی قبیلہ خزرج
کے مسلمان ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
گاڑہے کی موٹی چادر اوڑہے ہوئے تہے ایک گنوار اعرابی آیا اور حضور کے چادرہ کو زور سے
پکڑ کر گستاخی سے جہٹکا مارا جسکی وجہ سے آپکو سخت اذیت ہوئی بعضے روایتون مین ہے
کہ آپ زمین پر گرے اور چادرہ کا کنارہ گردن مبارک مین اترا اس بے ادبی کے ساتہہ گنوار نے
کہا کہ یہ دونون میرے اونٹ بیت المال کے غلہ سے بہردے یہ بیت المال نہ تیرا ہے نہ تیری
باپ کا یہ سنکر حضور نے فرمایا کہ فی الحقیقت یہ مال نہ میرا ہے نہ میرے باپ کا بلکہ یہ مال اللہ کا
ہے اور مین اللہ کا بندہ ہون فرمایا کہ اے زمیندار مین تجہہ سے اپنا بدلا لون آعرابی نے کہا کہ
نہین فرمایا کہ کیون عرض کیا آپ ہمیشہ برائی کا بدلا بہلائی سے دیا کرتے ہین یہ سنکر حضور نے

تبسم فرمایا اور حکم دیا کہ ایک اونٹ اس اعرابی کا غلہ سے دوسرا کہجوروں سے بہرو و بی بی
عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے کبہی حضور کو حضور کی ذات پر ظلم کرنیوالی سے بدلا لیتے نہین دیکہا
ایک دفعہ ایک یہودی جسکا کچہ قرضہ حضور پر آتا تہا اپنے قرض کا تقاضہ کرنے ایا اور جناب کا
چادرہ پکڑ کر حضور کو اپنے پاس بٹھایا صبح سے ظہر تک آپکو پکڑے رہا جب ظہر کی نماز کا
وقت آیا تب جناب اوس یہودی سے اجازت لیکر جماعت سے نماز پڑہی پہر عصر تک
وہ یہودی آپکو پکڑے رہا اور سخت سخت کلمے کہتا رہا کہ آپ بڑے نادہند ہین آپ پرایا مال
دینا نہین جانتے یہ سب کچہ حضور سنتے اور تبسم فرماتے رہے حضرت عمر کو اوس یہودی کی باتون
پر غصہ آیا حضور نے منع کیا اور فرمایا کہ عمر ان لصاحب الحق مقالاً اس یہودی کا ہمپر قرضہ
آتا ہے یہ جو چاہے کہہ سکتا ہے اے عمر رضہ تجہے یہ مناسب تہا کہ تو یہودی کی جانب داری
کرتا عمر تو مجہے نصیحت کرتا کہ حضور اس بیچارہ کا قرض جلد ادا کر دیجئے نہ یہ کہ تو اولٹا اس قرض خواہ
کو دہمکاتا ہے یہ تمہین لائق نہ تہا اب تم سب ہٹ جاؤ مجہے اور اس شخص کو چھوڑ دو یہ سنکر سب
لوگ ہٹ گئے دوسرے دن کی صبح تک اوس یہودی نے آپ کو پکڑ کر رکہا جب نماز کا وقت
آتا حضور اوس سے اجازت لیکر جماعت مین شریک ہوجاتے نماز پڑھ کر اوسکے پاس اوسکے قید
مین آنکر بیٹھ جاتے جب دوسری صبح ہوئی اوس یہودی نے عرض کیا کہ یا حضرت مجہے آپ کے
اخلاق کا امتحان لینا تہا جیسا مین نے پہلی کتابون مین پڑھا تہا ویسا ہی پایا اشہد
ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ سچے رسول ہین یا حضرت مین نے اپنا قرض بہی معاف
کیا اور میرا سارا مال بلکہ میری جان تک آپ کے لئے حاضر ہے سچ ہے حضور اکرم کے پاس

نہ خزانہ تہا نہ کوئی لشکر صرف اخلاق ہی آپکا لشکر تہا زبان شیرین ملک گیری آپ کیلئے موزون تہا مکہ والون نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسا کیسا ظلم کیا انجام کار وطن سے نکالا قتل کی تدبیرین کین جو کسی ادنے ذلیل شخص کے ساتھہ کرنا مناسب نہ تہا وہ اوس عالی ذات صاحب رسالت کیساتہہ کیا حضور چہپ کر مکہ سے نکلکر مدینہ گئے مگر جسدن حضور انصار کا جرار لشکر ساتہہ لیکر مکہ معظمہ فتح کرنے تشریف لائے آپ کے دشمنون قاتلون مکہ والون نے عرض کیا کہ حضور آج آپ ہمارے ساتہہ کیا معاملہ فرمائینگے فرمایا کہ مین تمہارے ساتہہ وہ معاملہ کرونگا جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بہائیون کے ساتہہ کیا تہا لاتثریب علیکم الیوم آج تمہارا قصور معاف کیا اور اب کسی طرحکا تم سے بدلا نہ لیا جائیگا اے مکہ والون جاؤ تم سب آزاد کئے گئے حضرت انس فرماتے ہین ایک دفعہ حضور تنعیم نامی جگہ مین تشریف رکہتے اور صبح کی نماز پڑہتے تہے ستر کافرون نے تلوارین لیکر آپ کے شہید کرنے کے لئے آپ پر حملہ کیا صحابہ نے انہین پکڑا حضور کے سامنے پیش کیا سب کا خیال تہا کہ حضور انہین قتل کا حکم دینگے حضور نے ان قاتلون مجرمون کی صورت دیکہکر فرمایا کہ جاؤ ہمنے تمہین اللہ کے لئے آزاد کیا سچی جان بخشی کی لوگون اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار مین اپنے قاتلون خونیون کا چہوڑ دینا معاف کر دینا ایک ادنے سی بات تہی جو ایک مرتبہ نہین صدہا مرتبہ ایسا کیا گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کے ذریعہ دنیا مین اسلام پہیلایا جو لوگ ناسمجہ ہین جو کہتے ہین کہ حضور نے تلوار کے زور سے اسلام پہیلایا جب حضور اکرم نے مدینہ طیبہ سے بادشاہون کے نام فرمان لکہے ایک فرمان شاہ فارس کو لکہا جس مین اوسے حضور نے

اسلام کی دعوت فرمائی تھی اس بدمزاج بادشاہ نے حضور کا نامہ چاک کیا یہ نامہ کیا چاک کیا

اپنی جان و تن کو چاک کیا ملک کو برباد اور ہلاک کیا وما ظلمونا ولکن کانوا انفسہم یظلمون۔
ترجمہ ہم پر کوئی ظلم نہین کر سکتا بلکہ ہمارے نافرمان لوگ خود اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین
حضور کا نامہ نہین پہاڑا بلکہ اپنا پیٹ پہاڑا ہمیشہ کے لئے اپنی سلطنت کو غلط حرف کی
طرح صفحۂ ہستی سے مٹایا شاہ فارس کے غرور نے حضور کے نامہ کو پہاڑ کر صبر نہ کیا بلکہ اپنے
ماتحت صوبہ شاہ یمن کو حکم دیا کہ بہت جلد دو پہلوان بھیجکر اوس نبوت کے مدعی کا سر اوتار کر
میرے پاس بھیجدے یا زندہ گرفتار کرکے یہان روانہ کردے شاہ یمن نے بموجب حکم
شاہ فارس کے دو قوی جوان بڑے پہلوان ایک کا نام بانویہ دوسرا خرخسرہ یمن سے مدینہ
منورہ کی جانب حضور کے گرفتار کرنے یا شہید کرنے کے لئے بھیجے یہ دونون پہلوان جب
یمن سے مکہ معظمہ پہونچے اور مکہ کے کافرون کو یہ حال معلوم ہوا بڑے خوش ہوئے اور یہ کہا کہ
بس اب محمدؐ کی خیریت نہین ہے جو ایسا بڑا بادشاہ محمدؐ کی عداوت پر کمر بستہ ہوا ہے لیکن
ان نادان جاہلون مکہ والون تاریخ سے ناواقفون کو خبر نہ تہی فرعون نے حضرت موسیٰ کا
کیا کر لیا ہوگا جو شاہ فارس حضور کا کرلے گا انجام کار فرعون مع لشکر دریا مین غرق ہوا
اور شاہ فارس مقتول ہوگا اوسکی اولاد اہل مدینہ کی غلامی کا داغ کہائیگی جب یہ دونون پہلوان
مکہ کے راستہ سے مدینہ طیبہ حضور کی تلاش مین پہونچے جناب کو اطلاع ہوئی کہ دو پہلوان
فارس سے حضور کے شہید کرنے کے ارادہ سے آئے ہین حضور نے نہایت اخلاق سے فرمایا
کہ میرے مہمان کو اچھے نفیس مکان مین اتارو بہت اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کرو تاکہ اونکی

تکان دور ہو جائے سات دن تک انصار نے رسول کے قاتلوں کی مہمان نوازی فرمائی
آٹھوین دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آج ہمارے مہمانون کو لاکر ہمسے ملاؤ انہین
ہمین دکہاؤ جب یہ دونون پہلوان حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے حضور اکرم کے رعب سے
لرزتے کانپتے تہے انکے پیرون مین جنبش ہاتھون مین رعشہ زبان مین لکنت تہی حضور نے
انہین بیٹھنے کی اجازت دی مگر یہ لوگ بیٹھ نہ سکے حضور کے آگے اوندھے مونہہ گر گئے آنجناب
نے نہایت تسلی سے انہین اوٹھایا اپنے سامنے بٹھاکر فرمایا کہ تمہین کس نے بہیجا ہے انہون نے
بڑی مشکل سے عرض کیا کہ شاہ فارس نے ہمین اس ارادہ سے جناب کی خدمت مین روانہ کیا ہے
جناب نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا بادشاہ آج رات کو قتل ہوا بادشاہ کے بیٹے شیرویہ نے اپنے باپ
کو قتل کیا اب تم کس بادشاہ کے حکم سے میرے پاس آئے ہو جاؤ شاہ یمن کو شاہ فارس کے
قتل کی خبر کرو حضور اکرم نے ان دونون مجوسیون کی ڈاڑھی منڈی اور مونچہین بڑھی دیکھکر
فرمایا کہ ایسی مکروہ صورت تمنے کیون بنائی ہے عرض کیا کہ ہمارے بادشاہ نے یون ہی حکم دیا ہے
حضور نے فرمایا کہ میرے بادشاہ نے یہ فرمایا اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ مین ڈاڑھی بڑھاؤن اور
مونچہین کتراؤن شاہ فارس کی موت کی خبر سنکر یہ دونون پہلوان حضور کے پاس سے نکلے
اور آپس مین کہا کہ ہمنے ایسا رعب کبھی بڑے سے بڑے بادشاہ مین بھی نہ پایا جیسا کہ حضور کا
رعب دیکھا اگر اور تھوڑی دیر حضور کی خدمت مین حاضری کا اتفاق ہوتا تو ہم مرجاتے
ہماری جانین آپ کے خوف سے نکل جاتین آٹھوین دن یہ دونون پہلوان مدینہ منورہ سے
رخصت ہوکر یہ کہتے ہوئے یمن کی جانب روانہ ہوئے جب یہ شاہ یمن کے پاس پہونچے وہان

پہنچکر شاہ فارس کے مرنے کی خبر آئی اور حکم آیا کہ محمد عربی کے متعلق حکم ثانی کا انتظار رہے عبرت
جس امت کے رسول اپنے قاتلون کو سات سات دن مہمان رکھین اعلیٰ درجہ کی مدارات کرین
افسوس اونکی امت کے اخلاق ایسے خراب ہون جس امت کے نبی دشمنون کی سات دن مدارات
کرین اونکی امت محسن حقیقی رب العالمین کے لئے زبانی شکر بھی نہ کرے بلکہ یک قلم نماز بھی چھوڑ بیٹھیں
ایک مرتبہ مدینہ منورہ مین ایک کافر بدو اعرابی حضور کا مہمان ہوا جناب نے اوسکی مہمانداری
فرمائی شب کو اوسے کھانا کھلایا کئی آدمیون کا کھانا وہ اکیلا کھا گیا رات کو اوسے بدہضمی
ہوئی حجرہ مبارک کے اندر حضور کے بستر پر پاخانہ پھرا اور صبح کو نماز کے وقت حجرہ کھول کر
شرم کے سبب سے بھاگ نکلا مگر اتفاق سے اوسکی بیش قیمت تلوار اور کچھ ضروری کاغذات
حجرہ مین رہگئے ناچار واپس مدینہ آیا اور ایک عجیب واقعہ دیکھا کہ حضور اکرم مشک عنبر
سے زیادہ خوشبودار ہاتھوں سے اسکی رات کی نجاست پاک کرتے اور کپڑون کو دہوتے ہین
دیکھتے ہی رونے لگا اور چیخ مار کر عرض کیا کہ حضور میری نجاست کو پیچھے پاک کیجیگا پہلے مجھے
پاک کیجئے اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سبحان اللہ کیا اخلاق ہے بادشاہون
کے بادشاہ مخالفون دشمنون کافرون کی نجاست اپنے دست مبارک سے دہوئین ہم آپکی
امت ہونے کا دعوا کرین ذراسی بات مین سلام علیک بھی آپس مین چھوڑین اس فرق کو
غور سے دیکھنا چاہئے عبرت پکڑنی چاہئیے ہمین بھی حضور کی پیروی کرنی چاہئے حضور اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ صبح کی نماز مین میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز مین بڑی سورت
پڑہون مگر بعضی عورت کا بچہ نماز مین رونا شروع کرتا ہے میرا دل بے چین ہوتا ہے اوس بچہ

اور اوسکی مان پر ترس آتا ہے کہتا ہون کہ اگر بڑی سورت پڑہونگا بچہ دیر تک روئیگا اوسکی
مان پریشان رہیگی سلئے صبح کی نماز مین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر نماز
ختم کرتا ہون جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ والون کے اسلام لانے مسلمان ہوجانے
سے مایوس ہوئے حضور نے اس خیال سے طایف کا قصد کیا کہ شاید وہان کے رہنے والے
مسلمان ہوجاوین اسلام قبول کرین جب حضور وہان پہونچے ایک جگہ مجمع لوگون کا بیٹہا
دیکھکر اونہین اسلام کی دعوت کی بت پرستی سے منع کیا وہ لوگ ناراض ہوکر بولے کہ جب
مکہ والون نے آپکو نکالا تب آپ یہان خرابی پہیلانے لوگون کو برباد کرنے آئے ہین یہ کہکر
جسقدر بڑے بڑے لوگ تہے اوٹہہ کر چلے گئے اور غلامون جاہلون لڑکون کو وہان چہوڑ کر
یہ کہہ گئے کہ جسقدر ہوسکے انہین تکلیف دینا خوب ستانا یہ سنکر وہ جاہل حضور کی طرف متوجہ
ہوئے اور جناب پر پتہرون کا مینہہ برسانا شروع کیا حضور وہان سے پتہر کہاتے ہوے مکہ کی
طرف واپس چلے ایک میل تک حضور کا جاہلون نے پیچہا کیا رستہ پر دو رخہ تہوڑی تہوڑی دور پتہر لیکر
بیٹھ گئے حضور بیچ رستہ پر رستہ چلتے تہے اور دونون طرف سے آپ پر پتہر آتے تہے جب حضور
پتہر کہاتے کہاتے زخمی ہوکر زمین پر گرتے جاہل لوگ آپکو جبرًا اوٹھاتے اور پہر آپ پر پتہر برساتے
جب حضور کا سارا لباس خون سے تر اور سارا جسم مبارک زخمی ہوا بعضے نالائق شکاری کتے
آپ پر دوڑا کر لائے پہلے تو وہ کتے اپنے مالکون کے اشارہ پر حضور کی جانب دوڑ پڑے مگر جب حضور
کے قریب آئے اور سید المرسلین کا چہرہ مبارک دیکہا فورًا واپس بہاگے اور ایسے گئے کہ پہر اوس
بستی مین کہین نظر نہ آئے کتون نے اپنا گہر چہوڑ دیا اللہ اکبر بے زبان جانور حضور کا مرتبہ پہچانتے

مگر اہل طائف کے لوگون نے انسان ہوکر آپکو نہ جانا حضور انہین جنت کی طرف بلاتے تھے وہ جہنم سے
بچاتے تھے یہ نالائق آپ پر پتھر برساتے تھے کتنے دوڑاتے تھے واہ کیا نا انصافی ہے جب حضور نہایت
زخمی ہوکر سخت تکلیف پاکر طائف سے باہر آئے یک بیک آپکو ایک ابر نظر آیا اوس ابر سے
حضرت جبرئیل کی آواز آئی السلام علیک یا رسول اللہ یا حضرت یہ فرشتہ پہاڑون کا حاضر ہے
حق تعالے نے آپکی مصیبت آپکی قوم کا ظلم دیکھکر اسے حضور کی خدمت مین بھیجا ہے آپ جو
چاہین اسے حکم دین پہاڑون کا داروغہ فرشتہ بھی حضور کے سامنے آیا اور سلام عرض کرکے
عرض کیا کہ اگر حضور فرمائین تو مین اس قوم پر پہاڑ گرادون یا دو پہاڑیان ملاکر انہین پیس دون
حضور نے فرمایا کہ مین انہین ہلاک کرنا نہین چاہتا مجھے امید ہے کہ شاید انکی نسل سے انکی
اولاد مین سے کوئی اللہ تعالے پر ایمان لانے والا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والا پیدا ہوجائے
اللہ اکبر آیندہ اپنے پیارے مسلمانون کی خاطر سے دشمنون کافرون سے یون آئے ہوئے عذاب
دفع کئے جاتے ہین باغبان پرورد بہر یک گل صد خار را نبوت کے چمن کا مالک سو سو کانٹونکو
ایک پھول کی امید پر پرورش کرتا ہے جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرماکر
مدینہ طیبہ پہونچے حضرت سلمان فارسی ایک یہودی کے غلام تھے حضور نے فرمایا کہ اے سلمان
تم اپنے آقا کو اپنی قیمت دیکر آزاد ہوجاؤ حضرت سلمان نے اپنے آقا یہودی سے اپنے آزاد ہونے
کی بابت گفتگو کی یہودی نے جواب دیا کہ سلمان تمہارا آزاد ہونا مشکل کام ہے آدہ سیر سونا
دینا ہوگا اور تین سو درخت کھجورون کے میرے باغ مین لگانے ہونگے جب وہ درخت پھل
لانے لگین تب تم آزاد ہوگے حضرت سلمان نے یہ ساری باتین حضور کی خدمت مین عرض کین

حضور نے انصار سے کہا کہ تم سب لوگ پودے کہجوروں کے لاکر جمع کرو حضرت سلمان سے فرمایا کہ تم زمین مین تھالولے کہود کر تیار رکھو حضرت سلمان نی گڑھے کہود کر تیار کئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پودے ساتھہ لیکر یہودی کے مکان پر تشریف لے گئے اور تین سو تھالولے اپنے ہاتھ سے لگائے پھر گڑھون مین مٹی بھری جناب کے ہاتھ کی برکت سے وہ سارے درخت لگ بھی گئے اور اوسی سال سب مین پھل آیا پھر ایکدن کبوتر کی انڈے کی برابر حضور کی پاس سونا آیا جناب نے حضرت سلمان کو بلا کر وہ سونا دیا سلمان نے عرض کیا کہ حضور یہ سونا بہت تہوڑا ہے حضور نے اوس سونے کو اپنے دہن مبارک سے لگا کر ہونٹوں سے چہوا کر واپس دیا حضور اکرم کے موہنہ کی برکت سے وہ تہوڑا سا سونا بہت ہوا حضرت سلمان نے آدھا سونا کاٹ کر ایک رطل تولکر یہودی کو دیا اور آدھا اپنے پاس رکھ لیا اور فرمایا قسم ہے مین اگر اوس سونے کو احد پہاڑ سے تولتا تو وہ سونا احد پہاڑ کی برابر ہوتا سلمان اپنی قیمت دیکر آزاد ہوئے لوگون حضور کے اخلاق کو دیکھو کہ ایک سلمان کیلئے ایک وقت مین تین سو درختون کا لگانا پھر اسمین مٹی بھرنی کیسا کچھ سخت محنت کا کام تہا مگر جناب کے عالی خلاق کے سامنے سب آسان تہا اشارہ تہوڑے سے سونے کا بہت ہونا مثال تہی حضور کی امت کے عملون کے انشا اللہ قیامت کے دن آپکی امت کے تہوڑے تہوڑے سے عمل اسیطرح وزنی ہوکر نیکیون کے پہاڑ بن جا بنیگے اشارہ کھجور کا درخت بہت برسون مین پھل لاتا ہے دیر مین پھل لانے والے درخت اسقدر جلد پھل لائے اس مین یہ اشارہ تہا کہ میری امت کی تہوڑی سی عمر اور محنتون کی بڑی عمر سے ثواب اور مرتبہ مین زیادہ افضل ہوگی حضور کی امت کی ایک دن کی عبادت دیگر انبیا کی چالیس

سال کی عبادت سے بہتر اور افضل ہے اشارہ ہر نماز مین التحیات کے بعد درود شریف
اسی غرض سے شریعت نے مقرر کیا ہے کہ حضور کے امتی مسلمان کے تہوڑے سے عمل پر یہ حضور کا
درود جو حضور کے موبہہ مبارک جگہ ہے چہو جائے تاکہ مسلمان کی تہوڑے سے سونے کی طرح
اس نمازی کی تہوڑی سی نماز بہی بہت ہوجائے ذرا سا عمل احد پہاڑ بنجائے حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد نبوی مین تشریف رکہتے تہے ایک گنوار اعرابی آیا پہلے اوسنے مسجد مین نماز
پڑھی جب نماز پڑھ کر چلنے لگا تب مسجد کے صحن مین پیشاب کرنے بیٹھا صحابہ کرام منع کرنے کے
لئے دوڑے حضور نے صحابہ کو روکا اور فرمایا لاتزرموہ لوگون اسے پیشاب کر لینے دو اسکا
پیشاب بند نہ کرو جب وہ گنوار پیشاب کر چکا تب حضور نے اوسے بلاکر فرمایا کہ یہ مسجد خانہ خدا
ہے یہان سوائے نماز اور ذکر الہی کے ایسی ناپاک باتین مناسب نہین ہین نہایت نرم نصیحت
کرکے رخصت کیا صحابہ سے فرمایا کہ تم ڈول پانی کا بہر کر اس پیشاب پر ڈالو اور مسجد کو پاک
کرو لوگون اگر تم اوس اعرابی کا پیشاب بند کرتے اوسے سخت تکلیف ہوجاتی تمہاری مسجد تہوڑی
مشقت تہوڑے سے پانی سے پاک ہوئی تشریح اس مبارک اخلاق نے بتادیا کہ حضور کو
ہر ایک کس ناکس مسلمان کے ساتہہ وہ تعلق ہے جو مان کو اولاد سے ہوتا ہے جس طرح خوشی سے
مان باپ بچہ کا گو موت اپنے اوپر لیتے اور کبہی بچہ پر خفا نہین ہوتے اسیطرح حضور نے اپنے
امتی کی اذیت اور تکلیف کے خیال سے مسجد کے فرش پر پیشاب کرنے دیا اور منع نہ کیا بعد مین
اوسے نہایت نرم زبان سے سمجہایا مسجد کو دہلوایا سبحان اللہ کیا عالی اخلاق تہے حضور
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے ایک شخص سے کچہ خریدا تہا وہ شخص مال بیچکر کہنے لگا

کہ حضور مین آپ سے قیمت ابہی لیتا ہون اور مال دیتا ہون مگر مجہے ذراسی مہلت دیجائے کہ اپنے مکان تک ہو آؤن حضور نے فرمایا کہ اچہا جاؤ جلد آنا اوس شخص نے کہا کہ حضور مین ابھی واپس آتا ہون مگر جب تک مین واپس نہ آؤن آپ یہین ٹھہرے رہین حضور نے وعدہ کرلیا وہ شخص اپنے گہر چلا گیا وہان جاکر اوسے ایسا کوئی کام ہوا کہ مطلق حضور سے ملنے کا وعدہ یاد نہ رہا جب تین دن کے بعد یاد آیا گہبراکر واپس آیا دیکہا کہ آج پورے تین دن سے حضور اوس شخص کے منتظر کہڑے ہین اس شخص کی صورت دیکہکر تبسم فرماکر کہا کہ ہم تیرے منتظر یہان رہے تو گہر جاکر بہول گیا سبحان اللہ یہ اخلاق نبوت سے پہلے تہے خدا جانے نبوت کے بعد کیسا کچہ اخلاق وسیع ہوا ہوگا تشریح جس طرح حضور ایک ادنے شخص سے وعدہ فرماکر تین روز تک انتظار مین کہڑے رہے اسطرح حضور نے گنہگار امت سے قیامت کے دن شفاعت کا وعدہ کیا ہے ہزارون سال تک امت کے انتظار مین حشر کے میدان مین کہڑے رہینگے جب ہزارون برس کے بعد امت حاضر ہوگی تب فرمائینگے کہ لوگون تم کہان تہے مجہے تمہاری انتظار مین عرصہ دراز گزر گیا افسوس ایسے امت کے عاشق رسول کی امت نافرمانی کرتی ہے حدیث شریف مین ہے کہ ایک سفر سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تہے راستہ مین ایک جگہ حضور نے قیام فرمایا صحابہ کرام نے کہا ناپکانیکا انتظام کیا ایک شخص نے بکری ذبح کی دوسرے شخص نے آٹا گوندہا تیسرے نے آگ جلائی کسی نے پانی بہر کر لاکر رکہا کسی نے روٹی پکانی شروع کی مگر اس عرصہ مین حضور اکرم نظرون سے غائب رہے لوگون نے آپس مین کہا کہ حضور اکرم نظر نہین آتے کہان تشریف

لے گئے ہیں تہوڑی دیر کے بعد دیکہا کہ سید المرسلین جنگل سے ایک گٹہا لکڑیوں کا اوٹہائے
لئے چلے آتے ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ ہماری جانین آپ پر سے قربان ہون کیا ہم موجود نہ تہے
حضور نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص ایک کام مین مشغول تہا یہ کام کسی کے خیال مین
نہ آیا تہا یہ کام مین نے کرلیا سبحان اللہ تشریح لوگون جو با خلاق نبی تمہارے لئے لکڑیون کا گٹہا اور
لکڑیون کا بوجہ اوٹہائیگا وہ کس طرح تمہارے لئے شفاعت کا بوجہ نہ اوٹہائیگا یہ لکڑیان اُٹہانا
تمہین نمونہ دکہایا گیا ہے تمہارے گناہون کی مغفرت اور شفاعت کے بوجہہ اوٹہانے کا
دیکہو جو سخت کام اسوقت کسی صحابی سے نہ ہوا وہ حضور اکرم نے کیا اسیطرح قیامت مین جو مشکل
کام کسی نبی سے نہ ہوگا وہ آپ کرین گے یعنی شفاعت حدیث شریف مین ہے کہ ایک عورت حبشن
حضور اکرم کی مسجد مین جہاڑو دیا کرتی تہی ایک مرتبہ وہ بیمار ہوکر مرگئی صحابہ کرام نے اوسے
رات کے وقت دفن کردیا دوسرے دن حضور اکرم نے فرمایا کہ وہ جہاڑو دینے والی کیا ہوئی عرض
کیا کہ حضور وہ رات کو مرگئی اور ہم نے رات کے وقت اوسے دفن بہی کردیا حضور نے ناراض ہوکر
فرمایا کہ مجہے خبر کیون نہ کی عرض کیا کہ جناب رات کا وقت تہا حضور روزہ سے تہے جناب کی
تکلیف کے خیال سے حضور کو اطلاع نہین دی فرمایا کہ خبردار کبہی ایسا نہ کرنا جب تک مین زندہ ہون
کسیکو بغیر میرے نماز پڑہائے دفن نہ کرنا کیونکہ میری دعا اوسکے حق مین رحمت ہوتی ہے پہر حضور صحابہ
کو ساتہہ لیکر اوس عورت کی قبر پر تشریف لیگئے اور صفین باندہ کر جنازہ کی نماز پڑہی سبحان اللہ کیا
عالی خلاق ہے ایک کالی حبشن جہاڑو دینے والی عورت کی یہ رعایت اوس ناچیز کے حال پر یہ رحمت
غور کرنے کے قابل بات ہے سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

چھٹا وعظ حضور کے معجزات کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ

ترجمہ قیامت قریب آئی چاند دو ٹکڑے ہوا اگر کافر لوگ قدرت کی نشانی کو دیکھکر کہتے ہین کہ
یہ جادو ہے جو دور دور پہیلا ہوا ہے یہ سارا جہان دو چیز سے بنایا گیا ہے ایک جسم دوسری
روح جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کی ہدایت کے لئے تشریف لائے اور ہر قسم کے عالم
مین حضور نے معجزات دکہائے حضور کے عالم روحانی کے معجزے جدا ہین عالم جسمانی کے
معجزے الگ ہین روح کے لئے دو معجزے حضور کے پاس تہے ایک کلام الٰہی یعنی قرآن مجید
دوسرا معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زندہ روحین آپکو دیکہکر کلام الٰہی سنکر
بے ساختہ حضور کی اطاعت کرتین مسلمان ہوتین تہین مردہ روحون کو جسمانی معجزات دکہا کر
مسلمان کیا جاتا تہا ایسے واقعات بہت سے ہین کہ سخت سے سخت کافر حضور کے پاس
آئے اور صرف حضور کی صورت دیکہتے ہی مسلمان ہوئے یا دو چار آیتین کلام الٰہی کی آپکے
موہنہ سے سنکر فوراً اطاعت قبول کی گردن جہکائی حضرت عبد اللہ بن سلام یہود کی قوم کے
عالم جب حضور کی زیارت کرنے آپکو آزمانے کے لئے حضور اکرم کی خدمت مین حاضر ہوئے
جب پہلی نگاہ چہرہ مبارک پر پڑی فوراً غل مچا کر فرمایا ھذا الوجہ لیس لوجہ کذاب لوگون
یہ موہنہ یہ نورانی چہرہ ہرگز جہوٹا نہین ہوسکتا یہ ضرور خدا کے سچے رسول ہین حضرت عبد اللہ

بن سلام نے صورت دیکھتے ہی اسلام قبول کرلیا ولید بن مغیرہ حضور اکرم کی خدمت مین حاضر ہوا کچھ آتین قرآن مجید کی سُنین سنتے ہی ولید نے گردن جھکائی اور شرمندہ ہوکر حضور کی خدمت سے واپس گیا اپنی قوم مین جاکر بولا کہ مین شعر گوئی سے خوب واقف ہون مگر ایسا کلام جو حضور پڑہتے ہین کہین نہین سُنا وہ ہرگز شعر نہیں حضور جب کلام کو پڑہتے ہین وہ بشر کا کلام نہین اوس مین نہایت نور ہے اوس مین روحانی شیرینی اور بڑی لذت ہے وہ کلام غالب آنیوالا ہے مغلوب ہونے والا نہین پھر یہ سخت عنادی مخالف سنتے ہی کلام الٰہی کے کسطرح منقاد ہوا سبحان اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے کچھ دن پہلے حضرت جعفر طیار وغیرہ مسلمان مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تہے مکہ کے کافرون نے بعضے لوگونکو حبشہ بھیجا تاکہ کسی طرح ان مسلمانون کو وہان سے نکلوائین جب وہ مسلمان اور یہ کافر حبشہ کے بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے بادشاہ نے مسلمانون سے فرمایا کہ جو کلام تمہارے نبی پر نازل ہوا ہے وہ مجھے پڑھ کر سناؤ حضرت جعفر نے سورت کہیعص کی چند آیتین پڑھ کر سنائین بادشاہ سنتے ہی مبہوت ہوا قریب تہا کہ بیہوش ہوکر گرتا جب ہوش مین آیا فرمایا کہ واللہ یہ کلام اور وہ کلام جو حضرت موسیٰ لائے تہے ایک ہی ذات کا کلام ہے پھر حضور اکرم پر ایمان لایا اور مسلمان ہوکر آپ کے غلامون مین شامل ہوا بی بی ام حبیبہ سے حضور کا عقد وہین حبشہ مین کیا پانچہزار روپیہ مہر کا اپنے پاس سے ادا کیا پھر ان مسلمانون کو حضور کی خدمت مین مدینہ بھیجا اور یہ عرض کیا کہ یا حضرت آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کرین یہ سنکر حضور نے وضو کیا اور تین مرتبہ فرمایا یا اللہ نجاشی حبشہ کے بادشاہ کو بخشدے حضور نے دعا کی حاضرین

مجلس صحابہ نے آمین آمین کا غل مچایا جبیر بن مطعم صحابی فرماتے ہین کہ مین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بدر کے دن قریش کے قیدی رہا کرانے کے لئے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اتفاق سے آپ مغرب کی نماز پڑھاتے تھے حضور نے نماز مین یہ آیت تلاوت فرمائی ان عذاب ربک لواقع مالہ من دافع اے نبی بیشک تمہارے رب کا عذاب انیوالا ہے پھر کوئی اوس عذاب کو دفع نہین کر سکتا جبیر بن مطعم کہتے ہین کہ اس آیت کو سنکر میرا کلیجہ پھٹنے لگا ایسی کچھ تاثیر اس کلام مین ہے ایک کافر عرب کا زمیندار رستہ چلتا تھا رستے مین کہین سے اوسکے کان مین قرآن مجید پڑھنے کی آواز آئی فاصدع بما تومر واعرض من المشرکین اعرابی لرز گیا اور فوراً سجدہ مین گرا پوچھا کہ تو نے سجدہ کیون کیا بولا کہ اس کلام کی فصاحت اور اوسکے رعب مین دبکر مجھے سجدہ ہی کرتے بن آئی ایک دوسرے عرب کا ذکر ہے کہ اوسنے کسی کو یہ آیت پڑھتے سنا فلما استیئسوا منہ خلصوا نجیا گھبرا کر بولا کہ واللہ مخلوق اس کلام پر قادر نہین ہو سکتی یہ ضرور اللہ کا کلام ہے ایک شخص قرآن مجید کا مخالف کچھ آیتین قرآن کی بنا کر لیکے چلا رستہ مین ایک مسجد سے لڑکون کے پڑھنے کی آواز آئی قیل یا ارض ابلعی مائک ویاسماء اقلعی یہ آیت سنکر مبہوت ہو کر حیران کھڑا رہا پھر جو کچھ لکھکر لایا تھا سب پھاڑ دیا اور یہ کہا کہ یہ کلام جو مین نے سنا ہے یہ بشر کا کلام نہین ضرور خدا کا کلام ہے جو زمین آسمان پر حکومت کرتا ہے زمین کو حکم دیتا ہے کہ اپنا پانی نگل جا آسمان پر حکم لگاتا ہے کہ مینہ برسانا چھوڑ دے یہ حکم احکم الحاکمین کا ہے اور یہ کلام ہی اسی قادر کا ہے مخلوق کا نہین پھر خالق کے کلام کا خلاف بشر کا کام نہین ہے حضور کے یہ روحانی معجزات تھے جسمانی معجزات

جناب کے بے شمار ہین بطور اختصار اس کتاب مین نقل کیے جاتے ہین معجزہ کفار مکہ نے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ سچے ہین تو کوئی آسمانی معجزہ دکھائین حضور
نے فرمایا جو تم کہو مکہ والون نے باہم مشورہ کیا اور یہ کہا کہ چودہوین رات کے چاند کو دو ٹکڑے
کر کے دکھائے آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چودہوین شب کو کچھ رات گزرنے کے بعد مکہ والون کو
ساتھ لیکر ابو قبیس پہاڑ کی طرف میدان مین تشریف لے گئے حضور نے پہلے دو رکعتین نفل
ادا کین اسکے بعد حق تبارک و تعالے شانہ کی جناب مین اس معجزہ کے متعلق عرض کیا ارشاد
ہوا کہ اے نبی ہمنے چاند کو حکم دیا ہے وہ آپ کے اشارہ پر چلیگا جو حکم دو گے وہ پورا کریگا
حضور نے کلمہ کی اونگلی کا چاند کو اشارہ دیا چاند فوراً بیچ سے دو ٹکڑے ہوا دونون ٹکڑون
کے درمیان فاصلہ نظر آنے لگا حضور نے فرمایا لوگون گواہ رہو دیکھو مین خدا کا سچا رسول
ہون کافرون نے حیران ہوکر آپس مین کہا کہ اگر حضور نے ہمپر جادو کیا ہے تو اور شہرون
بستیون پر آپکا جادو نہ چلا ہوگا باہر سے آنے والے مسافرون سے دریافت کرنا مناسب
ہے جب کفار مکہ نے مسافرون سے پوچھا ہر ایک شخص نے اسکا اقرار کیا اور اس
معجزہ کو تسلیم کیا باوجود اسکے بدنصیب لوگون نے کہا ہذا سحر مستمر اس جادو کا بہت دور دور
تک اثر ہے تشریح شق القمر ایک خاص معجزہ ہے جو اگلے انبیا مین سے کسی نبی نے نہین
دکھایا یہ مخصوص ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ بعض مورخین اس معجزہ
کا انکار کرتے ہین مگر یہ انکار غلط ہے اسلئے کہ حکما کی تحقیق سے ثابت ہے کہ زمین کی صورت کروی یعنی گول ہے
ایک حصہ زمین کا دوسرے حصہ کیلئے سورج چاند کی طرف سے آڑ ہو جاتا ہے اسی بنا پر اہل [illegible] مین کیلئے چاند سورج کا فرق مختلف

ہین کہین سورج گہن ہوتا ہے کہین خبر بہی نہین ہوتی کسی جگہ چاند گہن ہوتا ہے کہین معلوم بہی نہین ہوتا پہر اگر وہ لوگ جنکے افق مین آج چاند گہن نہین تہا اوس افق کا انکار کرین جہان گہن تہا تو یہ انکار محض جہالت ہے اور بداہت کا انکار اسیطرح شق القمر کا معجزہ اول شب مین مکہ مین ہوا اور مکہ اقلیم دویم ہے پہر اور اقلیم والے اگر اسکا انکار کرین تو یہ انکار توجہ کے قابل نہین ہوسکتا نکتہ یہ معجزہ پہلے انبیاء مین کسی نے کیون نہ دکہایا جواب اگلے لوگ اسقدر عقل نہ رکہتے تہے جیسے مکہ والے عقل رکہتے تہے مکہ والون نے باہم مشورہ کیا تہا کہ اگر محمد جادوگر ہین تو جادو کا اثر زمین پر ہوتا ہے آسمان کی جانب نہین ہوتا حضور سے کوئی معجزہ آسمانی طلب کرو اگر یہ سچے نبی ہونگے تو ضرور آسمانی معجزہ دکہائینگے ورنہ لاچار ہوکر روپوش ہوجائینگے جب مکہ والون نے ایسا زبردست معجزہ طلب کیا تو اوس افضل انبیا نے انہین یہ معجزہ دکہایا بڑے معجزہ کے لئے بڑا ہی نبی ہونا مناسب تہا دوسری بات یہ ہی کہ حضور سب سے پچہلے نبی ہین اور قمر سب سے اگلا کرہ ہے اور پچہلے کو اگلے سے نسبت ہوتی ہے اس لیے اس معجزہ کو حضور ہی کے لئے خدا نے اوٹہا رکہا تہا معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حدیبیہ مین مکہ معظمہ کے قریب جنگل مین تشریف رکہتے تہے پندرہ سو صحابہ حضور کے ساتہہ تہے جب عصر کی نماز کا وقت آیا حضور نے وضو کے لیئے پانی طلب کیا صحابہ نے عرض کیا کہ حضور سارے لشکر مین پانی کا پتہ نہین ہے حضور نے فرمایا کہ قدر قلیل جسقدر ممکن ہوسکے پانی لشکر مین سے جمع کرلاؤ نہایت مشکل سے سارے لشکر کی مشکین پانی کے برتن نچوڑ کر ایک پیالہ پانی کا جمع ہوا وہی حضور کی خدمت مین حاضر کیا حضور نے بسم اللہ کہکر اپنا دست کرم

پیالہ مین رکھا آپکا ہاتھ رکھنا تھا کہ حضور کے ہاتھ کی برکت سے پیالہ سے پانی کا چشمہ
جاری ہوا سارے لشکر والون نے خود پیا لشکر کے جانورون کو پلایا لشکر والون نے
مشکین پانی کے برتن بھرے سب نے وضو کیا کسی نے حضرت جابر سے پوچھا کہ بھلا
تم کتنے آدمی تھے جو پانی پینے مین شامل تھے حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم تو کل پندرہ سو تھے
لیکن اگر لاکھ بھی ہوتے تو بھی وہ رحمت کا پانی سبکو کافی تھا نکتہ یہ پانی آب زمزم سے
افضل ہے کیونکہ زمزم حضرت جبریل کے ہاتھ سے مکہ کی زمین سے نکلا ہوا ہے مگر یہ پانی حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر جسم اطہر کے درمیان سے نکلا ہے زمزم جبریل کے پر نے کھودا
یہ پانی حضور کے ہاتھ نے جاری کیا زمزم زمین سے نکلا یہ خاص حضور کے جسد اطہر سے
نکلا ایس جیسا فرق زمین کو اور حضور کے جسم اطہر کو ہے وہی فرق آب زمزم اور اس
معجزہ کے پانی کو ہے یہ پانی کوثر کے پانی سے بہتر ہے وہ فرشتون کے ہاتھ سے پیدا ہوا ہے
یہ سید اولین آخرین کے دست مبارک سے پیدا ہوا پس جو فرق ملائکہ کے مرتبہ کو حضور کے
مرتبہ سے ہے وہی فرق کوثر کے پانی کو اس معجزہ کے پانی سے ہے نکتہ یہ معجزہ بھی حضور اکرم
کے ساتھ مخصوص ہے اگلے انبیاء نے پتھرون سے پانی نکالا درختون سے پانی نکالا مگر
جسم اطہر سے کسی پیغمبر کے پانی نہین نکلا حضور کے ہاتھ سے امت کے لئے اسطرح پانی نکلا
جیسے مہربان ماں کے سینہ سے بچہ کے لئے دودھ نکلتا ہے اسی لئے صحابہ کرام کو آپس مین سگے
بھائیون سے زیادہ باہم محبت تھی اور حضور کے ساتھ صحابہ کو اپنے ماں باپ سے زیادہ
الفت تھی سارے صحابہ باہم گویا دودھ کے شریک بھائی ہو گئے تھے اور حضور ماں سے زیادہ

امت پر شفیق تھے سبحان اللہ حضور کیا رحمت والے نبی تھے **معجزہ** مدینہ طیبہ میں ایک سال قحط سالی ہوئی مینہ نہیں برسا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کا خطبہ فرما رہے تھے ایک زمیندار نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور ہلاک ہوئے کھیت درخت خشک ہو گئے غریب لوگوں کے بچے فاقہ مرنے لگے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مینہ برسائے یہ سنکر حضور نے خطبہ میں اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھا کر فرمایا اے اللہ مینہ برسا دے خشک زمین کو تر سوکھی کھیتوں کو ہرا مردہ زمین کو زندہ کر دے صحابہ کہتے ہیں کہ حضور کے ہاتھ اوٹھانے سے پہلے آسمان پر ابر کا نام ونشان نہ تھا حضور کے ہاتھ اوٹھاتے ہی پہاڑوں کی طرح بادل اوٹھکر آئے اور اوسیوقت مینہ برسنے لگا اور مسجد نبوی سے پانی ٹپک کر حضور کے سر مبارک سے بہتا ہوا ریش مبارک سے ہوتا ہوا حضور کے لباس پر گرتا تھا اور اور جناب بدستور خطبہ فرما رہے تھے اس جمعہ سے برابر دوسرے جمعہ تک مینہ برستا رہا جب دوسرے جمعہ کو حضور جمعہ کا خطبہ فرمانے کھڑے ہوئے کہ پھر ایک زمیندار نے عرض کیا کہ ای جناب بارش کی کثرت سے اندیشہ ہلاکت کا ہے یہ سنکر حضور نے خطبہ میں دعا فرمائی الہی مدینہ کی بستی میں کھل جائے جنگلوں میں برسے دریا میں برسے ضرورت کے موقعہ پر برسے اس دعا کے ساتھ حضور نے ہاتھ کا اشارہ آسمان کی طرف کیا صحابہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ آپ کے ہاتھ کے اشارہ کے ساتھ بادل پھٹتا تھا اور اشارہ کے ساتھ مینہ کھلتا تھا **نتیجہ** مسلمانوں زمین آپکی اطاعت کرے آسمان آپکی اطاعت کرے ہوا آپکی مطیع ہو پانی آپکا مطیع ہو بادل آپکی دعا سے برسے آپکی دعا سے کھلے مگر اطاعت نہ کرے تو کون انسان پھر آپکی امت

کا مسلمان حیرت اور غیرت کی جگہ ہے معجزہ حضور کی نبوت کے بعد ایک دن آپ کے
چچا ابوطالب آپ کے ساتھہ کسی سفر مین تھے رستہ مین ابوطالب کو پیاس لگی اوسوقت وہان
نہ پانی پاس تھا نہ جنگل مین کہین پانی کا پتہ تہا ابوطالب نے حضور سے پیاس کی
شکایت کی حضور نے سواری سے اوتر کر زمین پر پیر مارا فوراً زمین سے چشمہ میٹھے پانی کا
جاری ہوا جب ابوطالب نے اوس چشمہ سے پانی پی لیا وہ چشمہ غائب ہوگیا نتیجہ کافرون
کے لئے خشک زمین سے شیرین پانی پلانا جس مبارک نبی کا ادنے فیض تہا بہلا حشر مین
جب حضور حوض کوثر پر ہون گے اور آپ کی امت کے مسلمان پیاسے حشر کی پیاس کی شکایت
کرتے ہوئے حضور کے پاس حاضر ہون گے تب کس طرح آپ ہر ایک پیاسے کو سیراب نہ فرمائینگے
آپ ضرور سیراب فرمائینگے پچاس ہزار برس کی پیاس ضرور بجہائینگے معجزہ حضور اکرم نے ایک
کہاری خشک کنوے مین اپنے دہن مبارک سے کلی کی خشک کنوان پانی سے بہر گیا کہاری
کنوان شیرین ہوا بڑی بات یہ ہے کہ ہمیشہ اوس کنوے کے پانی سے مشک کی خوشبو آتی تہی
تشریح جسطرح تیز عطر کا قطرہ بلا خوشبودار تیل کے شیشہ کو خوشبودار کرتا ہے اسی طرح حضور
کے موہنہ کا پانی سارے کنوے کے خوشبودار کرنے کے لئے کافی ہوا معجزہ خندق کی لڑائی کے
موقعہ پر جب صحابہ مدینہ منورہ کے گرد کھائی کہودتے تہے درمیان مین ایک پہاڑی نکل آئی
ہر چند صحابہ نے اسکے توڑنے کی کوششین کین مگر سب بیکار ہوئین ناچار حضور سے آنکر عرض
کیا کہ جناب خندق کے درمیان پہاڑ نکل آیا ہے جو ہم سے کسیطرح نہین ٹوٹتا یہ سنکر حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے اپنے ہاتھہ مین کدال لیکر اوس پہاڑ کے پتھر پر ضرب

لگائی حضور کے ہاتھ کی ضرب سے پتھر سے ایک بجلی چمکی جسکی روشنی یمن تک پہونچی اور
اوہ پہاڑ ٹوٹ کر ریت ہو گیا پھر حضور نے دوسری ضرب لگائی پھر ایک بجلی کی چمک پیدا
ہوئی جو ملک شام کی طرف نظر آئی اور وہ باقی پتھر بھی ریت ہوا اوسوقت جبرئیل امین
تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ حضور پہلی ضرب کی چمک یمن تک پہونچی دوسری ضرب کی چمک شام
کے ملک تک پہونچی حق تعالے نے ان دونوں ضرب کی جزا میں یمن اور شام کا ملک آپکو
بطور انعام عطا فرمایا۔ اس لڑائی کے موقع پر صحابہ کرام کو فاقہ کی سخت تکلیف تھی اور لوگ
بہت بھوکے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جسنے فاقہ کی تکلیف
سے اپنے پیٹ پر ایک پتھر باندھا ہوا دکھایا جب اوسنے حضور سے اپنے فاقہ کی شکایت کی
ابھی حضور نے اپنا کرتا اٹھا کر دو پتھر شکم مبارک پر بندھے ہوے دکھائے جب یہ خبر حضرت
جابر رضی اللہ عنہ کو ہوئی فوراً اپنے گھر آے اور اپنی بیوی سے کہا کہ بہت جلد کچھ کھانا تیار
کرو کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر فاقہ کے سبب زردی اور
شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا دیکھا ہے یہ سنکر جابر کی بی بی نے ایک صاع یعنی ساڑھے تین سیر
کے قریب جو کا آٹا نکالا اور ایک بچہ بکری کا ذبح کراکر چار پانچ سیر کے قریب گوشت تیار
کیا اور جابر سے یہ کہا کہ ذرا ہوشیاری سے کام کرنا صرف حضور اکرم اور آپ کے ساتھ
تین چار آدمی بلا کر لانا ایسا نہو کہ سارے لشکر کی دعوت کرکے ساتھ لے آؤ بی بی نے
اچھی طرح جابر کو سمجھا کر حضور کے پاس بھیجا حضرت جابر نے نہایت آہستہ سے عرض کیا
کہ میری گھر والی نے حضور کی دعوت کی ہے اور یہ عرض کیا ہے کہ کھانا بہت قلیل ہے

اگر دو تین شخص آپ کے ساتھہ چلے آئین تو کچھ مضائقہ نہ ہوگا یہ سنکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے اندر سے باہر تشریف لاکر پکار کر فرمایا کہ اے خندق کہودنے والون آج جابر نے تمہاری دعوت کی ہے یہ سنکر کئی سو آدمی خندق سے نکلکر حضور کے ساتھہ ہوگئے حضرت جابر کی عقل جاتی رہی مگر پہر خیال کیا کہ مین نے سارا حال حضور سے عرض کردیا تہا اب میرا ذمہ نہ رہا وہ تو خود حضور نے سب کی دعوت کی ہے حضور جانین حضور کا کام جانے الغرض اوس لشکر کو ساتہہ لیکر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جابر کے مکان پر پہونچے اور یہ فرمایا کہ جابر جب تک ہم نہ آئین روٹی نہ پکائی جائے اور ہنڈیا بھی چولہے سے نہ اُتاری جائے سب سے پہلے حضور نے جابر کے مکان مین پہونچکر اپنے مخزن شفا سے لعاب مبارک آٹے مین ملاکر کچھ لعاب مبارک ہنڈیا مین ڈالکر برکت کی دعا فرمائی پہر ارشاد کیا کہ جابر دو عورتین روٹیان پکانی شروع کرین اور تم دس دس آدمی بٹھاکر کہلانے شروع کرو حضور کے ارشاد کے موافق دو عورتون نے روٹی پکائی اور دس دس صحابہ کو اکٹہا بیٹھاکر کہلانا شروع کیا جب سب کے سب کہا چکے سب سے پیچھے حضور اکرم کہانا نوش فرماکر تشریف لے گئے حضرت جابر سے کسی نے پوچہا کہ اوس دن کس قدر کہانے والے تھے فرمایا کہ پورے ایک ہزار آدمی تھے پہر وہ بہی کوئی دو وقت سے بہوکا تہا کوئی دو دن سے بہوکا اُس لحاظ سے یہ ہزار بہی دو ہزار کی برابر تھے مگر حضرت جابر قسم کہاکر فرماتے ہین کہ واللہ ایک صاع آٹے مین سے کوئی ماشہ بہر آٹا کم نہ ہوا تہا نہ ہنڈیا سے کوئی بوٹی گوشت کی کم تہی وہ سب سامان جون کا تون موجود رہا اور ہزار آدمی کہاکر چلے گئے درحقیقت جابر نے چار پانچ آدمیونکی

دعوت کی تہی اونہوں ... کا کہانا پکایا تہا یہ ایک ہزار آدمیوں کے لشکر کی حضور اکرم نے
دعوت کی تہی حضور انکا کہانا غیب سے اپنے ساتہہ لائے مہمان بہی آپ ہی نے بلائے
تہے مگر حضرت جابر کو مفت آخرت کا ثواب اور دنیا کی نیک نامی مرحمت فرمائی تہی فرمادی
معجزہ حضرت جابر کے والد حضرت عبد اللہ جب احد کی لڑائی مین شہید ہوئے تب حضرت
عبد اللہ کے ذمہ پانسومن کے قریب کہجوروں کا ایک یہودی کا قرضہ تہا عبد اللہ کے انتقال
کے بعد انکے بیٹے جابر نے چاہا کہ قرض خواہ سے فیصلہ کیا جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو سفارش کے لئے بلایا حضور نے اوس یہودی سے فرمایا کہ اس سال جسقدر باغ مین پہل آیا ہے
وہ تم سب لیلو باقی اگلے سال ادا کیا جائیگا یہودی نہ مانا اور یہ کہا کہ مین تو پورا حق ابہی
لونگا حضرت جابر فرماتے ہین کہ اس سال ہماری کہجوروں کے باغ مین پہل بہت کم آیا تہا
موجودہ پہل کی مقدار بمقابلہ قرضہ کے چوتہائی تہی جب حضور نے ملاحظ فرمایا کہ یہودی
کسطرح بغیر لئے نہین مانتا تب حضور اکرم نے حضرت جابر سے فرمایا کہ تم ہر ایک قسم کی
کہجوروں کا الگ الگ ڈہیر لگاؤ پہر مجہے اطلاع دو یہ سنکر حضرت جابر نے ہر ایک قسم کی کہجور
کا الگ الگ ڈہیر لگا کر حضور اکرم کو اطلاع دی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کہجوروں کے ڈہیر
کے پاس آئے اور قرض خواہ یہودی کو بلا کر سب سے بڑے ڈہیر پر حضور نے اپنا چادرہ مبارک
پہیلایا اور بذات خاص اوس ڈہیر کے اوپر بیٹہکر حضرت جابر سے فرمایا کہ جابر تم اب ناپ کر
دینا شروع کرو یہ سنکر حضرت جابر نے قرض خواہ کو دینا شروع کیا جابر کہتے ہین کہ وہ ساری
کہجورین ایک چوتہائی قرض کی برابر تہین مگر حضور کی برکت سے سارا قرضہ ادا ہوا اور ابہی

وہ ایک ڈہیر بہی بدستور اوسی طرح موجود رہا اور باقی سارے ڈہیر چہوہے بہی نہ گئے یہودی یہ واقعہ دیکہکر
سخت متعجب تہے کہ یہ کیا ہوا تشریح حضور کا روحانی وزن سارے جہان سے زیادہ تہا آج
اوسکا یہ ادنے اثر تہا کہ بہت ہی کم مقدار کی کہجورین حضور کے تشریف رکہنے سے مقدار مین
بہت زیادہ ہوئین اسی طرح قیامت مین جب مسلمانون کے اعمال کے ساتہہ حضور پر درود بہیجنا
ملاکر میزان قیامت مین تولا جائیگا جس طرح آج ایک ڈہیر سے سارا قرضہ جابر کے والد کا
ادا ہوا اسیطرح ایک ہی عمل کا وزن انشاء اللہ بندے کے سارے گناہون سے بہاری رہیگا
معجزہ ایک وقت حضرت ابی ھریرہ کو فاقہ کی سخت تکلیف تہی ابی ھریرہ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے در دولت پر حاضر ہوئے اتفاق سے اوسوقت حضور اکرم کی خدمت مبارک
مین ایک پیالہ دودہ کا ہدیہ مین آیا اس پیالہ کو دیکہکر ابی ھریرہ بہت خوش ہوئے کہ اب ضرور
یہ دودہ پینے کو ملیگا حضور اکرم نے ابی ھریرہ سے فرمایا کہ ابو ھریرہ جاؤ مسجد مین سے
اصحاب الصفہ یعنی مساکین صحابہ کو بلالاؤ یہ سنکر ابی ہریرہ نے اپنے جی مین کہا کہ ہاے کمبختی
ایک دودہ کا پیالہ ہے اور اتنے مستحقین بلائے جاتے ہین مجہے اب کچہ بہی نہ ملیگا لیکن صحابہ
کو حضور اکرم کے حکم کی تعمیل کرنا اپنی جان کی حفاظت سے بہی زیادہ مقدم اور ضروری تہا
فورًا ابی ھریرہ مساکین صحابہ کو مسجد نبوی سے بلاکر لائی بعضی روایتون مین آیا ہے کہ اون
لوگون کی تعداد چار سو تہی اب غور کی جگہ ہے کہ سیر سوا سیر کے قریب دودہ ہے اور چار سو مساکین
بلائے گئے جب وہ مساکین آنکر جمع ہوئے حضور اکرم نے ابی ھریرہ سے کہا کہ تم اس پیالہ کو
ایک ایک مسکین کو دیتے جاؤ جب وہ پیٹ بہر لے پہر دوسرے کو دو اسی طرح سبکو یہ دودہ پلاؤ

یہ سنکر ابی ہریرہ نے اپنے جی مین کہا کہ بہت قلیل دودہ ہے یہ تو ایک ہی مسکین پی لے گا
مگر حضور کے ارشاد مین مجال دم مارنیکی نہ تہی حکم کے موافق وہ ذراسے دودہ کا پیالہ پہلے ایک
صحابی کو دیا جب وہ پیٹ بہر چکے تب دوسرے کو دیا جب وہ بہی پیٹ بہر کر فارغ ہوئے
تب تیسرے کو دیا یہان تک کہ چارسو مساکین صحابہ کرام اپنا پیٹ بہر کر فارغ ہوئے
مگر وہ پیالہ دودہ کا اوسی طرح بہرا ہوا موجود رہا خدا جانے غیب سے وہ دودہ آتا یا جنت
کی نہرون سے آتا تہا پیالہ سے اسقدر دودہ خرچ ہوا مگر پیالہ بدستور بہرا ہوا موجود رہا جب
سب لوگ پیکر چلے گئے تب حضور نے وہ پیالہ ابوھریرہ کو دیا اور تین مرتبہ بہت تاکید فرما کر
خوب پلایا جب ابوھریرہ بہی اپنا پیٹ بہر چکے تب حضور اکرم نے اپنے دست مبارک مین
وہ پیالہ لیکر بسم اللہ کہکر نوش فرمایا تب وہ پیالہ ختم ہوا سبحان اللہ کیا اعجاز ہے معجزہ حضرت
ابی ھریرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین چند کہجورین لیکر حاضر ہوئے اور حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ حضور ان پر کچھ برکت کی دعا پڑھ کر دم کیجیے یہ سنکر حضور
نے اون چند کہجورون پر برکت کی دعا فرمائی اور انہین ایک تہیلے مین بند رکھنے کا حکم دیکر
یہ فرمایا کہ ابی ھریرہ اس مین نکالکر کہاتے رہنا کبہی تہیلے کو ہرگز نہ جہاڑنا ابی ھریرہ کہتے ہین
کہ اوسوقت سے لیکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے زمانہ تک جو عرصہ بیس برس
کے قریب ہوتا ہے برابر اوس تہیلے سے کہجورین نکالکر خود بہی کہاتا اور آئے گئے مہمانون کو
بہی کہلاتا رہا کسی طرح وہ کہجورین تمام نہوئین کئی سومن کا اندازہ اوس تہیلے سے کہجورین
نکالکر حضرت ابی ھریرہ نے کہائین اور کہلائین مگر کسی طرح وہ کہجورین ختم نہ ہوئین حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے معرکہ میں کسی ظالم بلوائی نے وہ تھیلا ابوھریرہ کے ہات سے

لیکراوس کو اولٹ کر دیکھا سیکڑوں من کھجوروں کے نکلنے کے بعد میں وہی آٹھ دس کھجوریں

جو حضور اکرم نے اول دن اس تھیلے میں اپنے ہاتھ سے ڈالیں تھیں وہ کی وہی بدستور آج نکل

آئیں یہ بیس سال تک دن رات کا خرچ حضرت ابوھریرہ کا حضور کی دعا کے طفیل سے نعمہ

میں رہا سبحان اللہ تشریح آج بجائے اوس تھیلے کے انسان اپنا دل اور سینہ خیال کرے

اور بجائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی کھجوروں کے آپکا کلمہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سمجھے پھر اس کلمہ کو اپنے دل کی تھیلی میں محفوظ کرے اور پھر اسکی برکتیں دین دنیا میں دیکھے

کہ کیا کچھ ہوتیں ہیں مگر خلوص نیت شرط ہے معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے

واپس تشریف لاتے تھے رستہ میں ایک جگہ قیام فرمایا آس پاس کے گاؤں والے حضور کو

دیکھنے آئے ایک اعرابی زمیندار سے حضور اکرم نے فرمایا کہ تو کہاں جاتا ہے اوس زمیندار

نے عرض کیا کہ حضور اپنے گھر جاتا ہوں حضور نے فرمایا کہ اے زمیندار کچھ اچھی نیک بات کی

طرف توجہ کر سکتا ہے عرض کیا کہ حضور وہ کیا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا اقرار کرو مسلمان ہو جاؤ اعرابی زمیندار نے عرض کیا کہ بھلا حضور آپ کے پاس کوئی نشانی

ایسی ہے جو آپکی صداقت پر روشن دلیل ہو یہ سنکر حضور اکرم نے فرمایا کہ دیکھو وہ دور کے فاصلہ

پر کیکر کا درخت کھڑا ہے تم اسکے پاس جا کر کہو کہ تجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں

وہ زمیندار متعجب ہوکر درخت کے پاس گیا اور درخت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام

پہونچایا حضور کا نام مبارک سنتے ہی درخت بیچین ہوا اور فوراً چاروں طرف سے جنبش

مین آنکہ اپنی جڑین زمین سے اُکھیڑکر بہت جلد سیدہا حضور کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر
السلام علیک یا رسول اللہ صاف انسانی زبان مین حضور پر سلام عرض کیا آنجناب نے
فرمایا کہ اے درخت کیا تو میری رسالت کی شہادت دیتا ہے درخت نے صاف زبان سے
تین دفعہ گواہی دی اور یہ کہا بیشک آپ اللہ کے رسول ہین لوگ یہ عجیب واقعہ دیکھکر حیران
تہے اعرابی نے عرض کیا کہ بہلا حضور یہ درخت واپس اپنی جگہ بہی جا سکتا ہے فرمایا کہ ہان بہی
چلا جائیگا حضور نے درخت سے فرمایا کہ اپنی جگہ واپس ہو جاؤ درخت یہ سنکر اوسیوقت
اپنی اصلی جگہ واپس گیا اور بدستور اپنی جڑون کو زمین مین اوتار کر قایم ہوا اعرابی نے یہ وقعہ
دیکھکر عرض کیا کہ حضور مجھے اجازت دین تا کہ مین جناب کو سجدہ کرون فرمایا کہ مجھے اسکی
اجازت نہین ہے اگر مین کسیکو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورتون کو حکم دیتا کہ وہ اپنی
خاوند کو سجدہ کرین یہ سنکر اعرابی نے عرض کیا کہ اگر حضور مجھے سجدہ کی اجازت نہین دیتے
تو ہاتون پر بوسہ دینے کی اجازت فرمائین آنحضرت نے بوسہ کی اجازت فرمائی اعرابی
زمیندار نے حضور کے ہاتھون کو بوسہ دیا اور کلمہ طیبہ پڑھکر مسلمان ہوا **التشریح** ایک خاردار
کیکر کا درخت حضور کی بلاوا اور اشارہ پاکر بیچین ہوا اور فوراً ہی اپنی جڑین چارون طرف سے
کاٹ کر سیدہا سروقد حضور کی جناب مین حاضر ہوا جناب کو سلام کیا اور جناب کی رسالت کی
گواہی دی الہی ہم کیسے انسان پہر مسلمان ہین جو پنجگانہ اذان مین تیرے اور تیرے رسول
مقبول علیہ السلام کی طرف سے ہمین ادر بلایا جائے اور ہم کچھ خیال نہ کرین اس کی
کچھہ پرواہ نہ کرین حیرت کا مقام ہے کہ بے زبان درخت کو صرف حضور اکرم کی طرف سے طلبی

ہوئی وہ اپنی جڑیں کاٹ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاوے کے ساتھ اللہ ذوالجلال والاکرام کی جانب سے بھی بلایا جائے ہم دنیاوی کاموں کو نہ چھوڑیں فوراً مسجد میں حاضر نہ ہوجائیں افسوس ہم نے دنیا میں آنکر گھاس پھونس درختوں پتھروں کی برابری بھی خدا کے سچے رسول کی اطاعت نہ کی شرم کی جگہ غیرت کا مقام ہے معجزہ

ایک دن سفر کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامۃ سے فرمایا کہ اے اسامۃ میرے استنجا کرنے کی قابل کوئی پردہ کی جگہ ہے اسامۃ نے عرض کیا حضور دور تک صحابہ کا لشکر ٹھیرا ہوا ہے اور یہاں قریب میں کوئی جگہ جناب کے قابل پردہ کی نظر نہیں آتی یہ سنکر حضور اکرم نے فرمایا کہ دیکھو اے اسامۃ یہ درخت کھجوروں کے جو الگ الگ کھڑے نظر آتے ہیں اور یہ پہاڑی پتھر جو دور دور پڑے دکھائی دیتے ہیں انکو حکم دو انسے جاکر کہو کر جناب رسول اللہ فرماتے ہیں کہ درختوں تم آپس میں مل جاؤ اور پتھروں تم درختوں کے بیچ میں دیوار بنا کر تیار کرو حضور اکرم تمہارے پیچھے استنجا فرمائینگے کہتے ہیں حضرت اسامۃ کہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام لیکر درختوں پتھروں کے پاس گیا سنتے ہی حضور کا حکم فوراً کھجوروں کے درخت آپس میں ملے اور درختوں کے درمیان جو جگہ خالی رہی تھی اوس میں پتھروں نے جمع ہوکر دیوار بنائی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استنجے سے فارغ ہوئے فرمایا اسامۃ انسے کہو کہ یہ سب اپنی اپنی جگہ واپس ہوجائیں یہ سنکر حضرت اسامۃ نے اشارہ کیا پتھر ورخت سب الگ الگ ہوکر اپنی اپنی جگہ چلے گئے سبحان اللہ الٰہی کیا تیرا احسان ہے جہان بھر کا حاکم ساری دنیا پر حکومت کرنے والے نبی کو ہم گنہگاروں کا عاشق اور ہم خطاوارونکا

شیدائی بنایا ہمارے غم نے اونہیں رلایا ہمارے فکر نے اُنہیں بہت ساجگایا
کم سلایا نتیجہ درختوں پتھروں نے جناب کے خادم کے حکم سے جناب کے لئے صف بستہ ہوکر
پردہ کی دیوار تیار کردی ہم انسان ہوکر پھر مدعی اسلام ہوکر خاص اللہ کے حکم سے پھر جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے کبھی نماز کے لئے جماعت کا انتظام نہ کریں متفرق
درخت آپ کے حکم سے ایک ہوجائیں پراگندہ پڑے ہوئے پتھر باہم ملجائیں مگر ہم ایک
خدا کے بندے ایک رسول مقبول کی امت ایک قرآن کے ماننے والے ایک اسلام کے چاہنے
والے ایک کلمہ پڑہنے والے ایک گورستان میں مدفون ہونے والے ایک حشر میں جانیوالے
ایک پل صراط سے چلنے والے ایک ماں باپ کی اولاد ہوکر ایسے پراگندہ رہیں اسطرح باہم
لڑتے ایک دوسرے کی تکفیر کرتے جہنم میں پہنچتے رہیں جاے انصاف اور مقام غیرت ہے
لوگوں حکم الہی کی اتباع کرو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا آیت پر عمل کرو اختلاف چھوڑ دو
سب ملکر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کے موقعہ
میں زمین پر لیٹے ہوئے سوتے تھے بہت دور سے ایک درخت کیکر کا آیا اور سات مرتبہ
جناب کے صدقے ہوا حضور کا طواف کیا جب حضور اکرم سوتے اوٹھے فرمایا کہ اس درخت
نے اللہ تعالے سے اجازت لی تھی کہ مجھے آنکر سلام کرے خدا نے اسے اجازت دی اسلئے
یہ درخت آیا اور میری زیارت کر گیا تشریح حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
کہ مسلمانوں تم سوائے خانہ کعبہ کے دوسری جگہ کا طواف نہ کرنا حضور کی شریعت کی قانون
بہت سی قسم کے ہیں پتھروں درختوں کا قانون الگ ہے جانوروں کے لئے دوسرا قانون ہے

انسان کے لئے جدا قانون ہے پہر امت کے مسلمانون کے لئے علیحدہ قانون ہے پس وہ قانون
محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو مسلمان انسان کے لئے ہے اوس مین حضور کا طواف یا حضور کے
مزار کا طواف منع ہے ایسا نہ کرنا چاہیئے درختون جانورون کا جو قانون محمدی ہے اوس مین
حضور کا طواف درست ہے ہان اتنا مسلمان کو ضرور لازم ہے کہ جب حضور کا نام سنے دل سے
حضور پر صدقے ہو قربان ہو جائے جناب کا ذکر سنکر ایسا تڑپ جاے جیسے کوئی انتہا درجہ کا
عاشق اپنے محبوب کو اپنی طرف آتا ہوا دیکہکر آپے سے گزر جاتا ہے یاد رہے کہ اس کوچہ مین
عشق سے خالی لوگ محروم رہتے ہین میرے والد قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین ؎

بے عشق محمد جو محدث ہین جہان مین	آتا ہے بخار اونکو بخاری نہین آتی

معجزہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے وہان حضور نے
جمعہ قائم کیا جب حضور کو خطبہ فرمانے کی ضرورت ہوتی تب آپ مسجد کے ستون سے جو خشک
کہجور کا درخت تہا پشت مبارک لگا کر خطبہ فرماتے تہے ایک دن ایک انصاری عورت نے
عرض کیا کہ اگر جناب فرمائین تو یہ لونڈی اپنے غلام سے جو بڑہئی کا کام جانتا ہے آقا کے لئے
ایک کاٹ کا ممبر بنوا دے حضور نے ارشاد کیا کہ اچہا یہ سنکر وہ عورت چلی گئی اور دو تین روز
کے بعد تین سیڑہی کا ممبر بنوا کر لائی اور حضور کی خدمت مین نظر گزرانا آنحضرت نے وہ تحفہ قبول
فرما کر اوسپر خطبہ فرمایا وعظ کہنا شروع کیا آج پہلا موقعہ ہے کہ حضور نے اوس قدیمی لکڑی کو
چہوڑا اور حضور ممبر پر جلوہ فرما ہوئے حضور نے تہوڑا ہی سا خطبہ فرمایا تہا کہ اوس خشک
ستون سے رونے کی آوازین چیخین مارنیکی صدائین بلند ہوئین ہچکیان لینا سسکیان بہرنا

بچہ کی طرح ماں کی جدائی میں چیخیں مارکر رونا غل مچانا شروع کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ستون کے رونے سے بیچین ہوکر ممبر سے اوترکر اوس رونے والے عشق رسول میں جان کہونے والے ستون کے پاس آئے اوسے گلہ سے لگاکر بہت تسلی دی اوس سے کلام کیا اسے چپ کیا فرماتے ہیں اگر میں تسلی نہ دیتا وہ ستون قیامت تک روتا ہی رہتا جسکو حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثنوی شریف میں لکھتے ہیں استن حنانہ در ہجر رسول نالہ میزد ہمچو ارباب عقول یعنی خشک ستون رسول کے فراق میں بڑے عقلمندوں پرانے عاشقوں کی طرح رونا بیچین ہوتا تہا در نجیر ماندہ اصحاب رسول ؛ گرچہ بنیالد ستون با عرض و طول گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ؛ گفت جانم از فراقت گشت خون ؛ حضور اکرم نے فرمایا کہ اے ستون تیرا کیا مطلب ہے تو کیوں روتا ہے ستون نے عرض کیا حضور رونے کا سبب جان دینے کا باعث محبوب دو جہان کی جدائی ہے از فراق تو مرا چون سوخت جان ؛ چون ننالم بیتو اے جان جہان ؛ مسندت من بودم از من تاختی ؛ بر سر ممبر تو مسند ساختی ؛ اے محبوب پہلے تو آپ مجہہ سے کمر لگاکر خطبہ فرماتے تہے اور میں حضور کے جمال اور حبیب رب العالمین کے وصال سے مشرف رہا کرتا تہا مگر اب میری کم نصیبی محرومی قسمت سے حضور مجہے چہوڑکر ممبر پر اجلاس فرمانے تشریف لے گئے پس رسولش گفت کاے نیکو درخت ؛ اے شدہ با سر تو ہمراز بخت ؛ گر ہمیخواہی ترا نخلے کنند ؛ شرقی و غربی از تو میوہ چینند ؛ یا در آن عالم حقت سروے کنند ؛ تا تر و تازہ بمانی تا ابد ؛ اے ستون اگر تو چاہے تو خدا تجہے پیدا ہیں

سرسبز درخت بنا دے تیرے پھل سارا جہان کہائے اگر تو چاہے تو آخرت مین تجھے خدا
سرسبز کرے جہان تیرے پھل اولیاء اللہ کہا ئینگے مگر اے ستون یہان کا سرسبز ہونا
چند روز کا ہے اور آخرت مین سرسبز ہونا ہمیشہ کے لئے ہے اب جو تو پسند کرے مین اپنے
اللہ سے عرض کرون وہی تیرے لئے منظور ہو جائے گفت آن خواہم کہ دائم شد بقاش
بشنواے غافل کم از چوبے مباش ٭ اس ستون نے عرض کیا کہ یا حضرت مین وہی بات
پسند کرتا ہون جسکی بقا ہمیشہ رہے مین فانی بقا کو پسند نہین کرتا بلکہ مجھے آخرت کی زندگی
ملنی چاہیئے کہ جہان میرے پھل ہمیشہ اولیاء اللہ کہا ئینگے مولانا فرماتے ہین کہ اے انسان
غافل سن لے کہ ایک سوکھی لکڑی آخرت کو پسند کرے اور تو زندہ اور عاقل انسان ہوکر
دنیا پر مرمٹے حضور نے اوس ستون کو وہان سے ہٹا کر ممبر شریف کے سامنے دفن کرا دیا۔
تشریح فراق محبوب مین رونا مرتبہ اعلی درجہ کے عاشقون کا ہے پہر محبوب بہی بہت سے
ہین سب کو چہوڑ کر فراق محبوب رب العالمین مین رونا یہ اعلی درجہ کے ولیون کا کام ہے
پہر وصال فانی کو چہوڑنا وصال باقی کو اختیار کرنا یہ اعلی درجہ کے بزرگون اور قطبیونکا
مقام ہے اللہ اکبر کیا حضور کا روحانی فیض تہا چند مرتبہ ایک خشک لکڑی سے کمر
لگا کر خطبہ فرمایا تہا حضور کی پشت مبارک کی تاثیر سے مردہ درخت مین اعلی درجہ کا عشق
اعلی درجہ کا فہم اعلی درجہ کی حق شناسی اعلی درجہ کی فانی اور باقی مین تمیز پیدا ہوئی
جب پشت کا لکڑیون پر اتنا فیض تہا تب صحابہ جو حضور کے چہرہ انور کے سامنے بیٹھکر
فیض لیتے اور خطبہ سنتے اور حضور کی زیارت کرتے تہے وہ کسقدر حق آگاہ اور باخدا ہوئے ہونگے

اولکا یہ ایک ادنی مرتبہ ہے کہ محبوب رب العالمین نے عالم کے لئے فرما دیا جہم جس
صحابہ سے محبت رکھنا ہے مجھسے محبت رکھنا ہی صحابہ سے بغض رکھنا مجھسے بغض رکھنا ہے
کوئی مسلمان حضور اکرم کی محبت مین پورا نہ ہوگا جب تک وہ حضور کے صحابہ سے محبت نہ رکھے
معشوق کا عاشقون کو یہ حکم سنا دینا اور اپنے عشق و محبت میں صحابہ کو شامل فرمانا عاشق
ہی اس مرتبہ کا اندازہ کر سکتے ہین دوسرون کو پتہ نہین لگ سکتا صحابہ کرام کے لئے اس سے
بڑھ کر کوئی مرتبہ نہین ہوسکتا صحابہ کا چاہیتا خدا اور رسول کا چاہیتا ہوگا سبحان اللہ
کیا عزت افزائی ہے خشک چوب کا دنیا مین ہرا درخت بنکر پہل دینا جسے عام لوگ نیک و بد
سب کہاتے درخت نے ناپسند کیا بلکہ جنت مین جاکر اسکے پھلون کو اولیا اللہ کا کہانا اسے
پسند آیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم گنہگارون کا کہانا دانہ پانی پہل میوہ اور جو کچہ ہم کہاتے
اور کہاکر گناہ کرتے ہین اس کام کو یہ کل چیزین جنہین ہم کہاتے ہین سخت ناپسند رکھتے ہین اگر
خدا انہین مجبور نہ کرے تو یہ سب چیزین ہمین صاف جواب دیدین اور کوئی بہی ہمارے کہانیکے
کام مین نہ آئے نکتہ چونکہ یہ درخت عاشق رسول تہا اسلئے اسنے اپنے پھلون کا ولیون نبیون
کو کہلانا پسند کیا یہ درخت بہی عاشق تہا اور اولیاء اللہ بھی عاشق الہی ہوتے ہین سچ ہے
کند ہم جنس باہم جنس پرواز ۞ الجنس الی الجنس یائل ۞ ہر چیز اپنی جنس کی طرف مائل ہوتی
ہے ہمین بہی حبیب رب العالمین کا عشق اور کچہ عبرت کرنی چاہیئے معجزہ ایک وقت مکہ معظمہ
مین حد حرم سے باہر ابوسفیان اور صفوان ابن اُمیہ کہڑی تہی ایک بہیڑئے نے ہرن پر
حملہ کیا ہرن بہاگ کر حرم کے حد مین داخل ہوا بہیڑئے نے ہرن پر حد حرم مین حملہ نہ کیا ہرن کو

چھوڑ کر جانے لگا ابوسفیان نے صفوان سے کہا دیکھو تعجب کی جگہ ہے بھیڑیا جانور بھی حرم کا ادب کرتا اور حرمت کا خیال کرتا ہے یہ کلام سنکر بھیڑیے نے جواب دیا کہ لوگوں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے بلکہ ایک بات اس سے بھی زیادہ تعجب کے قابل یہ ہے کہ محمدؐ ابن عبداللہ خدا کے رسول مکہ سے نکلکر مدینہ پہونچے وہ تمہیں جنت کی طرف بلاتے تھے اور تم انہیں دوزخ کی طرح کھینچتے تھے ابوسفیان نے کہا کہ اے صفوان اس واقعہ کا مکہ میں جاکر ذکر نہ کرنا نہیں تو سارا مکہ مسلمان ہو جائیگا تشریح یہاں بھیڑیے جانور نے کفار مکہ کو سخت درجہ کا طعنہ دیا یعنی میں نے جانور ہو کر حرم محترم کا لحاظ کیا اپنی خوراک اپنے شکار کو حرم میں نہ ستایا نہ گھبرایا تم نے انسان ہو کر خدا کے رسول کو جو تمہیں دوزخ سے بچانے جنت لیجانے کی کوشش فرماتا تھا حرم محترم سے نکالا تم انسان ہو کر جانور سے بھی زیادہ حیوان اور بے عقل ہو دوسرا طعنہ یہ تھا کہ مکہ معظمہ چھوٹی حرم ہے اور دین اسلام بڑی حرم جانور نے چھوٹی حرم کی حرمت کی سبب اپنی خواہش کو چھوڑ دیا باپ دادا کی رسم ہرن کا شکار ترک کر دیا تم نے بڑی حرم کی حرمت کا خیال نہ کیا خدا کے رسول کو ستایا مسلمانوں کو قتل کیا اسلام کو مکہ میں سخت بے حرمت کیا نیز بڑی حرم محترم کی رعایت نہ کی سبحان اللہ کیا عجیب اور لطیف طعنے ہیں جو خدا نے جانور کے موںہہ سے کافروں کو سنوائے معجزہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی مسجد میں تشریف رکھتے تھے صحابہ کا گروہ ایک گنوار زمیندار کو پکڑ کر لایا گنوار نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں صحابہ نے کہا کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ سنکر گنوار نے کہا مجھے لات اور عزے بتوں کی قسم ہے میں نے ان سے زیادہ جھوٹا نہیں دیکھا

اگر عرب کے لوگ مجھے جلد باز نہ کہیں تو ابھی ہیں ابھی شہید کر دوں گنوار کا یہ بیہودہ کلام سنکر
حضرت عمر نے عرض کیا کہ حضور مجھے اس کے قتل کرنیکی اجازت دیجائے حضور اکرم نے فرمایا
کہ اے عمر حلم اختیار کرو تمہیں خبر نہیں کہ حلیم شخص ہیں نبوت کی قابلیت ہوتی ہے یہ فرما کر حضرت
عمر کو حضور نے خاموش کیا پھر اوس گالیاں دینے والے گنوار سے فرمایا کہ بھائی مسلمان ہونا
بڑا اچھا کام ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا بڑی عبادت ہے یہ سنکر زمیندار گنوار نے
ایک جانور بیڑہ گوہ اپنے آستین سے نکالکر حضور کے سامنے ڈالدی اور یہ کہا کہ لات عزے
کی قسم اگر یہ آپ پر ایمان لائیگی تب میں بھی آپ پر ایمان لاؤں گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس بیڑہ گوہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا یا ضبّ اے گوہ حضور کا کلام سنکر بیڑہ گو حضور اکرم
کی طرف متوجہ ہوی اور صاف عربی زبان میں حضور کا جواب دیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ
حضور کیا ارشاد ہے حضور نے فرمایا من تعبد تو کس کی عبادت کرتی ہے یعنی خداوند ذوالجلال کی عبادت
کرتی ہے یا لات عزے بتوں کی عبادت کرتی ہے بیڑہ گوہ نے عرض کیا اعبد اللہ اللذی فی السماء عرشہ
وفی الارض سلطانہ وفی البحر سبیلہ وفی الجنتہ رحمتہ وفی لنار عذابہ یا حضرت میں عبادت کرتی
ہوں اوس اللہ کی جسکا عرش آسمانوں پر ہے جسکی حکومت زمین پر جسنے دریا میں رستہ بنایا
جسکا عذاب دوزخ میں ہے جسکی رحمت جنت میں ہے جب بیڑہ گوہ خدا کی واحدانیۃ کا اقرار کر چکی
تب حضور نے فرمایا کہ اے گوہ تو مجھے بھی جانتی ہے کہ میں کون ہوں گوہ نے جواب دیا انت
رسول رب العالمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وخاب من کذبک یا حضرت آپ رسول
ہیں رب العالمین کے اور خاتم النبیین ہیں تحقیق نجات پائیگا آپ پر ایمان لانے والا اور

عذاب اُٹھائیگا آپ کا انکار کرنے والا بے زبان جانور کے مونہہ سے ایمان کا اقرار سنکر مجمع دنگ تہا اور وہ گنوار حیران کھڑا سنتا تھا جب جانور کلام کرچکا تب بڑے شوق سے گنوار نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور عرض کیا کہ یا حضرت ایمان لایا آپ پر میرا ظاہر میرا باطن میرا گوشت میرا پوست میرا بال بال آپکی صداقت کا اقرار کرتا ہے یا حضرت اس سے پہلے حضور کی ذات سے زیادہ میرے نزدیک کوئی شخص بُرا نہ تہا مگر اسوقت حضور سے زیادہ اچھا حضور سے زیادہ محبوب میرے نزدیک جہان میں کوئی نہیں ہے یہ سُنکر حضور اکرم نے فرمایا کہ بہائی خداوند کریم کسی کا کلمہ قبول نہیں کرتا جب تک وہ شخص نماز کا پابند نہ ہو نماز پڑہو اور نماز بغیر قرآن مجید کے پڑہے قبول نہیں ہوتی اعرابی نے عرض کیا کہ حضور مجہے نماز بہی تلقین فرمایئے اور قرآن مجید بہی تعلیم فرمایئے حضور نے اوسے دو سورتیں سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ شریف یاد کرائیں گنوار چونکہ عرب کا رہنے والا تہا اس کلام الہی کو سُنکر حیران ہوکر بولا کہ حضور میں نے ایسا فصیح بلیغ حیرت میں ڈالنے والا کلام آجتک نہیں سنا تہا حضور نے فرمایا کہ یہ بندہ کلام نہیں ہے یہ کلام رب العالمین کا ہے جو شخص قل ہو اللہ کو ایک دفعہ پڑھے گا اوسے تہائی قرآن پڑھنیکا ثواب ملے گا اور جو شخص دو دفعہ اس سورت کو پڑہیگا اوسے دو تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملیگا اور جو شخص تین مرتبے قل ہو اللہ کو پڑہیگا اوسے سارے قرآن کا ثواب عطا ہوگا یہ سُنکر گنوار بہت خوش ہوکر بولا کہ حضرت رب العالمین تہوڑے سے عمل کو قبول فرماکر ثواب اور بدلا بہت زیادہ عطا فرماتا ہے حضور کا یہ معجزہ دیکھکر وہ سخت کافر گنوار مسلمان ہوکر اپنے گہر گیا معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فدیک نامی نابینا نے

حاضر ہوکر اپنی بینائی کے جاتے رہنے کی شکایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس اندہی کی آنکہوں پر دم کیا اپنا لعاب مبارک اوسکی اندہی آنکہوں مین لگایا حضور کو دم کرتی ہی فوراً اوسکی دونون آنکہین روشن ہوئین اور ایسی تیز بصارت خدا نے اوسے عطا فرمائی کہ اسّی برس کی عمر مین باریک سوئی مین ڈورا پروتا تہا معجزہ جنگ احد مین قتادہ بن نعمان صحابی کی آنکہہ مین کسی کافر کا تیر لگا جب تیر آنکہہ سے نکالا گیا تیر کے ساتہہ آنکہہ باہر آن پڑی قتادہ نے آنکہہ کو ہتیلی پر لیا اور اسی طرح حضور اکرم کی خدمت مین حاضر ہوکر آنکہہ کے اچہے ہونیکی درخواست کی حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر تو صبر کرے تو تجہے جنت ملے عرض کیا کہ حضور میرے لیے دعا فرمائین کہ جنت بہی ملے اور میری آنکہہ بہی اچہی ہوجائے یہ سنکر جناب نے تبسم فرمایا اور اپنے دست کرم سے آنکہہ کو اوٹھا کر آنکہہ کی جگہہ رکہا حضور کی ہاتہہ کی برکت سے فوراً آنکہہ اچہی ہوگئی خون بند ہوا سارا درد جاتا رہا اب اس معجزہ والی آنکہہ کی حالت یہ تہی کہ یہ آنکہہ کبہی دکہنی نہ آئی تہی اور اس آنکہہ سے رات کو اندہیرے مین بہی نظر آتا تہا معجزہ ایکدن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکہتے تہے ایک عورت اپنے مجنون دیوانہ بچہ کو گود مین اوٹھا کر لائی دوسری عورت آگ مین جلے ہوئے بچہ کو لائی اور حضور کی خدمت مین لاکر بیٹہایا حضور اکرم نے دیوانہ مجنون بچہ کے سینہ پر ہاتہہ رکہا حضور کی ہاتہہ کی برکت سے بچہ نے قے کی قے مین ایک چہوٹا سا کتے کا بچہ اوسکے پیٹ سے نکلا اور وہ دیوانہ بچہ فوراً تندرست ہوا دوسرے آگ مین جلے ہوئے بچہ پر حضور نے ہاتہہ پہیرا فوراً حضور کی ہاتہہ کی برکت سے جلا ہوا بچہ تندرست ہوا معجزہ ایکدن ایک عورت نہایت بدزبان بے پردہ بے عزت بیحیا حضور کی خدمت مین آئی آنجناب اوسوقت کہانا نوش فرما رہے تہے اوس عورت نے بے ادبانہ حضور سے عرض کیا کہ یا حضرت کچہہ مجہے بہی کہلائیے حضور نے کچہہ کہانا اوسے دینا چاہا اوسنے لینے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ اگر جناب

اپنے موںہہ کا چبا ہوا لقمہ نکالکر مجہے عطا فرما دینگے تو مین وہ لونگی آنحضرتؐ نے اپنے دہن مبارک سے لقمہ نکالکر اوسے دیا وہ لقمہ اس عورت نے کہایا لقمہ کا حلق سے اترنا تہا کہ اوس بیغیرت عورت کو حد درجہ کی غیرت بیحیا کو انتہا درجہ کی حیا دی شرم کو ٹری شرم بہت بکنے والیکو نہایت سکوت عطا ہوا صحابہ فرماتے ہین کہ آجکے بعد پہر اوس عورت کو کسی نے باہر نکلتے نہین دیکہا ایسی چہپی وہ پردہ مین کہ آئی نظر نہین سبحان اللہ کیا روحانی جسمانی شفا کا مطلب تہا در فیض محمد وا ہے اوجسکا جی چاہے معجزہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دسترخوان تہا جسپر آپ کسی تکلف کے وقت مین کہانا کہاتے تہے ایکدن کچہ مہمان آپکے پاس آئے اونہے کہانا طلب کیا خادمہ اوسی دسترخوان مین کہانا لائی اونسے اوسے میلہ دیکہکر خادمہ سے فرمایا کہ اسے تنور مین ڈالدو خادمہ نے وہ دسترخوان جلتی آگ مین ڈالکر تہوڑی دیر مین جب اوسے تنور سے نکالا تب وہ دسترخوان نہایت سفید ہوکر آگ سے نکلا بجائے جلنے کے اوجلا ہو کر باہر آیا مہمانون نے اسکا سبب پوچہا حضرت انس نے فرمایا کہ یہ دسترخوان تبرک ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضورؐ نے ایکدن اس سے اپنا موںہہ ہاتہہ پونچہکر مجہے عطا کیا تہا اب اس کپڑے پر آگ حرام ہے یہ کسیطرح آگ مین نہین جلتا جب کبہی یہ میلہ ہوتا ہے ہم اسے آگ مین ڈالکر اوجلا کرتے ہین اس واقعہ کو مولانا روم نے بہی نظم کیا ہے ؎

از انس فرزند مالک آمدست	کہ بمہمانے او شخصے شدست
او حکایت کرد از بعد طعام	دید انس دستارخوان را زرد فام
چرکن و آلودہ گفت اے خادمہ	اندر افگن در تنورش یکدمہ
در تنور پر ز آتش در فگند	آن زمان دستارخوان را ہوشمند
جملہ مہمانان دران حیران شدند	انتظار دود کندوری بودند

قوم گفتند اے صحابیٔ عزیز	چون نسوزید و منقی گشت نیز
بعد یک ساعت بر آورد از تنور	پاک و اسپید واز او ساخ دور
گفت زانکه مصطفی دست و دہان	بس بمالید اندرین دستار خوان
اے دل ترسندہ از نار عذاب	با چنان دست و لبی کن اقتراب
چون جمادے را چنین تشریف داد	جان عاشق را چہا خواہد کشاد

معجزہ ایکدن دو صحابی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عشا کی نماز کے بعد حضور کی زیارت کرتے جناب کے کلام سے مستفیض ہوتے ہوے رہگئے اس عرصہ مین رات زیادہ آگئی اندہیرا ہوا جب یہ دونون صحابی حضور کیخدمت عالی سے رخصت ہوکر اپنے گھر جانے لگے حضور اکرم نے فرمایا کہ لوگون تم اندہیری رات سے گہبراؤ نہین تمہارے ہاتھہ کا عصا مشعل کیطرح روشن ہوکر تمہین رستہ دکھائیگا جب یہ دونون صحابی وہانسے رخصت ہوکر مسجد نبوی سے باہر آئے مسجد سے نکلتے ہی ایک شخص کا عصا خود بخود مشعل کیطرح بغیر آگ بغیر تیل کے روشن ہوا اس روشنی مین دونون صحابی رستہ چلتے رہے جب دونون شخصونکا رستہ الگ ہوا اور ایک شخص جنکا عصا پہلے سے روشن تہا اپنا عصا لیکر اپنے گہر چلے اور دوسرے شخص اندہیرے مین رہے فوراً دوسرے شخص کا عصا بہی مشعل کیطرف روشن ہوا اور اپنی اپنی لکڑی کی روشنی مین دونون صحابی گہر تک پہونچے صبح کو دیکہا کہ لکڑیون مین آگ کا نشان مطلق نہ تہا حضور اکرم کی حکم سے جب مردہ لکڑیان روشن اور نورانی ہوئین حضور کی ارشاد اور تعلیم و تلقین سے صحابہ کے دل کس درجہ روشن ہوے ہونگے اے غافل اگر آج تو اپنا دل کا روشن ہونا چاہتا ہے تو درود شریف کی کثرت کر پہر دیکہہ غیب سے کیسا نور تیرے دل مین پیدا ہوتا ہے معجزہ جب صحابہ کا لشکر شام کا ملک

فتح کرتا تھا ایک دن بطور تفریح حضرت خالد بن ولید نے دس صحابہ کو ساتھ لیکر ساٹھ ہزار

عیسائیون کی فوج پر حملہ کیا جب یہ لوگ کفار کی لشکر کے پاس پہونچے تب انہین کفار نے اسطرح

گھیر لیا جیسے ایک سفید بال کو لاکھون سیاہ بال گھیرتے ہین صحابہ کہتے ہین کہ ہمین غبار کے

اڑنے کے سبب کچھ نظر نہ آتا تھا سوائے تلوار چلانے کے کچھ خبر نہ تھی یہانتک کہ ہمارے ہاتھ

شل ہوے بعضے صحابہ نے حضرت خالد سے کہا کہ اے خالد آج ضرور ہماری موت آئی ہے کیونکہ ہم دس

ہین اور دشمن ساٹھ ہزار سے زیادہ یہ سنکر حضرت خالد نے فرمایا کہ لوگون تم اللہ پر بھروسا کرو

اور گھبراؤ نہین اسلئے کہ میرے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک ہے جب اور جسوقت

میرے پاس وہ تبرک ہوتا ہے ضرور مین جنگ مین غالب آتا ہون کہا کہ اے خالد وہ تبرک

کیا ہے خالد نے فرمایا کہ میرے سر کی ٹوپی مین کچھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک

بال ہین اے لوگون بارہا کا تجربہ ہے کہ جب وہ ٹوپی میرے پاس ہوتی ہے کبھی مین مغلوب نہین ہوا

یہ فرماکر جو خالد نے اپنا ہاتھ سر کی طرف اوٹھا کر دیکھا قضاء الٰہی سے وہ ٹوپی حضرت خالد اپنے خیمہ

مین رکھی ہوئی چھوڑ آئے تھے جب ٹوپی حضرت خالد کو اپنے سر پر نہ ملی ایک سناٹا پیدا ہوا فرمایا

کہ لوگون آج ضرور ہماری قضا آئی ہے کیونکہ وہ فتح اور نصرت کا سامان حضور اکرم کی موے مبارک

کی ٹوپی میرے پاس موجود نہین ہے افسوس کہ مین اوسے خیمہ ہی مین بھول کر چلا آیا لیکن اب مارکر

مرنا سب ہے جب تک جان ہے لڑو یہ معرکہ ٹھیک دوپہر کے وقت تھا اسوقت حضرت ابو عبیدہ

اپنے لشکر مین آرام کرتے تھے یکایک غیب سے آواز آئی کہ اے ابو عبیدہ تو آرام کرے اور خالد کفار کے

گھیرے مین گھر گیا ہو اوٹھ جلد اونکی مدد کو پہونچ یہ سنکر حضرت ابو عبیدہ اوٹھے اور غل مچا کر لشکر کو

کوچ کرنے کا حکم دیا اور یہ کہا کہ لوگون جلد چلو دیکھو خالد کل دس آدمیون کی تعداد سے ساٹھہ
ہزار کا مقابلہ کر رہے ہین اور عنقریب اونکی شہادت ہوا چاہتی ہے یہ آواز سنکر سارا لشکر کمر بستہ
ہو کر اوسطرف کو روانہ ہوا حضرت ابو عبیدہ نے دیکھا کہ چند سوار لشکر سے آگے بھاگے چلے جاتے
ہین حضرت ابو عبیدہ نے غل مچا کر اُن سوارون کو روک کر پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان
جاتے ہو ایک سوار اون مین سے نکل کر آیا اور یہ کہا کہ اے سردار مین بی بی ہون حضرت
خالد کی اور یہ میری سہیلیان ہین ہم آپکی آواز سنکر خالد کی مدد کو جاتی ہین یہ سنکر حضرت
ابو عبیدہ نے فرمایا کہ اچھا تنہا نہ جاؤ لشکر کے ساتھہ چلو حضرت خالد کی بی بی نے کہا کہ
مجھے اور کام ضروری ہے اسلیئے پہلے جاتی ہون پوچھا کہ وہ کیا کام ہے حضرت خالد کی
بی بی نے کہا کہ اے سردار جب تم نے آواز دی کہ خالد ساٹھہ ہزار کے گھیرے مین گھر گئے
ہین تو مین نے کہا کہ خالد اگر ساٹھ لاکھ کے گھیرے مین گھر جائیگا تو بھی خالد کی فتح ہوگی کیونکہ
اونکی ٹوپی مین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کے بال ہین لیکن یکایک
جو میری نظر پڑی تب مین نے دیکھا کہ وہ متبرک ٹوپی خیمہ مین رکھی ہے مین نے جان لیا کہ
آج خالد زندہ نہ آئیگا اس خیال سے مین نے جلد گھوڑے پر سوار ہو کر ٹوپی لیکر خالد کے پاس جانیکا
عزم کیا کہ شاید اگر اللہ کو بچانا ہوگا تب یہ تبرک خالد تک پہونچ جائیگا یہ تھوڑا سا کلام کر کے
حضرت خالد کی بیوی فوراً لشکر کیطرف دوڑی وہان پہونچکر سوا ے گرد وغبار کے کچھ نظر
نہ آیا مگر اوس غبار مین تلوارین بجلی کی طرح چمکتی معلوم ہوتی تھین حضرت خالد کی بیوی
اوس گھمسان مین گھس گئین جب لشکر کے اندر پہونچین تو حضرت خالد کی اللہ اکبر کہنے کی

آواز سنی دوڑ کر وہ تبرک ٹوپی حضرت خالد کو دی حضرت خالد نے اپنی بیوی سے وہ ٹوپی لیکر
اپنے سر مبارک پر رکھی ٹوپی کا سر پر رکھنا تہا کہ اوس کلاہ مبارک سے بڑے زور سے ایک بجلی
چمکی جو زمین سے آسمان تک پہیل گئی اوس چمک سے کفار کی آنکھین اندھی ہوئین اور وہ میدان
سے بھاگ نکلے پھر تہوڑی دیر مین مسلمانون کا لشکر بہی حضرت ابوعبیدہ کی ہمراہی مین آن
پہونچا پھر تو ہزار ہا کفار کو جہنم واصل کیا کفار بھاگے اور اسلام کے لشکر کی فتح ہوئی سبحان اللہ
جس مبارک نبیؐ کے بالون مین یہ برکت رکہی گئی تہی خدا جانے اونکی ذات خاص مین کیا برکت
ہوگی تنبیہ مسلمانون مصنوعی تبرکات سے بچنا ضرور ہے معجزہ ایک دن مکہ معظمہ مین
ابوجہل لعین اپنے ہاتھ مین کچھ کنکریان لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک
مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے محمدؐ اگر تم سچے نبی ہو تو یہ بتاؤ کہ میرے ہاتھ مین کیا چیز ہے
کیونکہ جب تم آسمان کی باتین زمین پر بیٹھے بتا رہے ہو تو ضرور ہے کہ میرے ہاتھ کی مخفی چیز
کو بھی آپ بتا دینگے یہ سنکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوجہل اگر تو کہے تو مین
یہ بتا دون کہ تیرے ہاتھ مین کیا ہے اور اگر تو کہے تو جو چیز تیرے ہاتھ مین ہے وہ بولے اور یہ بتائے
کہ مین کون ہون ابوجہل نے کہا کہ حضور یہ بات اور بھی زیادہ اچھی ہے کہ میرے ہاتھ کی چیز
بولے اور یہ بتائے کہ آپ کون مین یہ سنکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے ہاتھ کی کنکریون
کو اشارہ کیا فوراً ابوجہل کے ہاتھ مین کنکریان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے لگین اس معجزہ
کو مولانا رومی علیہ الرحمۃ بھی اپنی مثنوی مین فرماتے ہین۔

سنگھا اندر کف بوجہل بود	گفت اے احمد بگو این چیست زود

گر رسولی چیست در دستم نہان | چون خبر داری ز راز آسمان

گفت چون خواہی بگویم کان چہاست | یا بگویند آن کہ ما حقیم و راست

گفت بوجہل ان دوم نادر تر است | گفت حق آرے ازان قادر تر است

گفت شش پارہ حجر در دست تست | بشنو از ہر یک تو تسبیحے درست

از میان مشت او ہر پارہ سنگ | در شہادت گفتن آمد بیدرنگ

لا الہ گفت الا اللہ گفت | گوہر احمد رسول اللہ سفت

چون شنید از سنگہا بوجہل این | زد ز خشم آن سنگہا را بر زمین

گفت بنو مثل تو ساحر دگر | ساحران را سر توئی قرتاج سر

چون بدید ان معجزہ بوجہل تفت | گشت در خشم و بسوی خانہ رفت

معجزہ شفا اور مواہب لدینہ مین لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک یہودی کو اسلام کی طرف بلایا یہودی نے کہا کہ یا حضرت جب تک میری مری ہوئی لڑکی کو آپ زندہ نہ کرین اور وہ مردہ دختر زندہ ہو کر آپکی رسالت کی گواہی ندے مین ہرگز مسلمان نہ ہونگا یہ سنکر حضور نے فرمایا کہ اے یہودی چل اپنی دختر کی قبر مجھے بتا چل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے ساتھہ قبرستان تشریف لے گئے وہان جا کر یہودی کے دختر کی قبر پر کھڑے ہو کر یہودی کی لڑکی کا نام لیکر پکارا حضور کی آواز سنکر قبر شق ہوئی اور قبر کے اندر سے لڑکی زندہ ہو کر بولی لبیک وسعدیک یا رسول اللہ کیا ارشاد ہے حضور نے فرمایا کہ اگر تیرا دل چاہے تو تو اپنے مان باپ کے پاس چلی آ دنیا مین زندہ ہو کر رہ عرض کیا کہ حضرت مین نے

اپنے اللہ کو اپنے والدین سے زیادہ مہربان پایا ہے اور آخرت کو دنیا سے افضل دیکھا ہے اسلئے آپ مجھے میری قبر مین رہنے دین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر اوسکے مرجانیکی دعا کی وہ دختر دوبارہ مرکر قبر مین گئی یہودی یہ واقعہ دیکھکر حیران ہوا اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کیا اور مردہ دختر کے والدین مسلمان ہوکر ہمیشہ کی زندگی کے مستحق ہوئے تشریح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز اور روحانی فیض نے خدا کے فضل سے مردہ کو زندہ کیا اور پہر مردہ نے زندہ ہوکر دو مردون یعنی کافر مان باپ کو مسلمان کرکے ہمیشہ کے لئے زندہ کیا سبحان اللہ کیا فیض ہے ہ

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

معجزہ ۵ ایک دن حضرت جابرؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مہمان بلاکر بکری ذبح کی اور اسکا گوشت پکاکر آپ کے سامنے لائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون گوشت گوشت کھا لینا ہڈیان نہ چبانا حضور کے حکم عالی کے مطابق بکری کی ہڈیان ثابت چھوڑی گئیں جب سب لوگ کھاکر فارغ ہوئے حضور اکرم نے سب ہڈیان جمع کرکے کچھ دعا کے طور پر پڑھا اپکا پڑہنا اور بکری کا زندہ ہونا ایک ہی ساعت مین سب کے سامنے ہوا۔ مردہ جانورون کا زندہ کرنا آپکا ادنے فیض تھا کافرون مردہ دلون کو زندہ کرنا مسلمان بنانا آپکا اصلی مقصود تھا لوگون اگر خدا تعالے نے تمہین اسلام اور ایمان کی دولت عطا کی ہے تو اسکی انتہا درجہ کی حفاظت کرنا مسلمانون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات ایک سمندر ہے جسکا احاطہ کرنا ناممکن ہے یہ جو کچھ لکھا گیا قدر قلیل بطور نمونہ برکت کیلئے تحریر کیا گیا ہے اللہم انزل علینا من برکاتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

ساتواں وعظ وفات کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ

اے نبی آپ بھی وفات پائینگے اور یہ سب بھی مرجائینگے پھر قیامت کے دن زندہ ہوکر اللہ کے حضوری میں جھگڑتے ہونگے

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اعلی درجہ کے جاہ وجلال کے ساتھ حج کرنے تشریف لیگئے ایام حج میں حضور علیہ السلام اکثر یہ جملے فرماتے تھے کہ پوچھ لو مجھ سے جو مسئلہ پوچھنا ہے شاید اس سال کے بعد مجھے دنیا میں زندہ نہ پاؤگے حضور کے بکثر فرمانے سے اس حج کا نام حجۃ الوداع یعنی حضور کا آخری حج مشہور ہوا نویں تاریخ عرفات کے میدان میں یہ آیت نازل ہوئیں الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا مسلمانوں آج دین تمہارا ہمنے پورا کیا اور ہر طرح کی نعمتیں تمکو عطا کیں اور تمہارے دین اسلام سے راضی ہوئے تشریح اس آیت کا نازل ہونا مخفی اشارہ تھا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا کیونکہ جس کام کے لئے حضور اقدس عالم لاہوت سے دنیا میں تشریف لائے تھے جب وہ پورا ہوچکا تب رجوع کرنا اصلی مقام کی طرف اور مرکز کی جانب پھرجانا ضروری ہوا جب حضور علیہ السلام حج سے فارغ ہوکر مدینہ واپس تشریف لائے تب سورت اذا جاء نصر اللہ الخ نازل ہوئی جسکا مطلب یہ تھا کہ جب کافروں کی فوجیں کی فوجیں مسلمان ہونے لگیں مکہ معظمہ فتح ہوکر ہمیشہ کے لئے دار الاسلام ہوا اے نبی آپ کا جو کام تھا وہ پورا ہوا اب حضور اللہ کی ملاقات

کے لئے طیار رہین اللہ کے سوا سبکو فراموش کرین نکتہ سورج کو حضور اقدس سے کچھ تھوڑی
سی نسبت ہے جس طرح حضور زمین آسمان سارے جہان کے عالم روحانی کے آفتاب ہین
اسی طرح یہ دنیا کا سورج صرف اسی زمین کے لئے روشنی دینے والا ہے اس مجازی سورج
کی صفت یہ ہے کہ جب اس کا قیام کسی مقام مین معمولی وقت سے زیادہ ہوگا عالم مین آگ
برسنے جہان جلنے جلکر مرنے لگیگا کمال کے بعد اس سورج کا زوال دوپہر کے بعد دن کا ڈہلنا
پہر غروب ہوکر ایک عرصہ تک غائب رہنا ہی عالم کے آباد رکہنے کے لئے مصلحت ہے جہان
سورج مہینون تک برابر نکلا رہیگا وہان آبادی نہ ہوگی ہر ایک شخص وہان زندہ نرہیگا کیونکہ
تیز لو مین تیز حرارت ہلکے لو مین ہلکی حرارت ہوتی ہے کافوری شمع کے نیچے ساری رات بیٹھنا
آسان ہے مگر جون کے مہینے کی دہوپ مین ایک لمحہ کے لئے بیٹھنا ہی موت کا سامان ہے
جب مجازی سورج کی حالت یہ ہے تب حقیقی روحانی سورج کا کیا حال ہوگا پس دین اسلام کا
کامل ہونا کفار کی فوجون کا جوق جوق انکر مسلمان ہونا قدیمی مسلمانون کا عشق الٰہی کی آگ
مین سوختہ ہوجانے کے قریب پہونچ جانا یہ چاہتا تہا کہ آفتاب نبوت کو قرب الٰہی کے مغرب
مین چھپا یا جائے ورنہ عشق الٰہی کی ناقابل برداشت آگ عاشقون کے سینون مین مشتعل ہوکر
سارے مسلمانون کو فنافی اللہ کردیتی ارشاد عالی ہے حیاتی خیر لکم ومماتی خیر لکم مسلمانون
میرا زندہ رہنا بھی تمہارے لئے اچھا تہا اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے حضور کا دنیا
مین آنا دنیا کی اندہیری کو روشنی سے بدلنا کافرون کو مسلمان کرنا سیاہ دلون کو نور معرفت
الٰہی سے روشن کرنا عاشقون کے سینے مین محبت کی آگ مشتعل کرنا بت پرستی مٹانا خدا پرستی

سکھانا ہے دینوں کو دین دار بنانا تھا اور حضور کا وفات فرمانا اس عالم سے اوس عالم میں تشریف لیجانا بھی بڑی بڑی حکمتوں پر مبنی ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے راز

پہلا راز حضور کی ذات نے عالم روحانی میں نہایت تیز نور اور تیز حرارت پیدا کیے تھے جس کی وجہ سے اکثر عاشق الہی بندے عشق ہولے میں فنا ہو چکے تھے کوئی نماز پڑھتے پڑھتے فنا ہوا کوئی ہجر میں روتے روتے مر مٹا اور یہ شعلے روز بروز ترقی پر تھے عنقریب روحانی عالم میں عشق کی وجہ سے آگ لگنے والے فنا کا عالم عام ہونے والا تھا ایک بیک حکمت الہی نے آفتاب نبوت کو پردۂ غیب میں چھپایا تاکہ اوس تیز حرارت میں ایک قسم کی تسکین پیدا ہو عاشقوں کی حالت اعتدال پر آئے دوسرا راز دنیا میں حق تعالے نے دو قسم کے ذائقے اعلی درجے کے رکھے ہیں ایک وصل دوسرا فصل دو نور روحانی ذائقے اپنی اپنی جگہ بے نظیر ہیں ایک کا ذائقہ دوسرے سے جدا ہے ایک کی قدر دوسرے کے ساتھ پیدا ہوتی ہے حق تبارک و تعالے شانہ نے صحابہ کرام کو لقا کا روحانی ذائقہ چکھا دیا تھا مگر یہ لوگ ہجر کے مزے سے ناواقف تھے جو در حقیقت وہ بھی نہایت مزے کی چیز ہے اس لئے خدا نے اس مرتبہ کو پورے طور سے صحابہ کو دیا اور حضور کو وفات دیگر عاشقان رسول کو ہجر کی آگ میں جلا کر عشق کے مرحلوں کو طے کیا اور لقا کا سرور ہجر کے حزن سے ملا کر صحابہ کے لئے صبر اور شکر دونوں کا ثواب پورا کر دیا تیسرا راز ایمان کی دو قسمیں ہیں ایک دیکھکر ایمان لانا دوسرا بے دیکھے سنی سنائی بات پر ایمان لانا اپنی اپنی جگہ دونو مرتبے برابر ہیں کچھ دن تک حق تعالے نے اپنے پیارے رسول کو

لوگون کے سامنے رکھ کر سامنے وحی نازل فرما کر سامنے معجزات دکھا کر عینی ایمان کا مرتبہ عنایت کیا پھر حضور کو وفات دیکر سب چیزون کو غائب فرما کر ایمان بالغیب کا مرتبہ مرحمت کیا چوتھا راز یہ امت گنہگار خطاوار ہزارہا جرائم کے سبب سنگین مقدمہ مین گرفتار ہے مگر ایسی صورت مین اگر کوئی وکیل عدالت عالیہ کا مجاز مجرم اور ملزم کے حال پر شفیق اور مہربان ہوگا وہ مقدمہ پیش ہونے سے پہلے عدالت مین حاضر ہو جائے گا اور وقت سے پہلے اُن کے ملزم کی بریت کی تدبیرین سوچیگا اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گنہگار اُمت کی حال پر شفیق ہین حضور اُمت کے مقدمہ پیش ہونے سے پہلے اللہ کی عدالت مین پہونچ گئے ہین اور امت کے بری کرانے کے کوشش فرما رہے ہین۔ پانچوان راز حضور اقدس کی خدمت کرنے کا اللہ کے نزدیک بڑا ثواب تھا اور سب سے زیادہ حضور کی تجہیز تکفین مین شامل ہونا نہایت اعلیٰ ثواب تھا حق تعالےٰ نے جہان صحابہ کے لئے سارے اجر پورے کئے تھے ایک یہ باقی تھا وہ بھی پورا کر دیا چھٹا راز حدیث مین آیا ہے کہ سارے اگلے انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتون کو اپنے سامنے فنا کر چکے مگر مین اپنی امت کو سچے دین پر قائم چھوڑ جاتا ہون درحقیقت یہ ایک خاص فخر کی بات ہے جو خدا نے اس اُمت مرحومہ کو عطا فرمائی ہے اگلے سارے نبی امتون کو فنا کر گئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سبکو زندہ چھوڑ گئے موت حیات کا فرق کسکو نظر نہین آتا سورۂ اذا جاء نازل ہونے کے بعد ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا ارشاد کیا کہ خدا نے اپنے ایک پیارے بندے کو اختیار دیا چاہے وہ دنیا مین رہے اور چاہے اللہ کے پاس چلا جائے لوگو اُس بندے نے اللہ کے پاس جانا پسند کر لیا ہے سیکڑون آدمی اس خطبہ مین حاضر تھے کوئی نہ سمجھا مگر جناب ابوبکر صدیق سنتے ہی رونے لگے لوگون نے کہا او دیکھو بوڑھے کی

عقل پر افسوس کرو انجناب نے ایک بندہ کا حال بیان فرمایا کہ جب اوسے خدا نے اختیار دیا تب
اوسنے اللہ کے گھر جانا پسند کیا اس میں رونیکی کیا بات ہے لیکن جب چند روز کے بعد حضور کی وفات
ہوئی تب ان لوگون پر وہ راز کھلا جو ابوبکر پر فوراً ہی کھل گیا تھا آج سب نے کہا کہ ابوبکر تم سچے تھے
تمہارا رونا ٹھیک تھا ہمین خبر نہ تھی کہ وہ بندہ کوئی اور نہین ہے بلکہ ہماری آنکھون کا نور دل
کا سرور خود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہین پھر تو جو کچھ غم ہونا تھا ہوا اس مہینہ مین اہل یمن کی
عرضداشت آئی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے ایک امام اور قاضی بھیجدین جناب
نے صبح کی نماز پڑھکر فرمایا کہ مین ایک شخص کو یمن بھیجنا چاہتا ہون صحابہ نے عرض کیا کہ ہم حاضر
ہین مگر حضور نے حضرت معاذ بن جبل کو حکم دیا کہ تم اس کام کے لئے مناسب ہو حضرت معاذ
اوسیدن جانے کے لئے تیار ہوکر خدمت مبارک مین آئے آنجناب نے بلال سے فرمایا کہ بلال
میرا عمامہ لاؤ حضور نے اپنا عمامہ حضرت معاذ کے سر پر اپنے ہاتھ سے باندھا سواری پر سوار کیا
خود بنفس نفیس معاذ کی سواری کے ساتھ پیدل چلے معاذ نے عرض کیا کہ میرے مان باپ
قربان ہون آپ پیدل چلتے ہون مین سواری پر سوار ہون یہ کس طرح ہوسکیگا فرمایا کہ مین
یہ چند قدم خدا کی مرضی کے لئے چلتا ہون اللہ اکبر کیا اخلاق تھا باوجود شہنشاہی مرتبہ کے
ایک ادنیٰ خادم کی سواری کے ساتھ پیدل چلتے ہین حضور نے فرمایا معاذ یہ ہماری آخری
ملاقات ہے اب جب تم واپس آؤ گے میری مسجد مین میری قبر دیکھو گے مجھے نہ پاؤ گے یہ حسرتناک کلام
سنکر معاذ اسقدر روئے قریب تھا کہ سواری سے گرجاتے حضور نے صبر کی وصیت فرماکر رخصت
کیا حضرت معاذ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت مین روتے ہوے رخصت ہوئے

یہ آخری دیدار تھا جو معاذؓ کو نصیب ہوا اسکے بعد جب معاذ واپس آئے بجائے حضور کی زیارت
کے جناب کے مزار کی زیارت ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون حضور مرض وفات سے ایک دن
پہلے جنت البقیع کے مردون کے لئے دعا فرمانے تشریف لے گئے ساتھ والون سے فرمایا کہ مجھے
خدا نے دنیا کی سلطنتون کے خزانے عطا کئے مگر مین نے وہ سب خزانے اپنی امت کو دے اور خود
خدا کی ملاقات کو اختیار کیا اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دیا دوسرے دن حضور کے سر مبارک مین
درد پیدا ہوکر بخار کے آثار نمودار ہوئے رفتہ رفتہ بخار اتنا شدید ہوا کہ جو شخص آپ کے جسد
مبارک پر ہاتھ رکھتا تو یہ معلوم ہوتا کہ ہاتھ آگ پر رکھا ہوا ہے عرض کیا کہ یا حضرت جناب کو
نہایت تیز بخار ہے فرمایا کہ ہان جتنا بڑا مرتبہ ہوگا اتنی ہی آزمایش مصیبت اور بلا سخت ہوگی
کسی نے عرض کیا کہ آپکو دو شخصون کی برابر بخار ہے فرمایا کہ ہان مجھے ثواب بھی دوہرا ملیگا حضور
کو تپ محرقہ کا مرض لاحق ہوا جسکا اثر بہت جلد دماغ مبارک تک پہونچا اور حضور تین روز کے
بعد بیہوش ہوئے ایکدن فرمایا کہ میرے سر پر سات مشکین ٹھنڈے پانی کی ڈالو شاید گرمی دماغ
سے کم ہوجائے اور مجھے ہوش آئے مین لوگون کو وصیت کرنا چاہتا ہون گھر والون نے حضور کو
ایک بڑے برتن مین بٹھا کر سات مشکین سر مبارک پر ڈالین جسکی وجہ سے کچھ افاقہ ہوا اور حضور
مسجد نبوی مین تشریف لائے صحابہ کرام کو آج پانچوین دن حضور کی زیارت نصیب ہوئی
شوق دیدار مین بیخود ہوتے دوڑکر آپکو سلام کیا حضور کی گرد کھڑے ہوئے حضور نے نماز پڑھائی
وصیت کے طور پر کچھ کلمات ارشاد کئے فرمایا لوگون مجھے خدا کی طرف سے اختیار ملا تھا کہ چاہون
دنیا مین رہون یا چاہون آخرت کو پسند کرون مین نے آخرت کو پسند کیا خدا کی ملاقات دیدار الٰہی

کو اختیار کیا اب مین تم سے جدا ہوتا ہون مین تمہارا میر سامان بنکر آگے جاتا ہون لوگون
مین تمہارے ایمان کا گواہ ہون اب ہماری تمہاری ملاقات قیامت کے دن حوض کوثر
پر ہوگی لوگون میری وفات کا وقت قریب ہے مین کسی کا حق اپنے ذمہ لیکر جانا نہین چاہتا
اگر مین نے تم مین سے کسیکو مارا ہو وہ اوسکے بدلے آج اسوقت مجھے مارلے میری کمر اوسکے سامنے
حاضر ہے لوگون مین نے کوئی سخت کلمہ کہا ہو وہ آج مجھے کہہ لے اگر مین نے کسی کا کوئی درہم روپیہ
پیسہ مال اسباب لیا ہو وہ مجھہ سے اسکا بدلا لیلے آج اسوقت میرا بڑا دوست وہ شخص ہے جو
جو اپنا حق مجھسے مانگ لے کیونکہ مین دنیا سے گذر کر اللہ کی حضور مین جانے والا ہون ہزار ہا صحابیون کا
مجمع تہا مگر کوئی شخص ایک حبہ بہر چیز کا دعوی دار نہ ہوا تو فیح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذمہ کسی کا کوئی حبہ نہ تہا مگر امت کی تعلیم کے لئے پہلے اپنی ذات فرشتہ صفات کے لئے ایسا کیا
تاکہ آپ کے بعد آپکی اُمت ایسا ہی کرے اس خطبہ کے بعد حضور گہر مین تشریف لے گئے شب کو
پہر شدید بخار چڑہا اور بیہوشی لاحق ہوئی اس بیہوشی مین حکم تہا کہ بیبیون کی حق تلفی نہ ہو جس
بی بی کی نوبت آئے میری چارپائی اوٹھا کر اوس بی بی کے حجرہ مین پہونچائی جائے کئی
دن تک اسی طرح ہوا جب ازواج مطہرات نے یہ تکلیف دیکہی سب نے متفق ہو کر اپنا حق معاف
کیا تب حضور نے بی بی عائشہ رضی کے حجرہ مین قیام فرمایا بی بی عائشہ کے حجرہ مین پہونچکر حکم دیا
کہ انصار اور مہاجرین کو بلاؤ مین اونہین کچھ وصیت کرون صبر کی تلقین دون انصار اور مہاجر
مسجد نبوی مین جمع ہوئے حضور نے بستر پر لیٹے لیٹے فرمایا حیاکم اللہ ہدی بالسلام اے
میری اُمت خدا تمکو میرے بعد زمانہ سلامت رکہے تم میری نشانی ہو اگر کوئی پردیسی میری

محبت مین مبتلا میرے بعد مجھے پوچھتا ہوا مدینہ آئے تم اوسے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ تیرے
رسول اس جہان سے چلے گئے جب وہ غریب مسافر بہت بے چین ہو جائے بغیر میرے دیکھے
زندگی مشکل ہو تب اوسے میرے مزار پر لانا میرا مزار اوسے دکھانا مزار دیکھکر اوسی صبر آجا ے گا
یا جان دیکر مجھ سے آن ملیگا صحابہ نے یہ کلام سنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپکی
وفات کا وقت آگیا فرمایا کہ ہان اب مین اپنے اللہ سے ملاقات کرون گا یہ سنکر صحابہ بے ساختہ
روئے اور عرض کیا کہ حضور اب آپ کس امت کو کس پر چھوڑا فرمایا تمکو اللہ کے سپرد کیا میرے بعد
اللہ تمہارا نگہبان ہے پھر فرمایا کہ مجھے نہایت حفاظت سے غسل دینا اگر کوئی مجھے برہنہ دیکھے
گا وہ فوراً اندھا ہو جائیگا تم مجھے غسل دینا ملایک تمہاری مدد کرین گے پھر مجھے تین سفید کپڑون مین
کفن دیکر کفن سے فارغ ہو کر تم سب میرے جنازہ کو تنہا چھوڑ کر چلے جانا اوسوقت میرا رب
ہو گا اور میرا جنازہ اور میرے حجرہ کے چارون طرف میری امت کھڑی رہتی ہوگی اوس تنہائی
مین جو کچھ مجھے امت کے لئے کہنا ہو گا کہہ لون گا اوسکے بعد جبرئیل ملایک کی جماعت کے ساتھ
میری نماز پڑھینگے جب ملایک میرے جنازہ کی نماز سے فارغ ہون تب میری اہل بیت کے مرد
میرے جنازہ کی نماز پڑہین انکے بعد میرے صحابی انصار اور مہاجرین میری نماز پڑہین پھر
مجھے میرے اہل بیت قبر مین اتارین واللہ خلیفتی علیکم اللہ میرا خلیفہ ہے میرے بعد وہی تمکو
ہدایت پر قایم رکھے گا حضور نے ساری حالت وفات کی بطور وصیت فرمادی مگر اکثر صحابہ کو
یہ یقین نہ ہوا کہ آپ آخری وصیت کرتے ہین صحابہ کا خیال تھا کہ ابھی آپکی کسطرح وفات ہوگی
ابھی شاہ فارس کا ملک فتح نہین ہوا اور روم شام کے بادشاہ کا ملک فتح نہین ہوا پہلے یہ سب

کچھہ فتح ہو یگا تب کہین آپ کی وفات ہو گی بیچ بین کسی روز ذرا بخار ہلکا بھی ہوا مگر بالکل
صحت نہین ہوئی ذرا ذرا باتین کرنے کے قابل کبھی ہوش آیا کبھی پھر بیہوش ہو گئے ایک رات
حضرت عائشہ نے خواب بین دیکھا کہ بین اپنے گھر بین بیٹھی ہون یکبیک چاند میرے گھر بین
اترا اور حجرہ کی زمین بین چھپ گیا اس خواب کی ابتدا چالیس سال پہلے حضرت خدیجہ نے
دیکھی تھی کہ ایک چاند میری گود بین آیا پھر اوسنے چارون طرف سے عالم کو روشن کیا اسکی
انتہا حضرت عائشہ نے دیکھی کہ چاند میرے حجرہ کی زمین بین چھپ گیا بی بی عائشہ نے اس
خواب کو جناب صدیق اکبر سے بیان کیا حضرت صدیق اکبر نے ایک سانس ٹھنڈا لیا اور
آہ سرد بھر کر کہا خدا اُمت کا مددگار رہے کہین ایسا نہ ہو کہ امت کے مسافر چاند کے غروب ہونے کے
بعد اندھیری بین بھٹکتے پھرین جب حضور کا انتقال ہوا اور حضرت بی بی عائشہ کے حجرہ بین
مدفون ہوئے صدیق اکبر نے فرمایا کہ اے عائشہ تیری خواب کی یہ تعبیر تھی آج وہ چاند تیرے
حجرہ بین چھپ گیا ساری بیماری بین آپ حضرت عائشہ کے حجرہ بین رہے ایکروز حضرت
علی تشریف لائے اور عرض کیا حضور بین نے خواب بین دیکھا ہے کہ بین ذرعہ پہنے ہوئے
ہون یکبیک وہ ذرعہ میرے جسم سے اُتر گئی انحضرت نے سنکر فرمایا کہ اے علی وہ تیری
ذرعہ بین ہون میری حیات تیرے لئے امن کا باعث ہے اب عنقریب بین تجھسے جدا ہو جاونگا
اے علی تم بے ذرعہ رہجاؤ گے میرے بعد تم بہت سی تکلیفین اوٹھاؤ گے جب لوگ دنیا کو
اختیار کرین تم دین کو اختیار کرنا عنقریب تم میرے پاس حوض کوثر پر آؤ گی دوسرے دن
حضرت فاطمہؓ آئین اور یہ عرض کیا کہ حضرت بین نے خواب بین دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ بین

ایک سفید ورق قرآن مجید کا ہے مین اوس مین قرآن مجید پڑہتی ہون یک بیک وہ
ورق میری آنکہون کے سامنے سے غائب ہوا مین تڑپتی ہون اور ورق کو ڈہونڈتی ہون
مگر کہین نہین ملتا فرمایا اے فاطمہ وہ ورق قرآن مجید کا مین ہون اب عنقریب مین تیرے
سامنے سے غائب ہوجاؤن گا تم ہرچند تلاش کروگی مگر کہین نہ پاؤگی دوسرے دن حضرت
حسنؓ اور حسینؓ آئے اور عرض کیا کہ حضرت ہمنے یہ خواب دیکہا ہے کہ ایک تخت معلق ہوا
مین اوڑا جاتا ہے اور ہم دونون اوس تخت کے نیچے ننگے سر روتے چلے جاتے ہین
اس خواب کو سنکر آنحضرت کے آنسو نکلے اور فرمایا کہ اے نور عین وہ تخت جو ہوا مین معلق
چلتا ہے وہ میرا جنازہ ہے تم جنازے کے ساتہہ ساتہہ روتے ہوئے جاتے ہوگے اس خواب
کی تعبیر سُنکر گہر والے رونے لگے حضور نے فرمایا کہ صبر کرو تم سب کے سب عنقریب مجہسے حوض
کوثر پر ملوگے اس عرصہ مین جناب کے مرض مین زیادتی ہوئی غفلت بیہوشی بخار کی تیزی نہایت
درجہ بڑہ گئی غفلت کی حالت مین حضور کی زبان مبارک سے نکلتا تہا یارب امتی اللّٰھم اغفر لامتی
آنحضرت سے پہلے بہت سے نبی آئے مگر اونکی وفات ہمارے کچہہ بہی کام نہ آئی جب حضرت آدم
کی موت آئی اور وفات ہونے لگی تب آدم غم مین روتے تہے حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ اے آدم اپکو
کیا غم ہے اے جبرئیل مجہے غم یہ ہے کہ جس جنت سے مجہے نکالا ہے پہر بہی مین اوس مین
داخل ہوجاؤنگا یا نہین حکم الٰہی نازل ہوا کہ اے آدم آسمان کی طرف دیکہہ لے یہ جنت تیرے
لئے تیار ہے آدم نے جنت کو دیکہا اور خوش ہوکر جان دیدی لیکن جسوقت ہمارے شفیع بیمار
ہوے ایام مرض مین ایکدن حضرت جبرئیل آئے حضور نے فرمایا کہ اے جبرئیل کوئی خوشخبری

لائے ہو تو سناؤ حضرت جبرئیل نے کہا کہ حضور دوزخ آپکی روح کے استقبال کے لئے ٹھنڈی
کی گئی اور جنت کے آٹھون دروازے کھولے گئے حوران جنت اور ملایک آپ کے استقبال
کے لئے جنت کے دروازہ پر کھڑے ہین آنحضرت نے یہ بات سنکر فرمایا مالی وللنار ومالی وللجنتہ
اے جبرئیل نہ مجکو جہنم سے کچھ مطلب ہے نہ جنت سے کچھ تعلق ہے یہ بتاؤ کہ میرے امت کے
قاری قرآن کے لئے کیا رتبہ ہے حاجی کے لئے کیا مرتبہ روزہ دار کے لئے کیا تیار کیا گیا ہے
نمازی کے لئے کیا اجر ہے حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ جنت حرام ہے تمام استون پر جب تک آپکی
امت نجائے حضور یہ بات سنکر خاموش ہوئے حضرت نوح کی عمر وفات کے وقت ساڑھے
تیرہ سو برس کی تھی جب ملک الموت انکے پاس آئے نوح علیہ السلام ملک الموت کی صورت دیکھکر
گھبرائے اور یہ کہا کہ اے ملک الموت تمنے بہت جلدی کی ملک الموت نے کہا کہ اے نوح ساڑھے
تیرہ سو برس ہین بھی آپکا دنیا کی زندگانی سے پیٹ نہ بھرا فرمایا اے ملک الموت مین تو یہ سمجھتا ہون
کہ مین کسی ایسے مکان مین داخل ہوا کہ جسکے دو دروازے ہین ایک سے اندر آیا دوسرے دروازہ سے
تم مجھے لینے آگئے ہین اوس مکان مین ذرا بھی نہ ٹھیرا مگر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ملک الموت آئے تب ملک الموت سے بات بھی نہ کی فرمایا کہ جبرئیل امین کہان ہین
اے ملک الموت جب تک جبرئیل کی زبانی امت کے مغفرت کی بشارت نہ سنونگا اوسوقت تک
جان نکالنے کی اجازت نہ دون گا سبحان اللہ ببین تفاوت رہ از کجا تا بکجا جب حضرت
موسی علیہ السلام کے پاس موت کا پیغام آیا گھبرا گئے ملک الموت کے طمانچہ مارا پھر جب وفات پانے پر
راضی ہوئے تب یہ کہا کہ مجھے بیت المقدس کی سرزمین مین پہونچاؤ وہان پہونچکر میری جان نکلے

اللہ نے آپکو بیت المقدس میں پہونچایا ملک الموت موسٰی کی جان نکال کر لیگئے آنحضرت سے
حضرت جبرئیل نے کہا کہ اگر آپکی خوشی ہو تب آپکی وفات کے بعد آپ کے جسم کو جنت میں پہونچاؤں
فرمایا کہ نہیں مجھکو میری امت کے اندر رہنے دو یہیں مجھے دفن کرو میں اپنی قبر میں اپنی امت
کے لئے استغفار کروں گا اب ہر پیر جمعرات کے دن امت کی اعمال اجمالی طور پر قبر شریف میں پیش
کئے جاتے ہیں اگر نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں تو آپ اللہ کا شکر کرتے ہیں اور اگر گناہ زیادہ
ہوتے تب آپ جناب الٰہی میں استغفار کرتے امت کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں
پھر کس طرح آپکی امت آپ پر جان قربان نہ کرے تین روز وفات سے پہلے حضرت جبرئیل
تشریف لائے فرمایا کہ یا محمدؐ ان ربک یقرئک السلام ویقول کیف تجدک اللہ پاک آپ کو سلام
فرماتا اور یہ ارشاد کرتا ہے کہ آپکا مزاج کسطرح ہے آپ نے فرمایا انی اجدنی مغموما مھموما اے جبرئیل
میں بہت غمگین ہوں اول روز مزاج پوچھکر چلے گئے پھر دوسرے روز آئے اسی طرح مزاج پرسی
فرمائی پھر آپ نے وہی جواب دیا تیسرے دن حکم ہوا کہ آپ کو کیا غم ہے اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے
لیکن آپ اپنی زبان سے فرمائیں آپنے فرمایا کہ مجھے گنہگار امت کا اسوقت بہت خیال ہے
گنہگاروں کی مغفرت کس طرح ہوگی حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ الٰہی تیرے نبی یوں ارشاد فرماتے
ہیں حکم ہوا کہ کہدو یا ان ربک یقرئک السلام من تاب قبل موتہ بسنۃ قبلت توبتہ فقال یارب
السنۃ کثیرۃ ثم جاء و فقال من تاب قبل موتہ بشھر قبلت توبتہ قال علیہ السلام یارب الشھر کثیرۃ
ثم جاء جبرئیل وقال ان ربک یقرئک السلام من تاب قبل موتہ بجمعۃ قبلت توبتہ فقال یارب
الجمعۃ کثیرۃ فذھب ثم رجع فقال من تاب قبل موتہ بیوم قبلت قال یارب الیوم کثیر

ثم جاء وقال من تاب قبل موتہ بساعۃ قبلت توبتہ فقال الساعۃ کثیرۃ ثم جاء وقال ان ربک یقرئک السلام وھو یقول ان کان الساعۃ کثیرۃ فلو بلغ روحہ الحلقوم ولم یمکنہ الاعتذار بلسانہ واستحیا وندم بقلبہ غفرت لہ ولا ابالی رب العالمین آپکو سلام فرماتا اور ارشاد کرتا ہے کہ اگر آپکی امت کا کوئی مسلمان گنہگار مرنے سے ایک سال پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کریگا ہم اوسکی توبہ قبول فرماکر اوسے بخشدینگے حضور اکرم نے فرمایا کہ الٰہی ایک سال کی مدت بہت ہوتی ہے الٰہی میری امت کی مشکل آسان کر یہ سنکر حضرت جبرئیل چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر واپس آئے اور یہ کہا کہ یا حضرت رب العالمین فرماتا کہ اگر آپکی امت کا گنہگار مرنے سے ایک مہینہ پہلے توبہ کریگا ہم اوسکی توبہ قبول کرینگے عرض کیا کہ الٰہی ایک مہینہ بہت ہے اے میرے اللہ امت کی مشکل آسان کر حضرت جبرئیل واپس گئے کچھ عرصہ کے بعد پھر آئے اور یہ فرمایا کہ یا حضرت رب العالمین آپکو سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد کرتا ہے کہ اگر ایک مہینہ کی مدت بہت ہے تب ایک ہفتہ تو بہت نہیں ہے جو گنہگار آپکی امت کا ہفتہ بھر پہلے مرنے سے توبہ کریگا وہ بخشا جائیگا عرض کیا الٰہی ہفتہ بہت ہے الٰہی معاف کر میری امت کی خطاؤں سے درگذر فرما پھر حکم ہوا کہ جو شخص مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کریگا ہم اوسے بخشینگے حضور نے عرض کیا کہ مولے ایک دن بھی بہت ہے پھر حکم دیا کہ جو شخص مرنے سے ایک گھڑی پہلے توبہ کریگا وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائیگا حضور نے عرض کیا کہ میرے رب ایک گھڑی بھی بہت زیادہ ہے یہ سنکر حضرت جبرئیل آسمان پر گئے اور پھر واپس آئے اور فرمایا کہ حضور رب العالمین جناب کو سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد کرتا ہے کہ اگر مرنے والے گنہگار شخص کی روح حلقوم

مین پہونچ جائے اور زبان بند ہو جاے اگر اپنے دل مین اپنے گناہونپر نادم ہوجائیگا مین اوسے بخشدونگا اور کچھ بہی اوسکے گناہون کی پرواہ نہ کرون گا یہ سنکر حضور کا دل خوش ہوا اور امت کی طرف سے غم رفع ہوا سبحان اللہ کیا مہربان روف رحیم نبی ہماری ہدایت کے لیے بہیجے گئے ہین مرض وفات مین اکثر آپکو غفلت ہوجاتی تہی اوسی غفلت مین فرمایا ما یفعلون الناس لوگ کیا کرتے عرض کیا کہ ہم منتظر ذلک یارسول اللہ وہ نماز کے لیئے آپکا انتظار کرتے ہین فرمایا کہ اچھا سات مشکین ٹھنڈے پانی کی میرے اوپر ڈالدو شاید بخار کی گرمی کم ہوجائے اور مین نماز کو جاؤن سات مشکین ڈالی گئین مگر آپکو ہوش نہ ہوا پہر سردار انبیا بیہوش ہوئے پہر ہوش آیا پہر بیہوش ہوئے تین دفعہ ایسا ہی ہوا جب چوتہی دفعہ یہ کیفیت ہوئی تب آپنے فرمایا کہ لوگون سے کہو کہ نماز پڑھ لین اب میرا انتظار نہ کرین مین اب نہ آسکون گا کہدو ابوبکر سے کہ وہ نماز پڑھا دین یہ فرما کر پہر بیہوش ہوئے بلال نے اذان کہی اور اذان کے بعد حسب دستور دروازہ پر حضور کے حاضر ہوئے اور چوکہٹ پر کھڑے ہو کر عرض کیا السلام علیک یارسول اللہ یہ بلال حاضر ہے الصلاۃ الصلاۃ یارسول اللہ نماز کو تشریف لائیے الناس منتظرونک لوگ آپکے منتظر ہین جب کچھ جواب نہ آیا تب بلال نے تہوڑی دیر کو بعد پہر عرض کیا السلام علیک یارسول اللہ الصلاۃ الصلاۃ پہر جواب نہ آیا کیونکہ حضور اوسوقت بیہوش تہے اور جناب کو غشی لاحق تہی تیسری دفعہ بلال کی آواز حضور کے کان مین آئی بہت نرم آواز سے فرمایا کہ اے بلال تم ابوبکر سے نماز پڑھواؤ انی لا استطیع الخروج مین اب نہین آسکتا مجہہ مین اتنی طاقت نہین رہی بلال نے جب یہ کلمہ سنا کہ مین اب نہین آسکتا تم ابوبکر سے نماز پڑہواؤ چیخ مار کر بیساختہ روئے اور یہ کہا و

واہ غوثاہ واہ انقطاع رجاہ واہ انکسار ظہراہ ہائے فریاد ابتو امید ٹوٹ گئی اب کس طرح میرے
نبی اچھے ہونگے ہائے اب بلال کی کمر ٹوٹ گئی یالیتنی لم تلدنی امی کاش میری مان نے مجھے نہ
جنا ہوتا اور اگر جنا تھا تو یہ دن مین نے نہ دیکھا ہوتا جاتے تھے مسجد کی طرف دیوالون کی طرح
بازار کی طرف نکل گئے بازار مین روتے جاتے ہین اور ایک ایک سے یہ سوال کرتے ہین کیون
جی کیا اب رسول اللہ اچھے نہ ہونگے کیا اب آپکی جگہ کوئی دوسرا نماز پڑہائے گا کیا اب حضرت
گھر سے باہر نہ نکلینگے پھر روتے ہوئے مسجد مین آئے اے ابوبکر حضرت یون فرماتے ہین کہ مین
اب نہ آونگا ابوبکر نماز پڑھائین بڑی مشکل سے ابوبکر مصلے کے پاس گئے بلال نے تکبیر کہی جسوقت
بلال نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا اور ابوبکر نے اور تمام صحابیون نے مصلے پر جناب رسول اللہ
کو نہ دیکھا مصلے خالی پاکر ابوبکر بیچ چیخ مار کر رونے لگے ادھر صحابہ زمین پر سر دھنے لگے جب انکے
رونے کا مسجد مین غل مچا اس غل سے آپکو ہوش آیا فرمایا کہ اے فاطمہ یہ کیسا رونا ہے اور کون رونا ہے
حضرت فاطمہ نے عرض کیا کہ انصار اور مہاجرین آپ کے صحابی روتے ہین فرمایا کیون روتے ہین
عرض کیا کہ آپ جو نماز کو تشریف نہین لیگئے مصلے خالی دیکھکر اونکے ہوش حواس جاتے رہے
آپکی مفارقت مین روتے ہین انصار نے آپ کے فراق مین اپنے گھر چھوڑ دئے رات دن مسجد کے
اور آپ کے حجرہ شریف کے تصدق ہوتے پھرتے ہین کہ شاید کہین سے آپکی آواز سن لین توجی
جائین یارسول اللہ اگر آج انصار آپکو نہ دیکھین گے تب مرجائینگے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون
بلاؤ علی کو بلاؤ عباس کو یہ دونون صحابی حاضر ہوئے آپ نے بڑی دقت سے بڑی مشکل سے
انکے کندہون پر ہاتھ رکھکر پیر زمین پر کھینچتے ہوئے مسجد مین تشریف لائے ممبر پر نہ چڑھ سکے

نیچے کی سیڑہی پر بیٹھ کر فرمایا کہ اے میرے صحابیون تم کیون روتے ہو عرض کیا یارسول اللہ
ایک عرصہ سے آپکی آواز نہ سُنی تہی جمال مبارک نہ دیکھا تہا حضور کی خدمت مین بلال
کو بھیجا بلال نے یہ کہا کہ حضور فرماتے ہین کہ مین اللہ کے پاس جاتا ہون اب مین نہین آسکتا
یارسول اللہ اور آپکا مصلے خالی دیکھہ کر ہمارے کلیجے پھٹ گئے ہمسے صبر نہ ہوسکا فرمایا کہ ابہی
تو مین زندہ حیات تہا تمہارا رونا مجھسے سُنا نہ گیا بے قرار ہوکر آگیا مگر اب قریب ہے کہ تم
مجھے کہین نہ پاؤ گے اے میری امت مین اب اپنے اللہ کی جناب مین جاتا ہون مین تمہین اللہ
کی سپرد کرتا ہون ایک عاشق بولا کہ یارسول اللہ پہر اب ملاقات کب نصیب ہوگی فرمایا کہ
اب ملاقات حوض کوثر پر ہوگی اے میرے صحابیون اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون اگر کوئی
مجھے پوچھتا ہوا آئے اوسے میرا سلام کہنا میرے بعد معاذ مین سے میرے فراق مین روتا ہوا
آئیگا اوسے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جناب فرما گئے ہین کہ اے معاذ تو قیامت کے دن عُلما کا
سردار ہوکر اُٹھایا جائیگا حضور یہ آخری خطبہ فرما کر حجرہ مبارک مین تشریف لے گئے وہ دن اور
آجکا دن پہر کبہی وہ آفتاب نبوت نظر نہ آیا حضرت عباسؓ نے حضرت علی سے کہا کہ اے علیؓ
حضرت کا مزاج کس طرح ہے حضرت علی نے کہا کہ اصبح بحمد اللہ باریا آج تو کچھ حضور کا مزاج اچھا ہے
عباسؓ نے فرمایا کہ اے علی دو روز کے بعد اگر تو چراغ لیکر بہی آپکو ڈہونڈیگا کہین نہ پائے گا
آپ دو روز کے بعد وفات فرمائینگے مین عبد المطلب کے اولاد کی موت کی نشانی
ہے خوب پہچانتا ہون آپ کے چہرہ سے موت کے علامات ظاہر ہو چلے ہین اب آپکو اس مرض
سے شفا نہوگی اب آپ تندرست نہونگے حضرت عائشہ فرماتی ہین جس رات آپ وفات

فرمائینگے اوس رات آپ بیہوش تھے ذرا جو آپکو ہوش آیا فرمایا کہ عائشہ سات اشرفیان
زکوۃ کے مال کی میرے پاس امانت رکھی ہین وہ اشرفیان جلدی خیرات کرو حضرت عائشہ
نے وہ اشرفیان خیرات کردین جب پھر آپکو بیہوشی ہوئی دروازہ پر ایک شخص نے آکر پکارا۔
السلام علیکم اہل بیت النبوۃ ومعدن الرسالۃ ہل ادخل کسی نے اسکی آواز سنکر یہ جواب دیا کہ
اسوقت حضرت کو غفلت ہے اسوقت تمہین آنیکی اجازت نہین ہوسکتی اوس شخص نے
پھر پکار کر کہا السلام علیکم ہل ادخل اس عرصہ مین انکی آواز حضرت کے کان مین گئی فرمایا
اے فاطمہ کون ہے عرض کیا کہ ایک شخص گھر مین آنیکا اذن مانگتا ہے اور آپ بیہوش ہین ہم نے
اوسے اذن نہین دیا فرمایا اے فاطمہ تمہین کچھ خبر بھی ہے کہ یہ کون گھر کا اذن مانگ رہا ہے
یہ گھر ون کا ویران کرنے والا قبرون کا آباد کرنے والا بچون کو یتیم کرنے عورتون کو بیوہ بنانے
والا دوست کو دوست سے چھڑانے والا ملک الموت ہے جلدی آنیکی اجازت دیدو جب
حضرت فاطمہ نے سنا کہ ملک الموت آتے ہین بے ساختہ روئین واہ ابتاہ خربت المدینہ ہائے
مدینہ آج ویران ہوجائے گا یا اللہ تیرے رسول تو آج مدینہ سے جاتے ہین یہ ملک الموت
اونکے لینے کے لئے آئے ہین ادھر ملک الموت مکان مین آئے اُدھر جناب پھر بیہوش ہوئے حضرت
فاطمہ نے فرمایا یا ابتاہ یا حضرت آج آپکو کیا ہوا جب بہت روئین تب آپکو ہوش آیا فرمایا کہ اے
فاطمہ تو اتنا نہ رو کیونکہ تیرے رونیکے ساتھ آسمان کے فرشتے اور حاملان عرش روتے ہین حضرت نے
اپنے ہاتھ سے فاطمہ کے آنسو پونچھے اور فرمایا عنقریب سب سے اول اے فاطمہ تو مجھسے آنکر
ملیگی پھر ملک الموت سے فرمایا کہ اے ملک الموت اسوقت حضرت جبرئیل کہان ہین عرض کیا

گویا حضرت اسوقت ساتوین آسمان پرہین آسمان کے ملایک حضرت جبرئیل کو تعزیت دیرہے ہین کہ اے جبرئیل آج تمہاری رسالت ختم ہوئی آج تمہارا قرآن پہونچانا بھی تمام ہوا اگر جناب محمد رسول اللہ وفات پاگئے تو جبرئیل بھی دنیا سے گئے اتنے ہین حضرت جبرئیل آئے اور یہ کہا کہ اللہ تعالے نے آپکو سلام فرمایا ہے اور آپکا مزاج پوچھا ہے فرمایا کہ ای جبرئیل اوس عالم مین میرے لئے کیا طیار کیا گیا ہے عرض کیا کہ حضرت دوزخ ٹھنڈی ہوئی جنت آراستہ کی گئی حور ملائک آسمان پر آپ کے منتظر ہین رضوان جنت دروازہ کھولے آپکا انتظار کرتا ہے فرمایا ای جبرئیل یہ بتاؤ کہ میری امت کے لئے کیا حکم ہے فرمایا کہ جسکے ہونٹون مین جان رہجائیگی وہ بھی اگر دل مین توبہ کرے یا توبہ کے لئے ہونٹ ہلائیگا تو بھی ہزار برس کے گناہ معاف ہوجائین گے اور جسنے توبہ نہ کی اوسکو آپ اپنی شفاعت سے بخشوائیگا آپ جسکی شفاعت فرمائین گے وہی بخشا جائیگا آپ غم نہ کھائین اتنے مین ایک اور فرشتہ نے حاضر خدمت ہونے کے لئے اذن طلب کیا حضور نے فرمایا کہ جبرئیل یہ کون ہے عرض کیا کہ حضرت یہ اسماعیل فرشتہ ہے آسمان دنیا کے دروازہ کا داروغہ جس دن سے اسنے آپکو معراج کی شب مین دیکھا ہے آپکے جمال کا عاشق ہوا ہے آج اسے معلوم ہوا کہ حضور دنیا سے وفات پائینگے اسنے جناب باری مین عرض کیا کہ الہی مجھے ایک دفعہ اپنے نبی کی زیارت اونکی زندگانی مین اور نصیب کر دے یہ فرشتہ حضور رب العزت سے اذن لیکر حضور کی زیارت کرنے حاضر ہوا ہے پھر حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ یہ ملک الموت حاضر ہین حضور نے فرمایا کہ ای ملک الموت تم میری زیارت کرنے آئے ہو یا میری جان قبض کرنے ملک الموت نے عرض کیا مجھے خدا نے پاک

نے حکم دیا ہے کہ جو کچھ مرضی ہمارے رسول کی ہو تم وہی کرنا اگر جناب کی مرضی پاؤن روح قبض
کرون ورنہ زیارت کر کے چلا جاؤنگا اوسوقت آنحضرت نے حضرت جبرئیل کی طرف دیکھا
حضرت جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ خداوند کریم نے آپکو بلایا ہے اور وہ اب آپکا دنیا مین رہنا
پسند نہین کرتا حضرت حور غلمان آپکی زیارت کے مشتاق ملایک آپ کے منتظر ہین حضور
کو ثابت ہوا کہ اب اللہ کو بھی منظور ہے کہ دار فنا کو چھوڑون اور دار بقا کو اختیار کرون فرمایا
کہ اچھا میری ازواج کو سامنے بلاؤ سب بیویان حاضر ہوئین فرمایا کہ دیکھو تم صبر کرنا اور تقوی
اختیار کرنا اپنے گھرون سے باہر نہ نکلنا حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ حضور کا کیا حال ہے فرمایا
کہ اب وہ وقت قریب آگیا ہے کہ تم میری آواز نہ سنوگی اور نہ مجکو دیکھوگی پھر فرمایا کہ اے فاطمہؓ
حسنؓ حسینؓ کو بلاؤ حضرت حسن حسینؓ کے بلانے کے لئے حضرت فاطمہؓ نے آدمی بھیجا اور یہ کہا کہ
بہت جلد حسنین کو بلا کر لاؤ کیونکہ سید المرسلین کی وفات کا وقت بہت ہی قریب ہے وہ شخص حسنؓ
حسینؓ کو بلانے گیا اور یہ کہا کہ جلدی چلو تمہین حضرت نے بلایا ہے حضرت حسن حسینؓ نے فرمایا کہ
اتنی جلدی کیون ہے کیا ہمارے نانا جان کا آخری وقت آیا ہے کیا آپ وفات فرماینگے
گھبرائے ہوئے حاضر ہوئے آنحضرت نے انکو اپنے پاس بٹھا کر انکے سرون پر ہاتھ پھیر کر فرمایا
کہ میری امت کے ظالم تمپر ظلم کرین گے حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ حضرت اگر ان پر ظلم ہوگا تو یہ
آپکے بعد کس سے کہین گے حضور نے فرمایا کہ اللہ کافی ہے حضرت حسن حسینؓ آپکی وفات کی باتین
سنکر روئے انکی آواز سے جو مجمع صحابہ کا حجرہ شریف کے چارون طرف جمع تھا رونے لگا وا محمداہ
من یکون لامتک بعدک اے حضرت آپکے بعد آپکی امت کا کون رکھوالی ہوگا یہ سنکر حضور بھی روئے بی بی ام سلمہؓ نے

کہا کہ حضور آپ تو ہر حال میں اچھی جگہ تشریف لیجاتے ہیں آپ کیوں روتے ہیں فرمایا بالفراق امتی میں اپنی امت
کی جدائی کے صدمے میں روتا ہوں جب صحابہ کے رونیکی آوازیں بلند ہوئیں تب فرمایا کہ ای
علی میرے حجرہ کا پردہ اوٹھاؤ میں ایک آخری نظر اپنی امت کو اور دیکھ لوں حضرت علی نے
پردہ اوٹھایا اور صحابہ کو پاس بلایا جب وہ دیوانوں کی طرح رونے لگے تب فرمایا کہ اے
مصیبت زدہ لوگوں صبر کرو میں جاتا ہوں تمہارے لئے حوض کوثر اور جنت آراستہ کرتا
ہوں تم سب سے پہلے جنت میں جاؤ گے تمسے پہلے کوئی امت نجائیگی ای میری امت
دین اسلام پر قائم رہنا اور قرآن کو اپنا امام بنانا اے اللہ میں نے تیرا پیغام پہونچادیا یہ فرماتے
فرماتے آپکی آنکھیں بند ہوئیں اور ماتھے پر پسینہ آیا بیہوشی طاری ہوئی حضرت علی نے صحابہ کو
اشارہ سے رخصت کیا صحابہ باہر چلے گئے حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا حضرت حشر کے
دن میں آپکو کہاں تلاش کروں فرمایا کہ لواء الحمد کے نیچے یا حضرت اگر وہاں حضور سے ملاقات
نہ ہوئی فرمایا کہ حوض کوثر پر اگر وہاں بھی نہ ملوں تب میزان عدالت کے پاس جہاں امت
کے اعمال تولے جائینگے اگر وہاں بھی نہ ملوں تب پل صراط پر کہ جہاں امت گزرتی ہوگی میں
وہاں جہنم کے کنارہ کھڑا امت کے سلامت گذر جانے کی دعا کرتا ہوں گا جب حضور سب کی وصیت
سے فارغ ہوئے فرمایا کہ اے ملک الموت مجھے اپنے رب کی ملاقات کا شوق ہے اب تم
جس کام کے لئے آئے ہو وہ کام کرو ملک الموت نے عرض کیا کہ مجھے حکم ہے کہ اگر حضور کی مرضی ہو
تب روح مبارک قبض کرنا حضور نے روح قبض کرنے کی اجازت فرمائی ملک الموت نے روح
مبارک قبض کرنی شروع کی موت کی تکلیف سے حضور کی پیشانی پر پسینہ آیا سکرات کی تکلیف

شروع ہوئی فرمایا اللھم ان للموت سکرات اے اللہ موت کی بڑی سخت تکلیف ہو اللھم اعنی
فی سکرات الموت الٰہی توہی موت کی تکلیف آسان کریگا مٹی کے پیالہ مین پانی بھروا کر
رکھوایا موت کی گھبراہٹ مین گھڑی گھڑی پانی مین ہاتھ ڈالتے وہ ہاتھ مونھہ پر پھیرتے
اور اللھم بالرفیق الاعلی اے اللہ مجھے انبیا مین بلالے فرماتے فاطمہ نے کہا واہ کرب اباہ یا حضرت
آپ کو آج بہت تکلیف ہے فرمایا لاکرب علی ابیک بعد الیوم اے فاطمہ آج کے سوا پھر کبھی
تیرے باپ پر کچھ کرب اور کوئی تکلیف نہ ہوگی اے فاطمہ جب میرا انتقال ہو جائے تم انا للہ
وانا الیہ راجعون کہنا اے ملک الموت اپنا کام پورا کرپھر آپکو نزع کی تکلیف زیادہ ہوئی
حضرت جبرئیل نے حضور کی طرف سے اپنا مونھہ پھیرا حضور نے فرمایا کہ اے جبرئیل کیا اسوقت
میرا مونھہ تمھین اچھا نہین معلوم ہوتا جو تمنے اپنا مونھہ پھیرلیا حضرت جبرئیل روئے اور یہ عرض کیا
کہ یا حضرت کس دل سے آپکی نزع کی حالت دیکھہ سکتا ہون پھر جناب نے فرمایا الصلوۃ الصلوۃ
اے لوگون دیکھو نماز کی حفاظت رکھنا یہ فرماکر پھر یارب امتی یارب امتی کہتے کہتے جان سینہ
مبارک تک سمٹ آئی تھی نیچے کے جسم کی جان نکل چکی تھی مگر امت گنہگار کا کلمہ مونھہ پر
جاری تھا حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ رب العالمین فرماتا ہے کہ امت کی اسقدر محبت
آپ کے دل مین کسنے ڈالی فرمایا اللہ نے عرض کیا اللہ تعالے فرماتا ہے ہم آپکی امت پر
ایک ہزار درجے آپ سے زیادہ مہربان ہین اے نبی آپ اپنی امت کو میرے سپرد کرکے موت کی
تکلیف کو آسان کیجیے یہ سنکر فرمایا کہ اب میرا دل ٹھنڈا ہوا اللھم بالرفیق الاعلی اے اللہ مجھے
بلالے معًا بیہوشی طاری ہوئی اور تمام بدن پر مشک کی خوشبو کا پسینہ جاری ہوا یہ رات کا وقت تھا

سید الکونین نزع کی حالت مین ہین اور حجرہ مبارک مین دنیا کی ظلمت کے سبب چراغ
مین تیل بھی نہین ہے حضرت عائشہ نے اوٹھکر ہمسایہ کی عورت کے پاس چراغ بھیجکر کہا کہ اللہ
کے واسطے دو بوندین تیل کی ہمارے چراغ مین ڈالدو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اندھیرے مین وفات فرما رہے ہین ہائے گھر مین نبی کے اندھیرا ہوا اور سید المرسلین نزع کی حالت
مین ہون وا دری دنیا انبیا سے تجھے کیسی عداوت ہے ہاتھ آپکا آسمان کی طرف تھا اللھم
بالرفیق اعلی کلمہ زبان پر تھا یکبیک گردن مبارک کا مہرہ ایک طرف کو مائل ہوا روح مبارک
آسمان کی طرف پرواز کر گئی معًا ایک خوشبو حجرہ مین پیدا ہوئی اہل بیت نے جان لیا کہ حضور
براق پر سوار ہو ابن ابی نسیم علی فرماتے ہین کہ مین نے ملک الموت کی آواز سنی کہ جب روح
مبارک قبض کر کے چلے تھے روتے جاتے اور وامحمداہ وامحمداہ کہتے جاتے تھے بیوی فاطمہ نے جب
دیکھا کہ روح مبارک پرواز کر گئی حضور کے پاس آکر چہرہ مبارک کھولا دیکھا کہ گویا آپ آرام
فرماتے ہین ماتھے پر پسینہ ہے پکار ا یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ اے نبی رب کا بلاوہ منظور کر لیا
یا ابتاہ من ربہ ما ادناہ اے نبی ہمکو چھوڑ کر اپنے اللہ کے پاس چلے گئے یا ابتاہ الی جبریل ننعاہ
اے نبی اب اگر جبریل آپکو تلاش کرتے ہوئے آئینگے تو ہم کہین گے کہ تم کسے تلاش کرتے ہو جنہین
تم دیکھنے ہو وہ اس جہان سے تشریف لے گئے یا ابتاہ الی جنۃ الفردوس ماواہ اے نبی جنت
الفردوس مین ٹھکانہ کر لیا جب گھر مین سے رونے کی آواز باہر آئی اور صحابہ نے سنی گھبرا کر بیتاب
ہو کر دولت مبارک پر سر مارنے لگے حضور کی وفات کی خبر سنکر صحابہ کی عقلین جاتی رہین عبد اللہ
بن انیس صدمہ سے انتقال کر گئے حضرت عمر دیوانہ ہوئے دیوانون کی طرح حجرہ مبارک پر آئے

اور عرض کیا کہ ذرا مجھے حضور سے ملادو ایک نظر حضور کو مجھے دکھادو اہل بیت نے عمر کو
حجرہ مین بلایا حضرت عمر نے دیکھا کہ آپ لیٹے ہوئے ہین آپ کے موہنہ سے چادر سرکا کر دیکھا
اور کہا کہ واغشیاہ آج ایسی غشی اور بیہوشی ہوئی کہ آپ ہوشیار نہین ہوتے کیا وحی اترتی ہے
آنکھہ سے بھی دیکھہ لیا مگر دل کو یقین نہ ہوا کہ آپ وفات پا گئے جب حجرہ سے باہر آئے
تلوار لیکر بیٹھ گئے اور یہ کہا کہ لوگون حضور نے وفات نہین فرمائی آپکا انتقال نہین ہوا
بلکہ آپ اللہ کے پاس قرآن لینے تشریف لے گئے ہین جس طرح حضرت موسیٰ توریت لینے گئے
تھے اسیطرح حضور بھی گئے ہین جب حضور کی وفات کی حضرت صدیق اکبر کو خبر ہوئی حجرہ مبارک کے
پاس حاضر ہوئے حجرہ مین داخل ہوتے ہوئے آپکا یہ حال تہا کہ آنکھین پانی بنکر بہی جاتی
تہین اور جناب کی ہچکی بندھی ہوئی تھی سانس گھٹ گیا تہا آنحضرت حجرہ مبارک مین وفات
پاکر زمین پر آرام فرما رہے تھے عمدہ کا کرتا بدن مین تہا پرانی برد یمانی آپ کے اوپر تھی حضرت
ابوبکر نے چہرہ مبارک کھولا صورت دیکھتے ہی ایک چیخ نکلی واہ انبیاہ ہائے اے نبی کہان
گئے واصفیاہ اے بزرگ آپ کو کیا ہوگیا پھر ایک چیخ نکلی واہ خلیلاہ اے حبیب رخصت
ہوئے ہمین چھوڑ گئے قد انقطع لموتک مالم ینقطع لموت احد من الانبیاء قبلک آج بند ہوئی
وہ بات جو نہ بند ہوئی تھی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا کی موت سے اور نبیون کی وفات سے
وحی کا آنا بند نہ ہوا تہا جو صرف حضور کی وفات سے بند ہوا ہزارون پیغمبر بھی خوشی سناتے
آئے کہ ہمارے بعد وہ نبی آئینگے آپ وفات فرما گئے اور یہ نہ فرما گئے کہ ہمارے بعد وہ نبی
آئینگے یا حضرت اگر آپکی موت ہمارے ہاتھ ہوتی ہم حضور کے بدلے مرجاتے اپنی جانین

حضور پر نثار کرتے یا حضرت اگر سارا جہان بھی بلکہ آپ کے لئے روئیگا تو بھی آپکی وفات کا
جو غم ہماری جانوں پر ہوا ہے وہ کم نہ ہوگا یا محمد حضور رب العالمین کے سامنے ہمکو اسطرح
نہ چھوڑ دینا جس طرح یہاں چھوڑ دیا جب ابوبکر حجرہ سے باہر آئے جو صحابہ کرام نیم بسمل کی
طرح زمین پر تڑپ رہے تھے اور ابھی تک بھی اُمید تھی کہ آپ سوتے ہیں شاید بیماری کے
سبب تھکے ہوئے ہیں مگر جب ابوبکر حجرہ سے باہر آئے سب کے سب حضرت ابوبکر کو گھیر کر کھڑے
ہوئے اور یہ کہا یا صاحب رسول اللہ قبض رسول اللہ آئے صحابی رسول اللہ کے کیا جنابا
رسول اللہ کی وفات ہوئی حضور ہمیں کس پر چھوڑ گئے یا صاحب رسول اللہ ایغسل رسول اللہ
اے صحابی رسول اللہ کے کیا آپکو غسل دیا جائیگا اے صحابی رسول اللہ کے کیا آپ کی
نماز بھی پڑھی جائیگی آپ سب کے امام تھے انکا امام کون ہوگا اے صحابی رسول اللہ کے
کیا آپکو زمین میں دفن کیا جائیگا حضرت ابوبکر نے فرمایا کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک
ذوالجلال والاکرام حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ بیشک حضور وفات پاگئے مگر حضور کا خدا
زندہ موجود ہے تم صبر کرو اور یاد الٰہی میں عمر بسر کرو جب حضور کو غسل دینے لگے سوائے
اہل بیت کے سبکو حجرہ شریف سے باہر کر دیا آپکی وصیت کے موافق اہل بیت نے غسل دیا
انصار نے مکان کے باہر سے غل مچایا کہ اے اہل بیت کیا ابھی سے اس چاند کو ہم سے
چھپا لیا ایک نظر آخری تو ہمکو بھی دکھاؤ حضرت علی فرماتے ہیں کہ کوئی بات حضور میں ایسی
نہ تھی جو اور مُردوں میں ہوتی ہے حضور میں سوائے مشک کی خوشبو کے کچھ نہ تھا غسل کیوقت
اہل بیت میں باہم اختلاف ہوا کہ حضور کا لباس اتار کر غسل دیا جائے یا مع لباس کے

اوسیوقت غیب سے آواز آئی کہ حضور کا لباس نہ اتارو مع لباس کے غسل دو حضور کے
غسل سے فارغ ہوکر آپ کو کفن دیا اور جنازہ کو نماز کے واسطے حجرہ سے باہر مسجد نبوی
مین لاکر رکھا کسی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے عمرؓ حضرت اپنے حجرہ سے نماز کے لئے باہر
آئے ہین تم بھی نماز پڑھ لو حضرت عمرؓ آپکو زندہ حیات جانتے تھے یہ سمجھے کہ حضور لوگونکو
نماز پڑھانے مسجد مین آئے ہین یہ خیال کرکے جب حضور کے قریب آئے اور جنازہ مبارک
پر نظر پڑی بیساختہ بے اختیار روئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ ممبر طیار ہونے سے
پہلے ایک کھجور کی لکڑی سے کمر لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے جب ممبر بن کر آیا تو آپ نے
اوس لکڑی کو چھوڑا وہ لکڑی آپ کے فراق مین جگر پھاڑ کر روئی آپ اپنے ممبر سے نیچے
آئے اور اوسے اپنے گلے لگا کر چپکا کیا آج یہ آپکی امت آپ کے فراق مین تڑپ رہی ہے
آپ تشریف لاکر اپنی امت کو چپکا کرین انہین بھی کچھ تسلی دیجائین وہ لکڑی ہی اچھی
تھی جسے حضور کا ہاتھ میسر ہوا یہ ساری امت آپ کے فراق مین بے چین ہے مگر کہین
آپکا ہاتھ نہین پاتی یا نبی اللہ نوحؑ نے ہزار برس مین چالیس مسلمان کئے جناب نے تھوڑی
دنون مین لاکھون مسلمان کئے یا نبی اللہ آپکا خدا کے نزدیک وہ مرتبہ ہے کہ جب تک کوئی آپ پر
ایمان نہ لایگا خدا پر ایمان لانا اوسکا قبول نہ ہوگا حیات مبارک مین فرماگئے تھے کہ پہلے میرے
جنازہ کو الگ رکھ کر ہٹ جانا اول میرے جنازہ کی نماز حضرت جبرئیل ملایک کی جماعت
کے ساتھ پڑھین گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت جماعتین فرشتون کی ساتھ لیکر
نماز پڑھین گے پھر میری اہل بیت کی مرد پھر عورتین ثم المہاجرون پھر مہاجرین اور انصار جب

آپ کے جنازہ کی نماز اہل بیت پڑھ چکے اور انصار اور مہاجرین نماز کے لئے کھڑے ہوئے
حیران ہوکر حضرت علیؓ سے کہا کہ اے علی ہم نہیں جانتے کہ آپ کے جنازہ کی نماز میں کیا پڑہیں
تم اللہ کے واسطے ہمیں یہ بتاؤ کہ ہم کیا پڑہیں حضرت علی نے فرمایا کہ کہو یا اللہ اپنی ساری رحمتیں
اپنے نبی پر نازل کردے یا اللہ تیرے نبی نے تیرے احکام سب پہونچائے الہی تیرے نبی نے
طرح ہماری دینی خدمت کی ہم سے تیرے نبی کی کچھ خدمت نہ ہوئی انصار نے اس قسم کی دعا
پڑہ کر نماز کو ختم کیا جب لوگ نماز سے فارغ ہوے حضرت علی اور فضل اور قثم اور شقران حضور
اکرم کے غلام حضور کو قبر میں اتارنے کے لئے قبر میں اترے انصار نے رو کر عرض کیا کہ اے اہل بیت
کیا اس آخری خدمت میں ہمارا حصہ نہیں ہے حضرت علی نے حضرت اوس انصاری کو قبر میں
اتار لیا ہاتھوں ہاتھ حضور کو قبر میں اتارا سات کچی اینٹوں سے قبر کا ٹپا و کیا جو چادر آپ زندگی
میں اوڑھا کرتے تھے اور بعد وفات کے دفن سے پہلے وہ ہی اوڑھے ہوئے تھے شقران غلام نے
وہ چادر قبر میں آپکو اوڑھا کر یہ کہا کہ اب آپ سے بہتر کون آئیگا جو آپ کے کپڑے کو استعمال میں
لائیگا پھر اپنے ہاتوں سے مٹی قبر میں بھری بلال پانی کی مشک لئے کھڑے تھے حضور کی قبر
پر مشک سے پانی چھڑکتے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی تللی جاری کرتے تو دونوں ملکر قبر مبارک
پر کرتے تھیں خدا کی قدرت ہے جن کی دعا سے ایک ایک ہفتہ تک آسمان سے برابر پانی برسا
آج اونکی قبر پر ایک چھوٹی سی مشک سے پانی ڈالا جاتا اور قبر کی سوکھی مٹی کو تر کیا جاتا ہے جو اپنے
قدموں سے ساتوں آسمانوں نکو طے کر گئے آج اونکے جنازہ مبارک کو قبر کی سات کچی اینٹوں نے

چھپالیا جب لوگ حضور کے دفن سے فارغ ہوکر چلے تب سامنے سے بی بی فاطمہ زہرا آتی ہوئی
نظر آئیں حضور کے دفن میں شریک ہونے والوں سے پوچھا کہ لوگوں تم کہاں سے آتے ہو
شاید کسیکو دفن کرکے واپس آتے ہو اے لوگوں کیا سید اولین و آخرین کو دفن کر آئے کس کلیجہ
سے تمنے رسول اللہ پر مٹی ڈالی تم کس طرح حضور کو چھوڑکر چلے آئے یہ کلام سنکر لوگوں کی حالت
بہت غیر ہوئی پھر بی بی فاطمہ حضور کی قبر مبارک پر آئیں اور رو رو کر کہا یا ابتاہ الی جبرئیل
ننعاہ یا حضرت اب اگر جبرئیل آئیں تو ہم اون سے کہیں گے کہ تم کسے ڈھونڈتے ہو تم کسے
تلاش کرتے ہو جبرئیل تم کس کے پاس آئے ہو تم جن کے پاس آتے ہو وفات فرما گئے وہ بہشت
تشریف لے گئے پھر قبر کی مٹی اوٹھاکر سونگھی اور فرمایا کہ جسنے یہ مٹی سونگ لی اوسے مشک عنبر
کے سونگھنے کی ضرورت نہ ہیگی صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا میرے
اوپر وہ غم کا پہاڑ گرا ہے کہ اگر یہ غم روز روشن پر گرجائے تو مارے غم کے دن کی رات ہو جائے
یا اللہ میری روح کو حضرت کی روح سے ملادے کل چھ مہینے حضرت فاطمہ آپ کے بعد زندہ رہیں
مگر اس عرصہ میں کبھی آپکے چہرہ پر ہنسی نہ آئی حضور کی وفات کا غم فاطمہ کے جگر کے پار ہوا تھا کچھ
مہینہ زندہ رہکر آپکی وفات ہوئی حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور کی تجہیز و تکفین سے فارغ
ہوکر حضرت عائشہ کے حجرہ کے پاس تشریف لے گئے حجرہ سے رونے کی آواز آئی بی بی عائشہ
روتی ہیں اور یہ کہتی ہیں یا من لم یشبع من خبز الشعیر ہائے ساری عمر کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ
بھرکر نصیب نہ ہوئی یا من اختار الحصیر علی السریر ہائے سوائے بوریے کے کبھی چارپائی میسر نہ ہوئی
یا من لم ینم اللیل کلہا من خوف السعیر ہائے امت گنہگار کے دوزخ میں جانے کے غم میں کبھی

ساری رات نہ سوئی حضرت صفیہؓ آپکی پھوپی روتی اور یہ کہتی تہین کہ اب فاطمہ کو تو ساری مدینہ مین نبی کے قبر کی جگہ آباد معلوم ہو گی ہائے نبی گئے جبرئیل گئے وحی گئی رب العالمین سے ہمکلامی گئی کیا کیا کچھ نہ گیا سب کچھ جاتا رہا صدیق اکبر فرماتے ہین افسوس ہے تجھہ پر اے ابوبکر تو زندہ رہا اور تیرا محبوب رخصت ہوا کاش اوسنے پہلے مین قبر مین جاتا جسدن سے یا نبیؐ آپ نے ہمین الوداع کہا وحی نے بہی الوداع کہا اللہ کے کلام نے الوداع کہا ابی ذویب صحابی کہتے ہین کہ مین مدینہ سے آٹھ سات میل کے فاصلہ پر تہا حضور کی بیماری کی خبرین ہمین پہونچتی تہین ایک رات مین سوتا تہا ہاتف غیبی نے یہ پڑھا قبض النبی محمد فعیوننا تذری الدموع علیہ بالتسجام وفات ہوئی حضرتکی پہر ہماری آنکھون سے اسطرح آنسو بہتے جیسے نالی مین پانی یہ خبر وحشت ناک سنکر گہبرا کر اوٹھا اور رات ہی کو سیدھا مدینہ پہونچا اسوقت مدینہ مین رونے کی آوازین اسطرح بلند تہین جیسے مکہ مین لبیک کا غل ہوتا ہے حضرت معاذ کہتے ہین کہ جب مین یمن پہونچا تہوڑے دلون کے بعد رات کو سوتا تہا ایک آواز آئی اے معاذ تو نرم بستر پر سوتا ہے اور تیرے نبی نزع کی حالت مین ہین معاذ گہبرا کر اوٹھے مگر کوئی پکارنے والا نظر نہ آیا ایک رات پہر آواز سنی کہ تو آرام سے نرم بچھونے پر سوئے اور خاتم النبین قبر کے اندر مٹی پر آرام فرمائین یہ آواز سنکر حضرت معاذ وا محمداہ وا محمداہ کہکر غل مچاکر رونے لگے معاذ کی آواز سے محلہ کے لوگون نے گھرون سے باہر نکل کر معاذ سے سبب دریافت کیا مگر معاذ غم کے سبب بولنے کی طاقت نہ رکھتے تہے رات ہی کو سوار ہو کر مدینہ کی جانب چلے منزل بمنزل

چلکر مدینہ کے قریب پہونچے جب مدینہ تین میل رہ گیا آدہی رات کے بعد جنگل سے آواز آئی وا

محمداہ قد فارق الدنیا اے محمد تم نے دنیا کو چھوڑا معاذ نے پکارا اے اندہیری رات میں

غل مچانے والے تو کون ہے کہا کہ میں عمار بن یاسر صحابی ہوں معاذ نے کہا کہاں جاتے ہو

عمار نے جواب دیا کہ حضرت کی وفات کی خبر لیکر معاذ کے پاس یمن جاتا ہوں جب معاذ ملنے

حضور کی وفات کی خبر سنی روئے اور یہ کہا کہ اے عمار اگر آپ چلے گئے تو یہ بتاؤ کہ بیوہ شریعت

اور یتیم صحابہ کو کس پر چھوڑ گئے اور صحابہ کا آپ کے بعد کیا حال ہے عمار نے کہا کہ صحابہ کی

ایسی حالت ہے کہ جیسے اپنی جنگل میں بکریوں کو چھوڑ کر بکری والا چلا جائے اور بکریاں

حیران پھریں اسطرح صحابہ پھرتے ہیں جب معاذ مدینہ میں داخل ہوئے صبح کی اذان ہوئی جب

اذان میں اشھدان محمد رسول اللہ مؤذن نے کہا جماعت کی جماعت صحابہ کی اور معاذ

بیہوش ہو کر گرے جب ہوش آیا تو صحابہ نے حضرت معاذ سے کہا کہ اے معاذ جناب رسول اللہ

تجھے سلام فرما گئے ہیں حضرت معاذ حضور کا سلام سنکر فداک روحی وعلیک السلام کہتے ہوے

بیہوش ہوئے قریب تہا کہ معاذ کی جان نکل جائے بہت دیر کے بعد جب ہوش آیا تب معاذ دوڑ کر

حضور کے مزار پر گئے روتے روتے مزار کو آنسوؤں سے تر کیا بلال مؤذن کی یہ حالت تہی کہ مدینہ

کی گلیوں میں یہ کہتے پھرتے تہے کہ لوگو تم نے کہیں رسول اللہ کو دیکہا ہے تو مجھے بہی دکہا دو

یا مجھے آپکا پتہ بتادو مدینہ میں اندہیرا ہوا بلال مدینہ چھوڑ کر ملک شام شہر حلب میں چلے گئے

ایک سال کے بعد خواب دیکہا کہ جناب رسالت مآب فرماتے ہیں کہ اے بلال تو نے ہمسے ملنا

کیون چھوڑا کیا تیرا دل ہمسے ملنے کو نہین چاہتا خواب مین لبیک سیدی اے آقا غلام حاضر ہے کہتے ہوئے اوٹھے اور اوسیوقت رات ہی کو اونٹنی پر سوار ہوکر مدینہ روانہ ہوئے رات دن برابر چلکر مدینہ مین داخل ہوئے خواب مین حضور کا بلال کو بلانا بلال کا یہ سمجھنا کہ حضور پھر زندہ ہوئے بلال اسی تصور مین حضور سے ملنے آئے تھے پہلے جناب کو مسجد نبوی مین دیکھا جب وہان نہ ملے تب حجرون مین ڈھونڈا جب وہان بھی نظر نہ آے تب مزار پر آئے رو کر عرض کیا یا رسول اللہ حلب سے غلام کو یہ کہکر بلایا کہ ہم سے ملجاؤ اور جب بلال زیارت کے لئے حاضر ہوا تب حضور پردہ مین چھپ گئے جگہ جگہ بلال آپکو تلاش کرتا ڈھونڈتا پھرتا ہے مگر کہین حضور کو نہین پاتا یہ کہکر بے ہوش ہوکر قبر مبارک کے پاس گرے بہت دیر مین جب بلال کو ہوش آیا لوگ قبر مبارک کے پاس سے اوٹھا کر باہر لائے اس عرصہ مین بلال کے آنیکا سارے مدینہ مین غل ہوا کہ آج بلال رسول اللہ کے موذن آئے ہین سب نے ملکر بلال سے درخواست کی کہ اللہ کیلیئے ایک دفعہ وہ اذان سنا دو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے بلال نے کہا کہ واللہ یہ بات میری طاقت سے باہر ہے کیونکہ جب مین حضور کی حیات مین اذان کہا کرتا تھا تو جسوقت اشہد ان محمدؐ رسول اللہ کہتا رسول اللہ کو سامنے آنکھون سے دیکھ لیتا تھا اب بتاؤ کسے دیکھون گا مجھے اس خدمت سے معاف رکھو ہرچند لوگون نے اصرار کیا مگر بلال نے انکار کیا بعض صحابیون کی یہ راے ہوئی کہ بلال کسی کا کہنا نہ مانین گے تم کسی کو حضرت حسنؓ اور حسینؓ کے پاس بھیجکر اونہین بلالو اگر وہ ان کر بلال سے اذان کی فرمائش کرینگے تو ضرور بلال اذان کہین گے کیونکہ حضور کے اہل بیت سے بلال کو عشق ہے

انکا کہنا ہرگز رد نہ کرینگے یہ سنکر ایک شخص حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر لایا ان سے
اذان کہلوانیکی فرمائش کی حضرت حسینؓ نے بلال کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بلال آج
ہمیں بھی وہی اذان سنا دو جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے حضرت بلال نے
امام حسینؓ کو گود مین اوٹھا کر کہا کہ تم میرے نبی کے کلیجہ کے ٹکڑے ہو نبی کے باغ کے پھول ہو جو کچھ
تم کہو گے مین وہ منظور کرونگا تمہارے دلکو رنجیدہ نہ کرونگا تمہارا رنج دینا حضور کو
مزار مین رنج پہونچانا ہے عرض کیا کہ اے حسینؓ مجھے لیچلو جہان تم کہو گے وہان اذان کہہ
دونگا حضرت حسینؓ نے بلال کا ہاتھ پکڑ کر مسجد کی چھت پر کہڑا کیا بلال نے اذان شروع
کی اللہ اکبر مدینہ مین یہ وقت عجیب غم اور صدمہ کا تھا حضور کو وفات فرمائے قریب زمانہ
ہوا ادہر بلال موذن آپکو خواب مین زندہ دیکھکر ملنے کے لئے مدینہ منورہ مین آئے جب
آپ کو نہ پایا تو رونے رونے جان دینے کے لئے تیار ہوئے آج مہینوں کے بعد اذان شروع
کی حضور کی حیات مبارک کا سما بندہا بلال کی آواز سنکر مدینہ کے بازار گلی کوچوں سے
لوگ آن کر مسجد مین جمع ہوئے ہر ایک شخص گھر سے نکل آیا پردہ والی عورتین پردہ سے
باہر آتین اپنے بچون کو ساتھ لائین جسوقت بلال نے اشہدان محمد رسول اللہ مونھ سے
نکالا ہزارہا چیخین ایک دم نکلین اسوقت کے رونے کا کوئی ٹھکانا نہ تھا عورتین روتی ہین
ننھے ننھے بچے اپنی ماؤن سے پوچھتے ہین کہ تم ہمین یہ بتاؤ کہ بلال موذن جناب رسول اللہ
کے آگئے مگر اب جناب رسول اللہ مدینہ مین کب آئینگے حضرت بلال نے جب اشہدان محمد رسول اللہ

موہنہ سے نکالا اور جناب رسول اللہ کو آنکھون سے نہ دیکھا حضور کے فراق مین بیہوش ہوکر گر رے بہت دیر کے بعد اوٹھکر روتے ہوئے ملک شام واپس گئے جب لوگ حضور کو دفن کر چکے سب سے پیچھے حضرت قثم حضرت عباس کے صاحبزادہ قبر شریف سے باہر آئے تہے سب سے پیچھے اہنون نے حضور کا چہرۂ انور قبر مین کفن ہٹا کر دیکھا تہا فرماتے ہین کہ مین نے حضور کے ہونٹون مین حرکت پائی کان لگا کر سنا تو یا رب امتی امتی کا کلمہ جاری تہا سبحان اللہ امت سے کیا عشق تہا قبر مین تشریف لیجانے کے بعد بہی امت کی یادگاری جاری ہے بی بی ام سلمہ فرماتی ہین کہ وفات کے وقت مین نے آپکے سینہ پر ہاتھ رکھکر دیکھا کہ سانس باقی ہین یا نہین سالہا سال تک میرے ہاتھ مین خوشبو بسی رہی ہر وقت ہاتھ سے مشک کی خوشبو آتی تہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذہن حافظہ حضور کی وفات کے بعد بہت زیادہ ہوا تہا کسی نے کہا کہ اسکی کیا وجہ ہے فرمایا کہ حضور کو غسل دینے کے بعد جناب کی پلکون مین ایک قطرہ پانی رہ گیا تہا وہ قطرہ مین نے اپنے زبان سے اوٹھا کر پی لیا اوسدن سے خدا نے مجہے یہ حافظہ عطا کیا ہے صحابہ فرماتے ہین کہ جسوقت ہم حضور کو دفن کر کے قبر مین مٹی ڈالکر ہٹے معاً ہی اپنے دلون کی حالت بدلی ہوی دیکھی راز یہ ضروری بات ہے کہ جب آفتاب غروب ہوگا دنیا مین اندہیرا پیدا ہوگا حضور دلون کے آفتاب تہے آپ کے مدفون ہونیکے بعد روحانی عالم مین کسیقدر اندہیرا ضرور معلوم ہوا اور ہونا چاہیئے صحابہ کرام کا حضور کی غم مین یہ حال تہا کہ کوئی غم اونکے نزدیک اس غم سے زیادہ نہ تہا ان مین سے اگر کسی کا بیٹا مرجاتا تو لوگ یہ کہکر اوسے تعزیت دیتے کہ یہ صدمہ حضور کی وفات سے زیادہ ہے حضور کی وفات کا لفظ سنتے ہی حقیقی غم زندہ کا غم لاشئے ہو جاتا تہا۔

آٹھواں وعظ شفاعت کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ بہت سے کافر اوس دن تمنا کرینگے کہ کاش ہم مسلمان ہوتے دنیا مین خدا کی نعمتین لاکھون ہین مگر دو نعمتین سب سے بڑی ہین ایک اسلام دوسرے جناب سید المرسلین علیہ السلام جو کھانا کھاتے امت کے گنہگارون کو یاد کرتے اور کھانا چھوڑتے جو سوتے سوتے گنہگارونکی یاد مین روتے روتے رات بسر کرتے جو اگلے نبیون کی شفاعت کے ذکر کی آیتین تہجد کی نماز مین پڑہ کر اپنی امت کی شفاعت شروع کرتے یا رب امتی امتی پکارتے رات ختم کرتے ایک ہی آیت کے تلاوت مین صبح کرتے صبح تک امت کے گنہگارون کی مغفرت کی دعا مین مانگتے تشریح امت کے غم مین رونا ہمنے اگلے انبیا مین نہین سنا یہ رونا یہ غم کھانا آپ کا حصہ آپ کی خصوصیت ہے ایک دن حضرت جبرئیل روتے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین آج جہنم کی سیر دیکھہ کر آیا ہون حضور نے فرمایا کہ جبرئیل تم نے جو کچھ دیکھا ہے مجھہ سے بھی بیان کرو حضرت جبرئیل خاموش ہوئے جب حضور نے بہت اصرار کیا تب جبرئیل نے یہ اظہار کیا کہ حضرت جہنم کے سات طبقے اور سات درجے ہین ۔ نیچے کے طبقہ مین منافق کافر رہین گے انکے ساتھہ فرعون اور فرعون کا لشکر رہیگا دوسرے طبقے مین بت پرست مشرکین رہینگے تیسرے طبقے مین چاند سورج ستارہ پرست لوگ

رہین گے چوتھے طبقہ مین ابلیس اور اوسکا لشکر اور آتش پرست رہینگے پانچوین طبقہ مین یہودی چھٹے مین نصرانی رہینگے ان چھہ طبقون کا حال بیان فرماکر حضرت جبرئیل حضور کی شرم سے خاموش ہوئے حضور اکرم نے فرمایا کہ جبرئیل ساتوین طبقہ کے رہنے والون کا حال بتاؤ کہ وہ کون ہونگے جب حضور نے بہت اصرار کیا تب جبرئیل علیہ السلام نے یہ اظہار کیا کہ جناب ساتوین طبقہ مین آپکی امت کے وہ گنہگار رہینگے جو بے توبہ کیے مرینگے جب حضور نے جبرئیل امین سے یہ سنا کہ میری امت بھی دوزخ مین جائیگی حضور بیہوش ہوکر گرے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپکا سر مبارک اپنے زانو پر رکھا بہت دیر کے جب حضور کو ہوش آیا فرمایا کہ جبرئیل میری مصیبت زیادہ ہوئی مجھے سخت ملال ہوا کیا میری امت بھی دوزخ مین جلے گی عرض کیا کہ ہان یا حضرت فاسق فاجر گنہگار بے توبہ کیے مرجانے والے لوگ عذاب کیے جائینگے یہ سنکر حضور روئے اور بہت روئے حضرت جبرئیل آپکے ساتھ روتے رہے حضور روتے ہوئے حجرہ شریف مین تشریف لاکر بیہوش ہوئے جبرئیل امین رخصت ہوکر آسمان پر گئے حضور نے حجرہ شریف کا دروازہ بند کیا سوائے نماز کے کبھی باہر نہ نکلتے جب نماز کے لئے باہر آتے آنکھون سے برابر انسو جاری ہوتے چہرہ زرد رنگت چہرہ کی فق ہوتی جب برابر تین دن اسی طرح گزر گئے صحابہ مین سخت بے چینی پھیلی حضرت ابوبکر صدیق دردولت پر حاضر ہوئے سلام کیا حجرہ مین آنے کا اذن چاہا مگر حجرہ شریف سے سوائے رونے کے کچھ جواب نہ آیا مایوس ہوکر واپس گئے حضرت عمر حاضر ہوئے سلام کیا حجرہ شریف مین آنے کا اذن طلب کیا مگر سوائے رونے کے کچھ جواب نہ آیا سخت ملال لیکر عمر رض واپس ہوئے حضرت سلمان فارسی رض

عاشق رسول آئے سلام کیا اذن مانگا دیر تک در دولت پر کھڑے رہے جب انہیں بھی
کچھ جواب نہ ملا روتے ہوئے بی بی فاطمہ کے دروازہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے
صاحبزادی جناب رسول اللہ نے آج تین دن سے ہمیں چھوڑ دیا ہے حضور کو رونے کے
سوا کچھ کام نہیں ہے للہ آپ جائیں اور سبب معلوم کریں کہ حضور کو کیا غم کیا حزن ہے
کیوں روتے ہیں یہ سنکر بی بی فاطمہؓ در دولت پر حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ حضور میں فاطمہ ؓ
حاضر ہوں بی بی فاطمہؓ کی آواز سے حضور نے سر سجدہ سے اوٹھایا فاطمہ کے لئے دروازہ
کھولا سامنے بلایا فرماتی ہیں بی بی فاطمہ کہ حضور کا چہرہ صدمہ سے زرد تھا روتے روتے
رخساروں پر زخم ہوئے تھے عرض کیا کہ حضور کس چیز نے آپ کو بقدر رولایا حضور نے
فرمایا کہ آج چار دن ہوئے کہ جبرئیل امین مجھ سے یہ فرما گئے ہیں کہ دوزخ کا ساتواں طبقہ آپکی
امت کے لئے ہے اے فاطمہ مجھے امت کے غم نے بے چین کیا کسی طرح یہ غم میرے دل سے
کم نہیں ہوتا جب حضور کا غم حد سے زیادہ ہوا حضرت جبرئیل آئے اور یہ فرمایا کہ حق تعالیٰ
فرماتا ہے یا محمد انا سنرضیک فلا نسوک ہم آپ کو امت کے معاملہ میں خوش کر دینگے غمگین
نہ رکھیں گے یہ سنکر حضور نے کہا کہ یا اللہ میں بھی ایک ایک گنہگار کو جب تک حضور سے
نہ بخشوالوں گا راضی نہ ہوں گا امت کے لئے یہ رونا یہ غم کرنا یہ صدمہ اوٹھانا حضرت آدم سے
لیکر مسیح علیہ السلام تک ہزارہا انبیا آئے کسی میں یہ دیکھا نہ سنا اس رونے کا یہ نتیجہ تھا کہ مرتبہ
شفاعت کا کسی نبی کو نہ ملا صرف حضور کو ملا نکتہ شفاعت کا مرتبہ حضور اکرم کو خاص کیوں
عطا ہوا جواب اگلے انبیا میں سے کوئی نبی کسی گنہگار خطاوار امتی کے لئے غمگین نہ ہوا کبھی

کوئی بھی کسی بُرے کے لیئے نہ رویا بہ بُروں کے لیئے رونا آنسو بہانا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا
خاص کام تھا اسی لئے آپکو شفاعت کا حق دیا گیا سرکار عالیجاہ مین رونے کا بدلا خوشی ہی
رونے آنسو بہانے کا ثمرہ ہنسی ہی مولانا روم علیہ الرحمتہ فرماتے ہین ؎ تا نہ گرید کودک حلوا
فروش ÷ بحر بخشایش نمی آید بجوش ÷ تا نہ گرید طفل کے جوشد لبن ÷ تا نہ گرید ابر کے خندد
چمن ÷ بچہ کے رونے سے مان کے سینہ مین دودھ ابلتا ہے ابر کے رونے برسنے سے چمن مین
تازگی رونق آتی ہے خشک بادلون کا حصہ چمن کو ہرا بھرا کرنا نہین ہے بے دودھ کی چھاتی والی
مان کا حق بچہ کو پالنا نہین ہے پس حضور کی آنکھون کے آنسو کا حق ہے کہ گنہگارون سے
جنت کا چمن آباد ہوگا گنہگار دوبارہ زندگی پائینگے پرورش ہون گے دوسرا جواب حدیث
شریف مین آیا ہے لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ اپنے مرنے والون کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین
کرو کیونکہ جو مرنے والا لا الہ الا اللہ پڑھ کر مریگا وہ جنت مین جائیگا فقہ مین لکھا ہے کہ مرنے
والے کو وہ شخص کلمہ تلقین کرے جو میت کا دوست خیرخواہ ہو مرنے والے کی موت سے خوش ہونیوالا
نہ ہو بس یہی راز ہے شفاعت کا حضور فرماتے ہین کہ ہر ایک نبی کو خدا نے ایک مقبول دعا عطا
فرمائی تھی مگر سارے نبیون نے اپنی وہ دعا اُمت پر عذاب مانگ کر ختم کردی. مگر مین نے اوس دعا کو
قیامت کے لیئے محفوظ رکھ لیا ہے قیامت کے دن امت کے بخشوانے کا انتظام اوس دعا سے
کرون گا پس بموجب عقل کے بددعا کرنے والے اپنی دعاؤن سے امت کی ہلاکت چاہنے والے
نبی شفاعت کا استحقاق نہین رکھ سکتے شفاعت خیرخواہ نبی کا حق ہے جیسے مرنے والون کو
حیات ابدی دلوانا آخری وقت مین کلمہ پڑھانا خیرخواہ کا حق ہے تیسرا جواب حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم روحانی عالم مین ہر چیز کے خاتم ہین ہر ایک چیز آپ پر ختم ہوتی ہے نبوت کا خاتمہ حضور

نے کیا آسمانی کتابون کا خاتمہ حضور نے کیا وحی کے نزول کا خاتمہ حضور نے کیا جب سب چیزین

آپ پر ختم ہوئین تو لازم ہوا کہ مرتبہ شفاعت بھی حضور خاتم الانبیاء پر ختم ہو ورنہ حضور کے

ختم المرسلین ہونے مین کمی آتی تھی اور یہ ہونا ناممکن ہے لہذا شفاعت آپکو عطا ہوئی مسلمانون

شفاعت کے دو مرتبہ ہین ایک کبرے شفاعت دوسری صغرے کبرے شفاعت وہ ہے

جو ہر ایک مومن کافر کو نفع پہونچائیگی صغرے شفاعت وہ ہے جو خاص امت محمدیہ کے

گنہگارون کے لئے ہوگی۔

شفاعت کبرے کا بیان

حضرت سلمان سے روایت ہے کہ قیامت کے دن سورج دس گونہ تیز ہو کر زمین سے

بہت ہی نزدیک کیا جائیگا اسقدر گرمی دہوپ کی تیزی پسینہ کی کثرت ہوگی کہ الامان الحفیظ

سیکڑون سال اسی حال مین گزرین گے کوئی پرسان حال نہ ہوگا لوگ تنگ آکر شفاعت کیلئے

انبیا کی تلاش کرین گے ہر ایک پیغمبر سے شفاعت چاہینگے سب سے اول حضرت آدم ابو البشر

کی خدمت مین حاضر ہو کر رو رو کر عرض کرینگے اے آدم آپ اللہ کے خلیفہ ہین اللہ نے آپکو

اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ملایک نے آپکو سجدہ کیا جنت آپ کے رہنے کیلئے عطا ہوئی

کیا آج کی وہ مصیبت جو ہمپر پڑی ہے آپ نہین دیکھتے اے آدم چلئے حضور رب العالمین مین

ہماری شفاعت کیجئے شاید آپ کی شفاعت سے اللہ ہمین اس مصیبت سے نجات دے

یہ سنکر حضرت آدم فرمائین گے کہ تمہین خبر نہین آج رب العزت کو وہ غصہ آیا ہے جو کبھی آیا تھا

نہ آئندہ آئیگا میری مجال نہین کہ آج مین اللہ کی حضور مین جاؤن اور تمہارے لئے شفاعت کرون مین خود ڈرتا ہون کہ آج کہین مجھسے محاسبہ نہ ہوجائے مین نے بلا مرضی حضور کے ایک دانہ کہالیا تہا عبرت حضرت آدم نے ایک دانہ بلا مرضی کہایا جسکے کفارہ مین دوسو برس تک روتے رہے حضرت آدم کے رونے کی حالت یہ تہی کہ برسون تک دونالیان پانی کی آپکے آنسوون سے جاری رہین جب مین سے پرند جانور چوپائے پانی پیتے تھے بعضے روایتون مین آیا ہے کہ جہان بہر کے رونے والون کے آنسو دسوان حصہ ہے حضرت آدم کے آنسوؤن کا حضرت آدم نے توبہ قبول ہونے کے بعد توبہ کے شکریہ مین تین سو حج پیدل کیے کعبہ کی بنیاد ڈالی اپنی بہول کی سطح خدا سے معافی لیلی تو بہی قیامت کے دن آدم حضور رب العالمین مین جاتے ہوئے ڈرتے ہین اے اولاد آدم عمر بہر تمہارا کہانا مالِ حرام یا مشکوک تہا تمہارا پانی ناجائز یا مکروہ تہا تمہارا لباس حرام یا ناپاک رہا تمہارے مونہہ سے کفر کے کلمات واہیات خرافات نکلتے رہے۔ جہوٹ تم بولتے رہے نگاہ سے غیرون نامحرمون کو دیکہتے رہے دل و دماغ تمہارے سراسر ناجائز خیالات جماتے رہے کانون سے حرام آوازین گاجے باجے غیبت جہوٹ تم سنتے رہے ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسؤلاً یعنے کان اور آنکہین اور دل ہر ایک چیز سے بندے کی سوال ہوگا تم آیت مذکورہ کے معنے سے غافل رہے اب تم انصاف سے کہو کہ کس مونہہ سے قیامت کے دن رب العالمین کی حضور مین جاؤگے اور خدا کو کیا مونہہ دکہاؤگے خدا کی قسم غیرون کو دیکہنے والی آنکہین کبہی بہی دیدار الٰہی نہین دیکہہ سکتین حکایت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ شہر بصرہ مین ایک نوجوان کسی عفت ماب عورت کا

عاشق ہوکر اوسکے پیچھے ہو لیا جب عورت اپنے گھر مین جانے لگی اوس مرد سے پوچھا کہ تم میرے
ساتھہ کیون آئے ہو عاشق مرد نے کہا کہ مین آپ پر عاشق ہوا ہون اوس بی بی نے پوچھا کہ
آپ کو مجھہ نالائق کی کیا چیز پسند آئی کہا کہ بی بی مجھے آپکی آنکھین پسند آتی ہین اوس بی بی نے
فرمایا اچھا اپنی پیاری چیز لینے جاؤ تہوڑی دیر کے بعد ایک طبق پر رومال پڑا ہوا خادمہ گھر
مین سے لائی اور اس شخص کو دیکر چلی اس شخص نے دیکھا کہ اوس مبارک بی بی کی آنکھین نکلی
ہوئی طباق مین رکھین ہین خادمہ نے وہ طبق دیکر یہ کہا کہ ہماری بیوی نے تمسے یہ کہا ہے
کہ یہ تم اپنی پسند کی ہوئی آنکھین ہمارے پاس سے لیجاؤ یہ ہمارے کام کی نہین رہین کیونکہ
جن آنکھون کو غیر نے پسند کرلیا وہ آنکھین اب خدا کو پسند نہ آئینگی جن آنکھون کو غیر نے دیکھہ
لیا وہ کس طرح خدا کو دیکھین گی جب یہ آنکھین دیدار مولے کے دیکھنے کے قابل نہ رہین تب
ہم انہین رکھکر کیا کرین گے تہوڑی دیر کے بعد مکان کے اندر سے رونے کی آوازین آئین
معلوم ہوا کہ زخم کی تکلیف سے معصوم بی بی نے وفات پائی حکایت حضرت ذالنون مصری
رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین نے ایک پہاڑ پر ایک بزرگ کو دیکھا جنہون نے اپنا ایک پیر کاٹ کر
ڈال رکھا تہا اس کٹے ہوئے پیر مین کیڑے پڑگئے تہے سخت بدبو آتی تہی مگر وہ بزرگ اوس
پیر کو دیکھتے اور ہنستے تہے حضرت ذالنون نے سوال کیا کہ حضرت یہ کیا واقعہ ہے فرمایا کہ ایکدن
عبادت خانہ کے اندر میرے پاس شیطان آیا اور مجھے بہکا کر گناہ کرنے پر امادہ کیا یہان تک
کہ مین نے ایک پیر حجرہ سے باہر نکالا مگر پہر میرے دل مین خدا کا خوف پیدا ہوا اور خیال آیا
جو پیر نافرمانی کے لئے حجرہ سے باہر آیا پہلے اسکا انجام دیکھنا چاہئے فوراً حجرہ سے باہر نکلنے

والے پیر کو کاٹ کر جبر سر کے سامنے ڈالا ہے اب جسقدر اسکی حالت خرابی ہوتی ہے مین خدا شکر کرتا ہون کہ صرف پیر ہی پر خیر گزری اگر میرا سارا بدن گناہ کرتا تب سارے جسم کا یہی حال ہوتا اسی طرح قبر مین سڑتا کیڑے پڑتے سبحان اللہ کیا مبارک لوگ تھے جو اپنے اعضا اعضا کو آخرت کے حساب سے پاک رکہتے تھے الغرض حضرت آدم شفاعت سے انکار فرماینگے اور لوگون کو حضرت نوح علیہ السلام کا نام بتاینگے اور فرماینگے کہ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ تمہاری شفاعت کرین گے وہ خدا کے بڑے مقرب رسول ہین سنکڑون برس انہون نے راہ خدا مین پتھر کہائے اور اپنے خون مین نہائے ہین لوگ مایوس ہوکر حضرت نوح علیہ السلام کی تلاش کرین گے امام غزالیؒ درہ فاخرہ فی احوال الآخرۃ مین لکہتے ہین کہ آدم علیہ السلام سے رخصت ہوکر پورا ایکہزار برس کا زمانہ حضرت نوح کی تلاش مین صرف ہوگا ہزار سال کے بعد حضرت نوحؑ سے ملاقات ہوگی عرض کرین گے آپ دنیا مین پہلے رسول ہین خدا نے آپکو بڑا مرتبہ عطا کیا ہے آج آپ ہماری حالت پر رحم کرین اور حضور رب العزت مین ہماری شفارس کرین یہ سنکر حضرت نوح فرماینگے کہ آج حضور ذوالجلال والاکرام اسقدر غصے مین ہین کہ نہ کبھی ایسا غصہ آیا تھا اور نہ کبھی آیندہ آیگا مجھے اپنی جان کا خوف ہے دنیا مین مین نے بغیر اجازت اپنے کافر بیٹے کی شفاعت کی تھی رب العالمین نے ناراض ہوکر فرمایا کہ اگر اب ایسا کیا تو اے نوح تمہارا نام دفتر نبوت سے کٹ کر ظالمون مین لکھا جائیگا بھلا جب ایک بیٹے کی شفارس سے مجھے یہ حکم ہوا اب مین کسطرح تمہاری سفارس اور شفاعت کرسکتا ہون تم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ

انھین خدا نے مرتبہ خلت کا عطا کیا ہے وہ تمہاری شفاعت کرینگے نفسی نفسی نفسی
مجھے آج اپنی جان بچانے کا خود بڑا فکر ہے مولا تیرے غصے سے تیری پناہ ساڑہے نو سو برس
تک نبوت کرنے والے سیکڑون سال راہ خدا مین پتھر کھانے ہر روز تیرے لئے اپنے خون سے
نہانے والے سالہا سال خوف الہی سے رونے والے رونے رونے نوح یعنی بہت رونے والے
لقب پانے والے تیرے غصے سے ڈرتے ہین بہلا ہم جیسے گنہگار بدکردار نابکار لوگون کا
اوسدن کیا حال ہوگا رب اغفرلی خطیئتی یوم الدین الہی قیامت کے دن میرے گناہ
معاف کرنا رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک الہی قیامت کے دن مجھے عذاب
سے بچانا اگر حضور اکرم کی یہ دعائین تھین افسوس ہم غافلون کو کچھ بھی خبر نہین یہان سے
چلکر لوگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاینگے پورے ہزار برس مین اونہین پائینگے
عرض کرینگے کہ یا حضرت آپ کو خدا نے اپنا خلیل فرمایا نمرود کی آگ آپ پر گلزار کی آج ہمپر
سخت مصیبت ہے آپ ہماری شفاعت کیجئے اور ہمین اس مصیبت سے نجات دلوائیے
حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائینگے کہ آج غضب الہی کی کوئی حد نہین ہے مین نے اپنی عمر
مین تین باتین خلاف موہنہ سے نکالین تہین مجھے ڈر ہے کہ آج اون باتون کا مجھسے
سوال ہوگا توضیح وہ خلاف باتین یہ ہین کہ آپنے کافرون سے بہانہ کیا تہا کہ مین بیمار ہون
تمہارے ساتھہ تمہاری عید مین نہین جا سکتا پہر آپنے نمرود کا بت خانہ توڑا بتون کے
ناک کان کاٹے ہاتھہ پیر توڑے جب بت پرست لوگ واپس آئے بتون کو ٹکڑے ٹکڑے
دیکھکر سخت حیران ہوئے تلاش کیا کہ کس نے ایسا کیا ہے خبر لگی کہ ابراہیم نے ایسا کیا ہے

وہی اکثر ہنود انکا بڑائی سجدہ کیا کرتے ہین جب حضرت ابراہیم کو بلاکر آپ سے پوچہا کہ یہ کام آپکا ہے آپ نے فرمایا یہ کام انکے بڑے کا ہے تیسری بات یہ ہے کہ جب آپ اپنی اہلیہ بی بی سارہ کو ساتہہ لیکر ملک شام کی طرف ہجرت کئے جاتے تہے رستے مین شہر مصر سے آپکا گزر ہوا وہان کا بادشاہ بدکار تہا جبرًا عورتوں سے بدفعلی کرتا اون عورتوں کے خاوندوں کو قتل کرتا تہا حضرت ابراہیم نے جان کے خوف سے حضرت سارہ کو اپنی بہن فرمایا بیوی ہونا ظاہر نہ کیا یہ تین باتیں ہیں جنکا خوف جناب کے دل پر طاری ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ دو باتین حضرت ابراہیم نے حق تعالی کے لئے فرمائی تہین اور ایک اپنی جان بچانے کے لئے پہلی دو باتین توحید کے ظاہر کرنے باطل معبودون کو توڑتے ذلیل کرنے کے لئے تہین تیسری جان بچانے کے لئے جو کسی طرح عقل نقل کی رو سے خلاف نہین ہوسکتین باوجود اسکے کہ آپ حق پر تہے حق باتین فرمائی تہین مگر قیامت کے دن خوف الہی سے لرزتے کانپتے نفسی نفسی پکارتے ہین نصیحت جب خلیل اللہ جد الانبیاء خدا کے پیارے ایک معمولی بات کا اتنا خوف کرتے ہین کہ حضور رب العزت مین جاتے ہوئے ڈرتے ہیں پہر کس خیال مین وہ لوگ پڑے ہین جو رات دن جہوٹی گواہی دیتے بات بات میں جہوٹی قسمین کہاتے گالیان بکتے ہر وقت دنیا کے لئے جہوٹ بولتے ہین یہ کس موںہہ سے اور کن پیرون سے اللہ کی جناب مین جاوینگے لوگون خوف کرو اللہ سے ڈرو جہوٹ بولنا چہوڑ دو حضرت ابراہیم علیہ السلام شفاعت سے انکار کرین گے اور لوگون کو حضرت موسٰی کلیم اللہ کے پاس بہیجین گے لوگ نہایت پریشانی اور مصیبت کے ساتہہ حضرت موسیٰؑ کے پاس پہونچکر عرض کرینگے یا حضرت

آج آپ ہماری تکلیف کا اندازہ فرمائیں ہمارے حال پر رحم کریں اللہ کیواسطے ہمارے ساتھ چلیں ہماری شفاعت کریں ہمیں اس مصیبت سے چھڑائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائینگے کہ آج غضب الٰہی نہایت تیز ہے آج حضور کو ایسا غصہ آیا ہے جو کبھی پہلے نہ آیا تھا موسیٰ کی کیا مجال ہے جو آج حضوری میں جائے لوگوں میں نے ایک قبطی کو تنبیہ کے لئے مارا تھا وہ میرے ہاتھ سے مرگیا مجھے ڈر ہے کہ آج ضرور مجھسے اوس قتل کا سوال ہوگا میں شفاعت کے قابل نہیں ہوں تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خدا کے حکم سے بے باپ پیدا ہوئے خدا نے اونہیں بڑے بڑے معجزے عنایت کئے روح الامین اونکی تائید میں رہا کرتے تھے نصیحت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قتل کے ارادہ سے یا قتل کرڈالنے والی چیز سے قبطی کو نہ مارا تھا بلکہ ایک ہاتھ مارا تھا مگر قضائے الٰہی سے وہ مرگیا اس قتل کی حضرت موسیٰ نے حضور رب العالمین سے معافی بھی لے لی تھی مگر معاف ہوجانے کے بعد اتنا خوف ہے کہ سامنے جاتے لرزتے ہیں کانپتے ہیں شفاعت کرنے سے انکار کرتے نفسی نفسی پکارتے ہیں آپ غور کریں وہ مسلمان جو رات دن کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہیں اور کسی طرح توبہ نہیں کرتے اور بغیر توبہ کئے مرجاتے ہیں یہ کس طرح اللہ کے حضور میں حاضر ہونگے لوگوں توبہ کرنے میں دیر نہ کرو جلدی توبہ کرلو پھر اوس توبہ پر قائم رہو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام شفاعت سے انکار کریں گے تب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے اے حضرت حق تعالیٰ نے آپکو بڑا رتبہ دیا ہے کیا آج آپ ہمارے اس مصیبت میں کام نہ آئینگے برائے خدا چلئے ہماری شفاعت کیجئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام شفاعت کرنے سے انکار فرمائینگے اور کہیں گے کہ میری قوم نے مجھے

اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنایا تھا مجھے ڈر ہے کہ مجھسے اسکا سوال ہوگا
آج خدا کے قہری تجلی غضب اور جلال اور غصہ کی کوئی حد نہیں ہے مجھے خود اپنی جان کا اندیشہ
ہے نفسی نفسی نفسی لیکن تم خاتم الانبیا سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں جاؤ خدا نے اونسے شفاعت کا وعدہ کیا ہے وہ تمہاری شفاعت کریں گے
لوگ خاتم النبیین کا نام سنکر بے چین ہوکر پورے ہزار سال کے بعد جناب سید المرسلینؐ کی خدمت
میں روتے ہوئے حاضر ہوں گے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرصہ دراز سے امت کے انتظار میں
ممبر سے اترے ہوئے نیچے کھڑے ہوں گے اپنی امت کو آتا دیکھکر فرمائیں گے اے میری امت
تم اتنے عرصہ سے کہاں تھے تمہارے انتظار میں سالہا سال کی مدت گذری کتاب ترغیب
ترہیب میں حافظ منذری لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کے لئے ممبر ہوں گے ور
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ممبر سب سے اونچا ہوگا مگر حضور اپنے ممبر پر نہ بیٹھیں گے اس خیال
سے کہ شاید یہ میرا ممبر اڑا کر مجھے جنت میں لیجائے میں جنت میں پہونچ جاؤں اور میری امت
حشر میں تڑپتی پھرتی رہ جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حشر کے میدان سے براق پر سوار
ہوکر مقام محمود میں تشریف لے جائینگے مقام محمود عرش الٰہی کے پاس ایک عالی مقام ہے
جہاں آجتک کوئی ولی نبی پیغمبر فرشتہ نہ گیا اور سوائے آپ کے نہ کوئی اور جائیگا حق تعالے
نے اس مقام کو خاص حضور کے لئے بنایا ہے جب حضور مقام محمود میں پہونچیں گے حق تعالے
آپ کے سامنے تجلی فرمائیگا حضور سجدہ میں گر پڑیں گے ارشاد ہوگا کیا کہتے ہو کہو کیا مانگتے ہو
حضور روتے ہوئے اٹھکر عرض کریں گے کہ الٰہی تیری مخلوق حشر کی گرمی سے سخت لاچار ہے

اون سے حساب لیکر اونہین نجات دے حق تعالے حضور کی درخواست منظور فرماکر ملایک کو زمین پر جانیکا حکم دیگا ساتون آسمان کے فرشتے زمین پر آئینگے عرش الہی نازل ہوگا سب انبیاء و مرسلین ملایک مقربین کافر مسلمان انسان جنات نیک بد مشرک ملحد مرتد ساری مخلوق حاضر ہوگی حساب وکتاب شروع ہوگا سب سے پہلے اسلام اور کفر کا محاسبہ ہوکر سارے کافر جہنم رسید ہون گے مسلمانون سے نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ وغیرہ اسلامی احکام کا حساب ہوگا باہم بندون کے حقوق کا مطالبہ ہوکر پل صراط سے چلنے کا حکم ہوگا ہزارون ایک آن مین پل صراط سے پار اتر ینگے لاکھون کٹ کر جہنم مین گر ینگے پھر جب تک خدا چاہے گا عذاب مین مبتلا رہینگے اپنے کئے کی سزا پائینگے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جہنم کے سات طبقے ہین ایک طبقے سے دوسرے طبقے مین بڑی موٹی دیوار قایم ہے یہ طبقے سارے بٹے ہوئے ہین کوئی یہودیون کے لئے کوئی نصرانیون کے لئے کوئی مشرکین بت پرستون کے لئے ساتوان طبقہ جس مین سب سے ہلکا عذاب ہے وہ اس امت کے گنہگارون کے لئے مخصوص ہے جب مسلمانون کے عذاب کی مدت ختم ہوگی حق تعالی ایک دن مسلمانون کی طرف سے پردہ اٹھائیگا مسلمانون کا عذاب کافرون کو دکھائیگا کافر مسلمانون کو دوزخ مین جلتا دیکھکر کہین گے کہ اے لوگون تم ہی اہل اسلام اہل توحید اہل ایمان ہو اگر ہمین ہمارے کمزوریت عذاب سے نہ بچاسکے کیا تمہارا اسلام بھی تمہین دوزخ سے نہ بچاسکا کوئی کہیگا اے اللہ والون کیا تمہارا خدا بھی تمہارے بچانے سے عاجز رہا جب کافر مسلمانون کو یہ طعنہ دینگے دریائے غیرت الہی رحمت کا سمندر جوش مین آئیگا ندا ہوگی

یا جبرئیل جبرئیل عرض کرین گے لبیک لبیک ربی الٰہی تیرا غلام جبرئیل حاضر ہے ارشاد ہوگا
کہ اے جبرئیل جلدی جہنم کی طرف جاؤ اور دیکھو کہ ہمارے مسلمان بندون کا کیا حال ہے
حضرت جبرئیل سجدہ مین جاکر عرض کرین گے کہ الٰہی آج کیا سبب اور کیا باعث ہے جو
رحمت کا دریا گنہگارون کے لیئے جوش مین آیا ہے حق تبارک وتعالیٰ فرمائیگا کہ اے جبرئیل
آج کفار نے ہمارے مسلمان بندون کو طعنہ دیا اور ہمین طعنہ دیا ہمین عاجز بتایا ہماری
ذات کو بتون کی برابر کیا جبرئیل امین فوراً جہنم کے دروازہ پر پہونچکر مالک جہنم کے داروغہ
سے کہین گے مالک دروازہ کہولدے مجہے مسلمان گنہگارون کا حال دیکہنا اور پہر حضور
رب العالمین سے جاکر عرض کرنا ہے مالک دروازہ کہولکر حضرت جبرئیل کو ساتوین طبقہ
مین جہنم کے اپنے ساتھ لیجاکر گنہگارون کے عذاب کی کیفیت دکہائیگا جب گنہگار مسلمان مالک
کے ساتھ حضرت جبرئیل کو دیکہین گے کہین گے کہ اے مالک یہ نورانی فرشتہ تیرے ساتھہ
کون ہے اس فرشتہ کے چہرہ سے رحمت کے آثار پیدا ہوتے ہین اس مبارک فرشتہ کے موتہہ
سے کچہ مغفرت کی بو آتی ہے مالک کہیگا کہ اے لوگو کیا تم انہین نہین جانتے یہ حضرت
جبرئیل ہین جو جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لیجاتے تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نام مبارک سنتے ہی مستون کو سرود مردون کو آبحیات مل گیا کروڑہا مسلمان
بلند آواز سے فریاد کرینگے اور وامحمداہ وامحمداہ کا شور مچائینگے بہت روکر حضرت جبرئیل
سے عرض کرینگے کہ اے جبرئیل آپ ہمارے حال کی خبر ہمارے سردار گنہگارون کے خریدار
جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیجئے اور ہمین اس عذاب سے نجات دلوائیے

جبرئیل امین گنہگاروں سے وعدہ فرماکر تشریف لے جاینگے مگر حضوری مین پہونچکر ہمکلامی کی لذت سے محو ہوکر وعدہ وفا کرنا یاد نہ رہیگا ارشاد ہوگا کہ جبرئیل تم نے گنہگاروں سے کیا وعدہ کیا تھا عرض کرین گے کہ الہی مین نے اونسے یہ وعدہ کیا تھا کہ اونکی خراب حالت کا ذکر اونکے شفیع اونکے رسول سے کرون حکم ہوگا کہ جلد جاؤ اور جلد اونکے شفیع کو خبر دو کیونکہ اب ہماری رحمت کا دریا جوش مین ہے ہمین گنہگاروں کا بخشنا جلد منظور ہے یہ سنکر حضرت جبرئیل جنت الفردوس مین حضور کی خدمت مین روتے ہوئے حاضر ہون گے جب جبرئیل حضور کے پاس جائین گے اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک موتی کے محل مین اجلاس فرماتے ہوں گے جسکی چہت عرش الہی ہوگا جسکے تین ہزار دروازہ زمرد کے ہونگے جس مین بڑے وسیع محل یاقوت کے بنے ہوں گے اور سارے انبیاء اور مرسلین آپکی خدمت مین حاضر ہون گے حضور جبرئیل علیہ السلام کو روتا دیکھکر تعجب سے فرماینگے کہ جبرئیل جنت مین رونا کیسا ہے حضرت جبرئیل عرض کرین گے اے شفیع آج مین دوزخ کی طرف گیا تھا وہان دیکھا کہ آپکی امت کے لاکھون گنہگار جہنم مین پڑے ہین اونکی حالت بہت خراب ہے اونہون نے آپکو سلام عرض کیا ہے اور یہ پیام دیا ہے کہ اے رسول آپ ہمین بھول گئے ہزارون برس ہمین دوزخ مین جلتے ہوئے گزرے آپنے ہماری خبر نہ لی یا حضرت مین اونہین تباہ حالت مین دیکھکر آیا ہون حضور یہ سنکر تعجب سے فرمائین گے کہ جبرئیل کیا میری امت دوزخ مین ہے عرض کرین گے ہان ضرور ہے حضور روتے ہوئے اپنے سر کا تاج زمین پر پہینکین گے اور لبیک امتی لبیک امتی کہتے ہوئے حضور رب العالمین مین جائین گے اور سات رات دن کی

مدت تک سجدہ کرینگے ارشاد ہوگا ارفع راسک سراوٹھاؤ سل تعط جو جی چاہے مانگو ہم دینگے اشفع تشفع شفاعت کرو تمہاری شفاعت منظور کرینگے حضور سر مبارک سجدہ سے اوٹھائینگے اور ساتھی امتی کا نعرہ لگائینگے ارشاد ہوگا کہ جسکے دل مین رائی کے دانہ کی یا ذرہ کی برابر ایمان ہے اُسے آپ جہنم سے نکالین اور جنت مین لیجائین یہ بشارت سنکر حضرت جبرئیل ندا کرینگے کہ جنت والون جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دروازہ شفاعت کا کھلوایا ہے تم سب حضور کے ساتھ چلو اور اپنے اپنے جاننے والے مسلمان گنہگارون کو دوزخ سے نکالو اس آواز کے ساتھ کروڑہا مخلوق جنت سے نکل کر حضور کے ساتھ چلیگی آگے آگے آفتاب نبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہونگے آپکے پیچھے لاکھون چاند ستارے انبیاء مرسلین انکے پیچھے لاکھون اولیاء اللہ انکے پیچھے لاکھون مسلمان ہونگے نظارہ آج یہ ایک عظیم الشان برات ہے جو جنت سے چلکر خدائی جیل خانہ کی طرف جاتی ہے اسکے دولہا نوشاہ شفاعت کا سہرہ باندہے محمد مصطفیٰ ہین اسکے براتی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا اور کروڑہا اولیا اللہ اور علما صلحا ہین آج اس نوشاہ کی بدی تخت نشینی کی خوشی مین جیل خانہ سے قیدی آزاد ہونگے اون قیدیون کو جاگیرین دیکر آزاد کیا جائیگا انہین بڑے بڑے ملک کا مالک بنایا جائیگا جب حضور اس شان و شوکت سے چلکر جہنم کے دروازہ پر پہونچینگے داروغہ دوزخ کا آپکی صورت دیکھکر تعظیم کے لئے ممبر سے اترکر کھڑا ہو جائیگا اور عرض کریگا کہ آج حضور نے کسطرح قدم رنجہ فرمایا حضور کہینگے کہ اے داروغہ پہلے یہ بتا کہ تو نے میری امت کو کیا کیا تکلیفین دین کس طرح انہین عذاب

مین مبتلا کیا مالک عرض کرے گا کہ میری کیا مجال تہی جو کسی کو عذاب کرتا جو حکم الٰہی ہوا
وہ مین نے کیا اور پہر مین کون تھا براہ راست جو حکم جہنم کو ہوتا وہ اسی طرح کرتا تہا حضور
فرمائین گے اب دیر نہ کر جلد دروازہ کہولدے داروغہ فورًا دروازہ دوزخ کا کہولیگا اوس
بہڑکتی آگ مین امت کی محبت مین نہایت بیخوف ہوکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے پہلے گہس جائینگے ذرا اپنی جان کا خیال نہ فرمائین گے حضور کے قدمون کی برکت
سے دوزخ ٹھنڈی ہوگی آپ کے بعد سارے نبی ولی نیک لوگ جہنم کے اندر جائین گے
جب حضور کا آفتاب سا چہرہ دوزخی ملاحظ کرین گے فورًا پہچان جائینگے کہ یہی ہمارے شفیع
ہین ورنہ کسیکو کیا غرض تہی جو اسطرح نڈر ہوکر آگ مین کود پڑتا یہ درد یہ محبت یہ عشق یہ الفت
کی آگ اوسی پیارے رسول کے کلیجہ مین بہڑکتی ہے جو راتون کو امت کے لئے روتے تہے اور
مطلق نہ سوتے تھے دوزخی لوگ حضور کو دیکہکر بہت روئین گے رو کر عرض کرین گے کہ یا
حضرت آپ جنت مین آرام سے رہے ہمین دوزخ مین جلتا چہوڑا ہماری آپ نے خبر نہ لی ہمین
ہزار ہا سال ہوئے کہ ہم اس عذاب مین مبتلا ہین حضور روتے جائینگے اور فرماتے جائینگے
کہ واللہ مجہے تمہارے حال کی اصلا خبر نہ تہی جسوقت سے تمہاری خبر ملی ایک دم جنت مین
نہ ٹہیرا فورًا عرض معروض کرکے تمہارے بخشوانے کا حکم لیا اور تمہین دوزخ سے نکالنے آیا
یہ حبیب محبوب کے سے گلہ ہوکر حضور حکم دینگے کہ جسے جو جانتا ہے دوزخ سے نکالے ہر ایک
شخص اپنے جان پہچان مسلمانون کو دوزخ سے نکالے گا دوزخی لوگ اس شکل سے دوزخ سے
نکلین گے جیسے لکڑی کا سوختہ جلا ہوا ہوتا ہے پہر تو لاکھون سوختے نکالکر دوزخ سے

باہر ڈالے جائینگے حضور جناب باری مین عرض کرین گے کہ مولا یہ جلے سوختے جنت مین

لے جانے کے قابل نہین ہین ارشاد ہوگا کہ ہمنے انہین سوختہ کیا ہے ہم ہی انہین زندہ

کرین گے ہمنے انہین دوزخ مین ڈالا تھا ہم ہی انہین جنت کے قابل بنائین گے رضوان

جنت کے داروغہ کو حکم ہوگا کہ نہر آبحیات کو جنت سے دوزخ کی طرف چھوڑ دے رضوان

آب حیات کی نہر کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم دیگا جب وہ نہر دوزخ کے پاس پہونچیگی

فرشتون کو حکم ہوگا کہ ان سوختون کو اس نہر مین ڈالدو یہ سنکر ملائک سارے دوزخ سے نکلنے

والون کو نہر آبحیات مین ڈالین گے سب سے پہلے ایک سوختہ شخص چودہوین رات کے

چاند کی طرح نہر سے نکلے گا اسکے بعد وہ سارے دوزخی اسی صورت سے نکل آئینگے اور ایک

ایک دوزخی حضور کے طفیل سے جنت کا بادشاہ بنایا جائے گا صغرے کبرے دونون شفاعتون

کا ذکر مختصر طور پر کیا گیا مگر یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب سوائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے دیگر انبیاء علیہ السلام کے پاس شفاعت کی غرض سے جانا بیکار ہوگا تب اہل محشر اسقدر

مدت کیون بیکار صرف کرین گے اس مین کیا حکمت ہے اس مین دو حکمتین ہین ایک حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عالی مرتبہ اللہ تعالے کو ظاہر کرنا مقصود ہے کہ جہان سارے انبیا

جانے سے انکار کرین گے نفسی نفسی پکارینگے حضور وہان جاکر شفاعت کرین گے

اس سے ساری مخلوق مین خاتم المرسلین کا مرتبہ آفتاب کی طرح روشن ہوجائیگا دوسری حکمت

یہ ہے کہ اس مین محشر والون کو بڑی عبرت ہوگی کہ جب ذرا ذرا سے بھول کے سبب انبیا ڈرے

جاتے ہین بھلا ہم گنہگارون کا وہان کیا حال ہوگا قیامت بڑے ڈر خوف کی جگہ ہے جسقدر

خوف کے سامان جمع ہو سکتے تھے وہ سب سامان خوف جمع کی گئی منجملہ خوف کے سامان کے
یہ بات کہ آج سارے نبی ڈرتے ہین بڑا خوف بڑھانے والی بات تھی پہلے حد درجہ پر خوف
بڑھایا گیا پھر حضور کی شفاعت سے خدا کی فضل نے آنکر ساری باتون کا تدارک کردیا ساری
مشکلین اسان فرمادین علاوہ ان دونون شفاعتون کے اور بہت سی سفارشین ہین
جو حضور نے اپنے اللہ سے امت کے حق مین فرمائین اور آپکی سفارشون سے وہ مشکلین
وہ سختیان اس امت سے دور ہوئین حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کوئی شخص بنی اسرائیل
مین سے چھپ کر گناہ کرتا تھا صبح کو اوسکے دروازہ پر غیب سے لکھا ہوا ملتا تھا کہ فلان
شخص نے یہ گناہ کیا ہے حرام کیا ہے چوری کی ہے یا یہ گناہ کیا ہے اور اسکا کفارہ یہ ہے
کہ سارا مال خدا کی راہ مین لٹائے اور خود جا کر کفار سے لڑائی لڑے اور کافرون کی تلوارون سے
قتل کیا جائے تب اسکا گناہ معاف ہوگا پھر جب تک وہ گناہ گار اپنا مال اپنی جان راہ
خدا مین نہ دیتا معمولی گناہ معاف نہ ہوتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے نادانی سے بچھڑے کو
پوج لیا جب وہ نادم ہوئے توبہ کی بابت حضرت موسیٰؑ سے عرض کیا حکم آیا کہ تمنے بڑا ظلم کیا ہے
اب تمہاری توبہ یہ ہے کہ تم اپنی جانین دو باپ کو بیٹا بیٹے کو باپ قتل کرے جو شخص بچھڑے کی
پوجا سے بچا رہا وہ قاتل بنایا جائے جسنے بچھڑے کی پوجا کرلی وہ قتل کیا جائے دیکھو کیا
سخت سزا تھی پھر ہزار ہا بنی اسرائیل مقتول ہوئے یہان حضور کے طفیل ایک ہزار سال کا
بت پرست بچھڑے کا پوجنے والا آگ کا پوجنے والا اگر ایک دفعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کہے سارا کفر معاف ہو جائیگا اگر کوئی مسلمان شرک کرے اور مدتون تک وہ شرک مین مبتلا

رہے جب ایک دفعہ توبہ کرے گا گویا کبھی گناہ کیا ہی نہ تھا حضور فرماتے ہین کہ گنہگار توبہ
کرنے سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے بچہ مان کے پیٹ سے گناہون سے پاک صاف
پیدا ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ اگلی امتون کو حکم تھا کہ اگر کسی کے کپڑے کو ناپاکی یا کسی
کے بدن پر نجاست لگ جائے کپڑے کو قینچی سے کتر کر پھینکا جائے اور بدن کو چاقو سے
کھرچا جائے تب پاک ہوتا تھا اب حضور کے طفیل سے آپ کی سفارش سے تھوڑا سا پانی
کافی ہوتا ہے بنی اسرائیل کو حکم تھا کہ جس عضو سے انسان گناہ کرے وہ عضو کاٹ دیا جائے
بے اعضا اتنی توبہ قبول نہ ہوتی تھی آج جناب کے صدقہ مین کیسی آسان توبہ ہمین ملی ہے حدیث
شریف مین آیا ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ مین زکوۃ کا مال جمع کر کے ایک پہاڑ پر رکھا جاتا
تب آسمان سے آگ آنکر سارا مال کھا لیتی جلا کر کالی راکھ کر دیتی تھی وہ مال نہ انسان کے کام
آتا نہ جانور کے پھر دوسری بات یہ ہوتی کہ لاکھ روپیہ مین ایک روپیہ بھی حرام یا ناجائز مال کا ہوتا
تب بھی زکوۃ کو آگ نہ جلاتی پھر اس بات کی تلاش ہوتی کہ یہ پیسہ حرام کا کسنے ملایا ہے اور کہاں سے
آیا ہے کیونکہ ایک پیسہ کی سبب ساری زکوۃ قبول نہ ہوئی اب ہر ایک شخص کا پردہ فاش کیا جاتا
کیا کیا چھپے راز کھلتے حضور اکرم کی سفارش سے یہ سارے قصے معاف ہوئے اب نہ آگ کھانے
آتی ہے نہ کسی کا پردہ فاش ہوتا ہے بھائی کی زکوۃ بھائی کھا لیتا ہے کسی کو خبر بھی نہین ہوتی۔
سبحان اللہ آپ کے سبب کیا آسانیان ہوئین کیا پردہ پوشی ہوئی حدیث شریف مین آیا ہے کہ
حضور اکرم نے حق تبارک و تعالےٰ شانہ کی جناب مین عرض کیا اور طاعون کی موت کو اپنی
امت کے لیئے شہادت کی موت منظور کرا لیا اب حضور کی امت کا جو مسلمان طاعون مین مرے گا

یہ شہید ہوگا دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جو مسلمان پیٹ کی بیماری مین مرے دست آکر
پیچش وغیرہ ہوکر مری وہ شہید ہے جو پانی مین غرق ہو وہ شہید ہے جو جلکر مرے وہ بہی شہید ہے
جو مکان کے نیچے دبکر مرے وہ بہی شہید جو عورت زچہ خانہ مین مرے وہ بہی شہید ہے
یہ بڑی دولت شہادت کی حضور نے اپنی سفارش سے عام طور کے معمولی مرضون مین اللہ
سے کہکر اپنی امت کو دلوائی اگلی امتون مین کہین اسکا نام بہی نہ تہا یہ رحمت کا مینہ حضور
کی طفیل اسی امت پر برسا سبحان اللہ حدیث شریف مین آیا ہے اگلے انبیاء نے اپنی قوم پر بد
دعائین کین اپنی قومون کو ہلاک کیا حضور فرماتے ہین کہ مین نے اللہ کی جناب مین عرض کیا
کہ الہی اگر مین اپنی امت کے کسی شخص پر بد دعا کرون یا بُرا کہون اے مولا میری بد دعا اوس
مسلمان کے حق مین رحمت بنا کرنگا نا میری بد دعا کے سبب اوس بندہ کا قرب کا مرتبہ زیادہ کرنا
تشریح مسلمانون غور کرو اس رحمت کا کیا ٹہکانہ ہے جو حضور کی بد دعا بہی ہمارے لیے سبب ہے
رحمت الہی کی اور باعث ہے قرب الہی کا ماسمعنا فی اٰبآئنا الاول ہمنے پہلے کبہی ایسا نہین
سُنا یہ خاص حضور پر اللہ کی عنایت اور خاص کرم آپ کے طفیل سے آپکی امت پر ہے جس کا
امت کو بہت سا شکریہ کرنا لازم ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ میری امت کے گنہگار گناہ
ساتہہ لیکر قبرون مین داخل ہونگے اور جب قبرون سے اوٹہین گے تب اونکے گناہ معاف
اور بخشے ہوئے ہون گے حضور اکرم اسکی وجہ ارشاد فرماتے ہین کہ میری امت کے مسلمان جو باہم
ایک دوسرے کے لئے استغفار مانگتے ہین اسکی وجہ سے گنہگار لوگ مرنے کے بعد قبرون مین
جانے کے بعد بخشے جاتے ہین تشریح جو لوگ بے توبہ مرگئے ہین وہ اپنے مسلمان بھائیون کے

استغفار کرنے کے سبب بخشے جاتے ہیں پس ہر ایک مسلمان کو لازم ہے ہر نماز میں اپنے لئے
اور اپنے مرے ہوئے بھائیوں کے لئے ہمیشہ مغفرت کی دعا کیا کرے حدیث شریف میں آیا ہے
کہ میری امت کے چہرے اور ہاتھ پیر وضو کے سبب سے قیامت میں چمکیں اور نہایت روشن
ہونگے اگلی امتوں کو یہ بات نصیب نہوگی حدیث شریف میں آیا ہے کہ میری امت کے
ماتھے سجدہ کے داغ سے قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہونگے حدیث
شریف میں ہے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھسے وعدہ کیا ہے
کہ اے نبی ستر ہزار مسلمان آپکی امت کے بلا حساب بلا عذاب بخشے جاینگے پھر ہر ایک کے ساتھ اور
ستر ستر ہزار ہونگے ان پر بھی کسیطرح کا عذاب نہ انسے کسیطرح کا حساب ہوگا بلا حساب بخشے جاینگے
یہ ایک ارب چالیس کروڑ مسلمان حضور کی سفارش سے بلا حساب جنت میں جاینگے حضور
فرماتے ہیں انکے علاوہ تین حلے رحمان کی دست قدرت کے ہونگے جن میں پھر کر میری امت
جنت میں جائیگی حدیث شریف میں ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
لوگوں خوش ہو جاؤ کہ سارے نبیوں کے امت کی نسبت تم زیادہ جنت میں جاؤ گے حضور نے
فرمایا کل جنت میں جانے والوں کی ایک سو اسی ۱۸۰ صفیں ہونگی جس میں کل نبیوں کی امت
کی صفیں چالیس ہونگی اور صرف میری امت کے جنت میں جانے والوں کی اسی صفیں ہونگی
دو ثلث آپکی امت جنت میں جائیگی اور ایک ثلث میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا کی امت
جنت میں جائیگی نکتہ جنت حضرت آدم کی میراث ہے پہلے جنت آدم کو عطا ہوئی تھی
اب سارے مسلمان اپنے باپ آدم کی میراث لیتے ہیں شریعت میں دوہرا حصہ بیٹے کا اور

اکہرا بیٹی کا ہوتا ہے ہزار ہا انبیا نے اپنی اپنی امت کے جنت مین لیجانے کی حد کوششین کین
مگر اپنی امتون کو میراث پدری یعنی آدم کی میراث جنت مین سے دختری حصہ سے زیادہ
نہ دلوا سکے صدقے جایئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش کے کہ تہوڑے عرصہ مین آپنے
بے تعداد امت کو حصہ پسری دلوادیا اسی صفین صرف آپکی امت کی اور کل چالیس صفین
تمام انبیا کی امت کی جنت مین جائیگی اگر کسی مالدار شخص کو ایک پسر ایک دختر وارث ہون
اور ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ ترکہ چھوڑا ہو تب از روے شریعت اسی ہزار روپیہ پسر کا حق ہے
پسر کو ملیگا اور چالیس ہزار دختر کو ملیگا اللہ اکبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا مردانہ کوشش ہے
کہ سب سے پیچھے آنیوالی امت کو سب سے آگے بڑھا دیا حدیث شریف مین ہے حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کے آخرت مین دو مکان ہین ایک جنت مین اور دوسرا
دوزخ مین قیامت کے دن جب سارے اگلے پچھلے کافر مسلمان سب جمع ہونگے حق تبارک
وتعالے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت دیگا حضور فرماتے
ہین کہ میری امت بڑی دیر تک اللہ تعالے کے سامنے سجدہ مین پڑی رہیگی جب زمانہ دراز
سجدہ مین گزر جائیگا تب حق تعالے فرمائے گا کہ اے میرے بندون سر سجدہ سے اوٹھاؤ
ہم نے تمہین جہنم سے آزاد کیا اور تمہارے بدلے یہود نصاری کو جہنم مین داخل کیا تشریح
حضور کی امت کے مسلمان یہود نصارے کے جنت کے مکان اونکا حصہ جنت کا لینگے
اور مسلمانون کے دوزخ کے مکان کافرون کو ملین گے نکتہ کافرون نے اپنی ہستی کا شکریہ
کچھ ادا نہ کیا بلکہ اپنے باپ حضرت آدم کے دین مذہب کو چھوڑکر کفر اختیار کیا اور دین کا اختلاف

ترکہ سے محروم ہو جانیکا سبب ہوتا ہے مثلاً ایک شخص مسلمان خدا پرست ہے اوسکے دو بیٹے ایک مسلمان دوسرا کافر بت پرست اس شخص کے انتقال کے بعد کل ترکہ اسکا صرف مسلمان فرزند کو ملیگا کافر بیٹا محروم رہیگا اسی طور سے ساری جنت جو ترکہ حضرت آدم کا ہے مسلمان لین گے اور کافر محروم رہینگے حدیث شریف حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تشریف لئے جاتے تھے ایک دن ایک گاؤن مین ایک قوم کے پاس ٹھیرنے کا اتفاق ہوا جس جگہ حضور نے قیام فرمایا تھا اوس موقعہ پر ایک عورت گود مین اپنا بچہ لئے تندور جھونکتی تھی جب تندور سے آگ کی لو باہر نکلتی تب وہ عورت اپنے بچہ کو پرے ہٹاتی تندور سے دور کرتی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکر تندور جھونکنا چھوڑکر اوسی طرح اپنے بچہ کو گود مین لیکر حضور کے سامنے آئی اور یہ عرض کیا کہ کیا آپ ہی رسول اللہ ہین حضور نے فرمایا کہ ہان یہ سنکر عورت نے حضور سے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالی اپنے بندون پر سب سے زیادہ مہربان نہین ہے حضور نے فرمایا کہ ہان ضرور اللہ تعالے سب سے زیادہ مہربان ہے عورت نے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالے اپنے بندون پر مان سے زیادہ مہربان نہین ہے حضور نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے اپنے بندون پر مان سے زیادہ مہربان ہے عورت نے عرض کیا کہ مان اپنے بچہ کو آگ مین نہین ڈالتی اللہ تعالے کسطرح بندون کو آگ مین ڈالیگا یہ کلام سنکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیفیت طاری ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً سجدہ مین گر کر بہت دیر تک سجدہ مین روتے رہے پھر سر مبارک اوٹھا کر فرمایا لوگون اللہ تعالی ہرگز کسی کو جہنم مین داخل نہ کریگا مگر سرکش گستاخ کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کہنے سے انکار کریگا وہ دوزخ مین جائیگا ماسوا انکے سبکو بخشیگا اسکا مطلب یہ ہے کہ نادم گنہگار لوگ دوزخ مین نہ جائینگے سرکش عاق کو ماں باپ بھی گھر سے نکالتے ہین اسی طرح اللہ تعالے نے بھی سرکش کو جہنم مین جلا دیگا۔

اعلان

اے حضرات! کتاب طب روحانی جو زیر طبع ہے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ حضرات کے مطالعہ سے گذرے گی۔ اس مبارک کتاب کے پہلے باب میں اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو ناموں کی تشریح ان کے متعلق عمل اعمال مع انکی تاثیرات کہ فلاں اسم فلاں بات کے لیے مجرب اور مفید ہے مع پرہیز وغیرہ کے بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں سارے قرآن مجید کی بسم اللہ سے لیکر والناس تک جو آیت جس مرض کے لیے جس غرض کے لیے مفید اور مجرب ہے مع ختم پڑھنے کی ترکیب وغیرہ وغیرہ کے خوب تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ تیسرے باب میں جو کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رقیہ کے طور پر مرضوں کے روحانی علاج منقول ہیں وہ مع ترکیب درج کیے گئے ہیں۔ ناظرین یہ ایک عظیم الشان خزانہ ہے اسرار الٰہی کا جو ہر ایک مسلمان کے پاس رہنا ضروری ہے۔ باوجود اس قدر مفید ہونے کے قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک کے مقرر کیا گیا ہے۔

المعلن خادم الطلبہ محمد خلیل الرحمان نائب مہتمم مدرسہ حسینیہ دہلی

التماس ضروری

اہل اسلام کیخدمت میں عام اور اہل علم کیخدمت میں خاص
طور سے عرض ہے کہ مجھے نہ علم کا دعوی ہے نہ زباندانی
پرناز- اپنی استعداد کے موافق جو مضامین مناسب جانے لکھدیئے
اہل مطبع اور کاتبوں کی غلطیوں کے علاوہ شاید مؤلف کی غلطیاں بھی
ہونگی- اہل کرم اصلی مدعا پر نظر رکھیں اور جہاں غلطی ملاحظہ کریں اصلاح
فرمائیں ❊

الملتمس محمد ابراہیم حنفی واعظ مہتمم مدرسہ حسینیہ
دہلی متصل جامع مسجد